بسم اللہ الرحمن الرحیم

انا ارسلناک بالحق بشیرا ونذیرا

الحمد للہ کہ فیضہ مستطاب مشتمل بر شرح مضامین کتاب نحوی امر المسمّٰی بہ

البشیر الکامل
شرح مائۃ عامل

تالیف

فقیر سید غلام جیلانی مدرس مدرسین مدرسہ اسلامی عربی اندرکوٹ میمن

مع اضافۃ المفیدۃ

(۱) اشعار مفیدہ در علوم عدیدہ

(۲) صاحب مائۃ عامل۔ علم نحو و صرف۔

(۳) مفصل حالات علم النحو۔

(۴) علم النحو۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

انا ارسلناك بالحق بشيرا ونذيرا

الحمد للہ کہ یہ نسخہ مستطاب مشتمل بر شرح مضامین کتاب مبادی النحوی امرا بستی بنام

البشیر الکامل
شرح مائۃ عامل

تالیف

فقیر سید غلام جیلانی مدرالمدرسین بدرسہ اسلامی عربی اندرکوٹ میٹھہ

مع اضافۃ المفیدۃ

(۱) اشعار مفیدہ در علوم عدیدہ

(۲) صاحب مائۃ عامل۔ علم نحو و صرف۔

(۳) مفصل حالات علم النحو۔

(۴) علم النحو۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

صاحبِ مائۃ عامل

تعارف عبدالقاہر نام، ابوبکر کنیت، والد کا نام عبدالرحمٰن ہے۔ جرجان کے باشندے ہیں جو طبرستان کا مشہور ضلع ہے۔ اکابر نحاۃ میں سے ہیں۔ علوم عربیہ میں آپ کی شخصیت مسلم ہے۔ معانی وبیان کے امام مانے جاتے ہیں۔ آپ کی نظر وسیع وفکر صحیح وقلم بنیج سے علم معانی کی جو خدمت منتہی الغایات واقصی النہایات بہم پہنچی ہے اس کا عشر عشیر بھی کوئی نہ کرپایا۔ انواع مجاز کے درمیان فرق قائم کرنا۔ بعض کو مرسل اور بعض کو استعارہ قرار دینا، انواع متشابہہ کے درمیان تمیز کرنا، مسائل ملتبسہ کو متمیز بالحدود کرنا اسی امام عالی مقام کی سعی بلیغ اور کامل جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ آپ کی تحقیقات فاضہ اور آپ کے زریں اقوال علماء بلاغہ کے لئے آج تک مشعلِ راہ بنے ہوئے ہیں۔ آپ کی بے پایاں خدمات کی بناء پر علماء بلاغہ نے آپ کو واضع علم بیان کے خطاب سے یاد کیا ہے۔

تحصیل علم زمرۂ متقدمین کے ائمہ وشیوخ کا عام شیوہ تھا کہ وہ تحصیلِ علم کی خاطر صحرانوردی اور بادیہ پیمائی کرتے اور مختلف ملکوں کا سفر اختیار کرکے سینکڑوں اساتذہ سے اپنی علمی پیاس بجھاتے تھے۔ مگر شیخ عبدالقاہر نے ابوعلی فارسی کے خواہرزادہ کے علاوہ نہ کسی اور سے علم حاصل کیا اور نہ شہر جرجان سے باہر قدم نکالا۔ انہیں سے آپ کی تحصیل کا آغاز ہے اور انہیں سے فاتحہ فراغ۔ اس کے باوجود آپ آسمانِ علم وفضل پر مہرتاباں بن کر نمودار ہوئے اور علوم عربیہ نحو، معانی، بیان، بدیع وغیرہ میں وہ شہرت حاصل کی کہ آج تک آپ کا نام روشن ہے۔ طاش کبریٰ زادہ آپ کی توصیف میں رقمطراز ہیں کہ عربی دانی اور فصاحت وبلاغت کے بڑے اماموں میں تھے اور مسلک کے لحاظ سے شافعی اور اشعری تھے۔" احمد بن عبداللہ الضریر المہابازی صاحب "شرح اللمع" اور ابوالمظفر محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن اسحاق الابیوردی صاحب "المختلف والمؤتلف" وغیرہ آپ کے تلامذہ میں داخل ہیں۔ ومن شعرہ رحمہ اللہ ؎

کبر علی العلم یا خلیلی، ومل الی الجہل میل ہائم ∴ وعش حمار القش سعیدا، فالسعد فی طالع البہائم

وقال ؎

لانا من النفشۃ من شاعر، مادام حیا سالما ناطقا ∴ فان من یمدحکم کاذبا، یحسن ان یہجو کم صادقا

وفات آپ نے ۴۷۱ھ میں بزبانِ جگر لکھنوی یہ کہتے ہوئے ؎ لو خدا حافظ وہاں جاتے ہیں اب ∴ جس جگہ جاکر کوئی آتا نہیں۔ وفات پائی۔ بعض حضرات نے سنہ وفات (۴۷۴) ذکر کیا ہے۔

تصانیف (۱) المغنی۔ شیخ ابوعلی فارسی کی "الایضاح" کی شرح ہے جو تیس جلدوں میں بتائی جاتی ہے۔ (۲) المقتصد شرح مذکور "المغنی" کا خلاصہ ہے۔ ایک جلد میں ہے۔ (۳) اعجاز القرآن (۴) تفسیر الجرجانی۔ یہ غالباً سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ (۵) الجمل۔ علم نحو میں مختصر سا رسالہ ہے۔ (۶) العمدہ یہ علم تصریف میں ہے۔ (۷) دلائل الاعجاز (۸) اسرار البلاغہ، دونوں معانی وبیان کی مایۂ ناز کتابیں ہیں جن کے متعلق حسبِ ذیل الفاظ میں تعریف کی گئی ہے۔ یہ دونوں بڑی لشانی ہیں اور دونوں علوم میں ید بیضا کی حیثیت رکھتی ہیں۔ بعد کے لوگ سب آپ ہی کے خوشہ چیں ہیں۔ (۹) مختار الاختیار فی فوائد معیار النظار، معانی، بیان، بدیع اور قوافی میں ہے۔ (۱۰) مائۃ عامل، عوامل نحو کے موضوع پر بہترین اور مشہور ومتداول متن ہے۔

شروح وتعلیقات مائۃ عامل (۱) شرح العوامل۔ از شیخ حاج باباطوسی (۲) شرح العوامل از شیخ حسام الدین توقانی۔ (۳) شرح العوامل۔ از شیخ احمد بن مصطفےٰ معروف بطاشکبری زادہ متوفی ۹۶۸ھ (۴) شرح العوامل۔ از شیخ یحییٰ بن بخشی متوفی فی اوائل ۱۰ھ (۵) شرح العوامل۔ از شیخ یحییٰ بن نصوح ابن امرائیل (۶) شرح العوامل۔ از علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی متوفی ۸۵۵ھ (۷) الاعراب فی ضبط عوامل الاعراب۔ از شیخ ابراہیم بن احمد جزری (۸) تعلیق بر عوامل از سید شریف علی بن محمد جرجانی متوفی ۸۱۶ھ (۹) شرح عوامل جرجانیہ۔ از ملا سعداللہ (۱۰) شرح عوامل جرجانیہ۔ از حسن بن موسیٰ کردی[1] متوفی ۱۱۴۸ھ۔

[1] نزہۃ الخواطر۔ ۵ قال السیوطی فی البغیۃ ولیس لعبدالقاہر استاد سوی محمد بن الحسین بن محمد بن الحسین بن عبدالوارث الفارسی النحوی۔

مفصّل حالاتِ علمِ النحو

لغوی معنی لفظ نحو لغت میں مختلف معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اوّل قصد وارادہ یقال نحوتُ ہذا نحوًا ای قصدت قصدًا دوم جہت مثل" ہن نحوالبیت عامدات " سوم مثل یقال ہذا نحوًا ای مثلہ چہارم نوع یقال ہذا علیٰ اربعۃ انحاءٍ " ای انواعٍ پنجم راستہ مثل" ہذا النحو السوی ای الطریق المستوی ششم فصاحت یقال" ما احسن نحوک فی الکلام" ہفتم پھرانا یقال" نحوتُ بصری الیہ" ای صرفتُ وقال الامام الداؤدی ے للنحو سبع معان قد اتت لغتہ + جمعتہا ضمن بیت مفرد کملا۔ قصد و مثل و مقدار و ناحیۃ + نوع و بعض و صرف فاحفظ المثلا۔

اصطلاحی تعریف علم نحو وہ علم ہے جس میں اواخر کلمات موضوعہ کے احوال اعراب دینا، ترکیب و افراد سے بحث کی جائے، کشاف اصطلاحات الفنون میں ہے کہ علم نحو جس کو علم الاعراب بھی کہتے ہیں وہ علم ہے جس کے ذریعہ ترکیب عربی کی کیفیت از روئے صحت وسقم اور اس چیز کی کیفیت معلوم ہو جو ترکیب عربی میں الفاظ کے وقوع یا لاوقوع سے متعلق ہے۔

موضوع علم نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔ کیونکہ اس میں انہیں کے احوال سے بحث ہوتی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ علم نحو کا موضوع لفظ موضوع ہے مفرد ہو یا مرکب، یعنی لفظ موضوع باعتبار ہیئت ترکیبیہ اور باعتبار ادائیگی معانی اصلیۃ، وقال فی مدینۃ العلوم و موضوعہ المرکبات والمفردات من حیث وقوعہا فی التراکیب والادوات لکونہا روابط التراکیب۔

غرض وغایت گفتگو کے وقت معانی وضعیہ پر تراکیب کلام کو تطبیق دینے اور کلمات کو باہم ملا کر تلفظ کرنے میں غلطی واقع سے بچنا ہے۔

شرف علم نحو صاحب مدینۃ العلوم وصاحب مفتاح السعادہ نے لکھا ہے کہ علم نحو کا حاصل کرنا فروض کفایہ میں سے ہے کیونکہ کتاب اللہ وسنتِ رسولؐ سے استدلال کرنے میں اس کی احتیاج واقع ہوتی ہے حضرت عمرؓ کا قول منقول ہے" تعلموا النحو کما تعلمون السنن والفرائض کہ علم نحو کو اسی طرح حاصل کرو جیسے تم فرائض وسنن کو سیکھتے ہو۔ ایوب سختیانی فرماتے تھے" تعلموا النحو فانہ جمال للوضیع وترکہ ھجنۃ للشریف کہ علم نحو سیکھو کیونکہ یہ فرومایہ کے لئے بھی باعثِ جمال ہے اور شریف آدمی کا اس سے کورا رہنا باعثِ عیب ہے۔ وللہ در الکسائی فی النحو ے انما النحو قیاس یتبع + وبہ فی کل علم ینتفع، واذا ما التقن النحو الفتی۔ مرّ فی المنطق مرا فاتسع، واتقاہ کل من یعرفہ + من جلیس ناطق او مستمع، واذا لم یعرف النحو الفتی + ہاب ان ینحق جنبا فالتمع، فتراہ ینصب الرفع دما × کان من نصب ومن خفض رفع، انہما فیہ سواء عندکم × لیست السنۃ فینا کالبدع،

تدوین ابوبکر محمد بن الحسن زبیدی کہتے ہیں کہ دورِ جاہلیت اور آغازِ اسلام تک اہل عرب اپنی جبلی وفطری عادت کے مطابق بلا تکلف فصیح وبلیغ زبان میں گفتگو کرتے تھے کما قال الشعرے

ولست بنحوی یلوک لسانہ ∴ ولکن سلیقی اقول فاعرب

لیکن جب دینِ اسلام کو تمام ادیان ومذاہب پر غلبہ حاصل ہوا اور مختلف اللغات ومتفرق زبانیں بولنے والے لوگ جوق در جوق داخلِ اسلام ہوئے تو عرب وعجم کے اختلاط کی وجہ سے عربی زبان میں فساد نے راہ پائی اور لوگ غلط سلط بولنے لگے اس کو دیکھ کر سلیم الفطرۃ وصحیح الذوق لوگوں کو اس کے انسداد کی فکر ہوئی،

نزہۃ الاولیاء وغیرہ میں حضرت ابوالاسود ظالم بن عمرو بن جندل بن سفیان الدؤلی سے مروی ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دیکھا کہ آپ کے دستِ مبارک میں ایک رقعہ ہے۔ میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے کلامِ عرب میں غور کیا اور دیکھا کہ وہ عجمیوں کے اختلاط کی وجہ سے بگڑ چلا ہے، اس لئے میں نے کچھ اصول منضبط کئے ہیں تاکہ ان کی طرف رجوع کرنے سے اس خرابی کا ازالہ ہو سکے۔ یہ فرما کر آپ نے وہ رقعہ مجھے عنایت

فرمایا اور حکم کیا کہ تم اس کی طرف توجہ کرو اور اس کے مطابق قواعد جمع کرو اور اگر کوئی مزید بات تمہارے ذہن میں آئے اس کو بھی شامل کرلو۔ میں نے اس رقعہ کو دیکھا تو اس میں یہ مضمون تھا "الکلام کلہ اسم وفعل وحرف۔ فالاسم ما انباء عن المسمی والفعل ما انبئ بہ والحرف ما افاد معنی"۔ چنانچہ میں نے آپ کے ان اصول کی روشنی میں کچھ قواعد نحویہ جمع کئے عطف ولغت، تعجب واستفہام وغیرہ کے چند ابواب مرتب کئے اور جب باب ان اور اس کے اخوات تک پہنچا تو میں نے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ باب لکن کو بھی اس کے ساتھ منضم کرلو۔ میں آپ کی ہدایات کے مطابق ابواب نحو مرتب کرتا رہا یہاں تک کہ جب وہ اچھا خاصا مجموعہ ہوگیا تو آپ نے دیکھ کر فرمایا۔ "ما احسن ہذا النحو الذی قد نحوت، فلذلک سمی النحو"۔

روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ عہدِ فاروقی میں ایک اعرابی نے لوگوں سے کہا، کوئی ہے جو مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ کلام الٰہی کا کچھ حصہ پڑھائے؟ اس پر ایک شخص نے اس کو سورۂ برأۃ کی چند آیتیں پڑھائیں اور آیت "ان اللہ بریٔ من المشرکین ورسولہ" میں لفظ "رسولہ" کو جر کے ساتھ تلفین کی۔ اعرابی نے کہا، کیا اللہ اپنے رسولؐ سے بری ہے؟ اگر ایسا ہی ہے تو میں بھی اس سے بری ہوں"۔ یہ قصہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا۔ آپ نے اس اعرابی کو بلا کر فرمایا کہ یہ اس طرح نہیں ہے بلکہ یوں ہے "ان اللہ بریٔ من المشرکین ورسولہ"۔ اس کے بعد آپ نے حضرت ابوالاسود دوئلی کو وضع نحو کی طرف توجہ دلائی اور ابوالاسود دوئلی نے قواعد نحو جمع کئے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ علمِ نحو کا واضع اول عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج ہے اور بعض نے نصر بن عاصم کو واضع اول مانا ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ واضع اول حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ہی ہیں۔ آپ ہی کے بتائے ہوئے چند اصول کو سامنے رکھ کر ابوالاسود دوئلی نے قواعد کو جمع کئے ہیں۔ چنانچہ روایات میں ہے کہ ابوالاسود دوئلی سے سوال ہوا "من این لک ہذا النحو؟ قال لقنت حدودہ من علی بن ابی طالب"۔

نحاۃ قرن اوّل

حضرت ابوالاسود دوئلی کے بعد آپ کے تلامذہ نے بتدریج اس علم کو ترقی دی اور کچھ زمانہ کے بعد ابوعمر بصری اور ان کے شاگرد خلیل بن احمد نے اس کو باضابطہ مرتب ومہذب کیا۔ خلیل کے مشہور شاگرد سیبویہ نے اس علم میں ایک جامع کتاب "الکتاب" لکھی جو تمام بعد والوں کا ماخذ ہے۔ ہم یہاں قرن وار کچھ نحاۃ کا مختصر تعارف اور ان کے مؤلفات کا تذکرہ لکھتے ہیں۔ (۱) عنبسہ بن معدان معروف بعنبسۃ الفیل متوفی ۹۳ھ (۲) میمون الاقرن متوفی ۱۰۲ھ یہ دونوں ابوالاسود دوئلی کے مشہور تلامذہ میں سے ہیں (۳) ابوبحر عبداللہ بن ابی اسحٰق حضرمی متوفی ۱۱۷ھ عربیت اور قرأت کے امام تھے۔ امام یونس سے ان کے علم کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ عبداللہ اور دریا دونوں برابر ہیں۔ یہ فرزدق کے اشعار پر نکتہ چینی کرتے تھے۔ ایک مرتبہ فرزدق نے ان کی ہجو میں یہ شعر کہا ؎

فلو کان عبد اللہ مولی ہجوتہ ∴ ولکن عبد اللہ مولی موالیا

آپ نے فرمایا تو نے اس میں بھی غلطی کی ہے کیونکہ مولیٰ موالیا کے بجائے مولی موال ہونا چاہیے۔

(۴) ابوسلیمان یحییٰ بن یعمر عدوانی متوفی ۱۲۹ھ تابعی ہیں اور ابوالاسود دوئلی کے شاگرد ہیں تفضیل اہل بیت کے قائل تھے۔ (۵) عطاء بن ابی الاسود متوفی ۱۳۰ھ علم نحو کے بہت بڑے عالم اور ماہر تھے۔ یہ سب حضرات ایک ہی طبقہ سے متعلق ہیں۔

نحاۃ قرن ثانی

(۶) ابوعمر عیسیٰ بن عمر ثقفی متوفی ۱۴۹ھ عربیت ونحو اور قرأت تینوں کے بہت بڑے عالم تھے۔ علم نحو میں آپ نے دو کتابیں لکھی ہیں۔ ایک "الاکمال" دوسری "الجامع"۔ دونوں نہایت عمدہ کتابیں ہیں، جن کے متعلق خلیل بن احمد نحوی نے کہا ہے ؎

ذہب النحو جمیعا کلہ غیر ما احدث عیسیٰ بن عمر ∴ ذاک اکمال وہذا جامع، للناس شمس وقمر

(۷) ابوعمرو بن العلاء بن عمار بن عبداللہ بن الحصین التمیمی المازنی متوفی ۱۵۴ھ ان کے نام کی بابت اکیس اقوال ہیں اصح یہ ہے کہ ان نام زبان ہے بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے، مشہور ماہر عربیت اور عالم نحو ہیں علم نحو میں نصر بن عاصم لیثی کے شاگرد ہیں اور ان سے یونس بن حبیب، خلیل بن احمد اور ابومحمد علی بن مبارک وغیرہ نے نحو حاصل کیا ہے وفی حقہ یقول الفرزدق ؎

ما زلت اغلق ابوابا وافتحہا ∴ حتی اتیت ابا عمرو بن عمار

کہتے ہیں کہ ان کے علمی دفاتر ان کے گھر کی چھت تک اٹے ہوئے تھے آخر عمر میں جب زہد وورع اختیار کیا تو پورے ذخیرہ میں آگ لگادی۔ (۸) ابوعبدالرحمٰن خلیل بن احمد بصری فراہیدی متوفی ۱۶۰ھ سید اہل ادب اور فن عروض

کے سب سے پہلے واضع ہیں۔ ابوعمرو بن العلا کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں اور سیبویہ اور نضر بن شمیل وغیرہ ان کے شاگرد ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عروض کی تقطیع کر رہے تھے اسی حالت میں ان کا صاحبزادہ ان کے پاس آیا اور حالت دیکھ کر لوگوں سے کہنے لگا کہ میرے والد تو پاگل ہو گئے۔ لوگوں نے آپ کو اطلاع کی تو آپ نے یہ شعر کہا ؎

لو کنت تعلم ما اقول عذرتنی ∴ او کنتُ اعلم ما تقول عذلتکا
لکن جهلتَ مقالتی فعذلتنی ∴ وعلمتُ انك جاهل فعذرتکا

(۹) ابوبشر عمرو بن عثمان بن قنبر معروف بسیبویہ متوفی ۱۶۱ھ متقدمین ومتاخرین میں سب سے زیادہ عالم نحو ہیں۔ خلیل بن احمد، یونس بن حبیب اور عیسیٰ بن عمر وغیرہ سے علم حاصل کیا اور آپ سے ابوالحسن اخفش اور قطرب وغیرہ نے تعلیم پائی۔ آپ کی تصنیف "کتاب سیبویہ" علم نحو کی بے نظیر کتاب ہے جو تمام کتب نحویہ کے لئے امہات الکتاب کا درجہ رکھتی ہے وللہ در القائل ؎

الا صلی المليك صلاة صدق ∴ على عمرو بن عثمان بن قنبر
فان كتابه لم يفن عنه ∴ ذو وقلم ولا انباء منبر

علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ فیض الباری میں املا کراتے ہیں کہ "فن نحو میں معتبر کتاب رضیؒ ہے اور مسائل کو جمع کرنے کے لحاظ سے الاشمونیؒ ہے اور صحیح معنی میں کتاب تو سیبویہ کی "الکتاب" ہے مگر وہ بہت دشوار ہے۔ امام جاحظ کہتے ہیں کہ میں نے معتضم باللہ کے وزیر محمد بن عبدالملک کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو میں نے سوچا کہ ان کے لئے کون سی مفید اور بیش قیمت چیز ہدیہ کے طور پر لے جاؤں بہت فکر و جستجو کے بعد میری نظر سیبویہ کی کتاب پر پڑی جو میں نے فراء نحوی کی میراث سے خریدی تھی۔

(۱۰) ابوالحسن علی بن حمزہ کسائیؒ متوفی ۱۸۹ھ نحو ولغت اور قراءت کے امام ہیں۔ انہوں نے ابوجعفر رواسی اور معاذ ہراء سے تعلیم پائی۔ ابوزکریا یحییٰ بن زیاد الفراء اور ابوعبیدہ القاسم وغیرہ ان کے شاگرد ہیں۔

(۱۱) ابوزکریا یحییٰ بن زیاد الفراء الکوفی متوفی ۲۰۷ھ کوفیین میں سب سے زیادہ لغت اور فنون ادب سے واقف تھے۔

نحاۃ قرن ثالث

(۱۲) ابوالحسن سعید بن مسعدہ مجاشعی معروف باخفش متوفی ۲۱۵ھ (وقیل ۲۲۱ھ) بصرہ کے ممتاز نحاۃ میں سے ہیں اور سیبویہ کے شاگرد ہیں۔ صاحب کشف الظنون نے علم نحو میں ان کی ایک کتاب "الاوسط" ذکر کی ہے۔

(۱۳) ابوعمر صالح بن اسحاق جرمی متوفی ۲۲۵ھ یہ عالم نحو ولغت ہونے کے ساتھ ساتھ فقیہ بھی تھے۔ علم نحو اخفش وغیرہ سے اور علم لغت ابوعبیدہ، ابوزید انصاری اور اصمعی وغیرہ سے حاصل کیا اور علم نحو میں "المختصر" ایک عمدہ کتاب لکھی جو الفرخ کے نام سے مشہور ہے۔

(۱۴) ابوعثمان بکر بن محمد بن عثمان المازنی البصری متوفی ۲۴۹ھ نحو وادب میں اپنے زمانہ کے امام تھے۔ علم نحو میں آپ کی کتاب "علل النحو" عمدہ کتاب ہے۔

(۱۵) ابوالعباس محمد بن یزید معروف بالمبرد بصری متوفی ۲۸۵ھ شیخ عربیت وامام نحو، ابوعمر جرمی، ابوعثمان مازنی اور ابوحاتم سجستانی وغیرہ کے شاگرد ہیں۔ علم نحو میں ان کی کتاب "المقدمہ" کے نام سے مشہور رہے۔

(۱۶) ابوالعباس احمد بن یحییٰ معروف بثعلب متوفی ۲۹۱ھ علم نحو میں ان کی کتاب "الاوسط" جید کتاب ہے۔

(۱۷) ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن السری بن سہل معروف بزجاج نحوی متوفی ۳۱۶ھ اکابر اہل عربیت سے ہیں۔ مبرد اور ثعلب وغیرہ کے شاگرد ہیں۔

(۱۸) ابوبکر محمد بن السری بن سہل معروف بابن السراج متوفی ۳۱۶ھ نحو وادب کے مشہور ائمہ میں سے ہیں۔

(۱۹) ابوالحسن محمد بن احمد معروف بابن کیسان بغدادی متوفی ۳۲۰ھ علم نحو میں ان کی دو کتابیں ہیں ایک "مہذب" دوسری "علل النحو" دونوں عمدہ ہیں۔

نحاۃ قرن رابع

(۲۰) ابوجعفر احمد بن محمد معروف بنحاس نحوی متوفی ۳۳۸ھ ان کی بھی دو کتابیں ہیں۔ ایک "تفاحہ" دوسری "الکافی"۔ (۲۱) ابوالقاسم عبدالرحمن بن اسحاق زجاجی متوفی ۳۳۹ھ ان کی کتاب "الجمل الکبیرۃ" بڑی مبارک اور بہت نافع کتاب ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے یہ کتاب مکہ مکرمہ میں اس طرح تالیف فرمائی کہ ہر باب لکھنے کے بعد بیت اللہ کا طواف کرتے اور اپنے لئے مغفرت کی اور خلق خدا کے لئے اس کتاب

سے انتفاع کی دُعا کرتے۔

(۲۲) محمد بن مرزبان متوفی ۳۴۵ھ مشہور نحوی ہیں مبرد اور زجاج کے شاگرد ہیں۔ طبیعت میں کچھ بخل تھا اس لئے کتاب سیبویہ پڑھانے پر ایک سو اشرفیاں لیتے تھے اس کے بغیر پڑھاتے نہ تھے۔ انہوں نے کتاب سیبویہ کی ایک شرح لکھی ہے جو ناتمام ہے۔

(۲۳) ابو محمد عبداللہ بن جعفر معروف بابن درستویہ الفارسی متوفی ۳۴۷ھ مشہور ادباء و نحاۃ میں سے ہیں۔ ابوالعباس مبرد اور عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ کے شاگرد ہیں۔ نحو میں ان کی کتاب "الارشاد" بہت عمدہ کتاب ہے۔

(۲۴) ابوسعید حسن بن عبداللہ بن المرزبان معروف بسیرافی متوفی ۳۶۸ھ اکابر فضلاء و افاضل ادباء میں سے ہیں اور فن عربیت میں تو آپ کی نظیر نہیں ملتی۔ آپ کی تصانیف میں سب سے زیادہ عظیم الشان تصنیف "شرح کتاب سیبویہ" ہے۔ جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ اگر اس کے علاوہ آپ کی کوئی اور تصنیف نہ ہوتی تب بھی یہ کافی تھی۔

(۲۵) حسین بن احمد معروف بابن خالویہ ہمدانی متوفی ۳۷۰ھ مشہور نحوی ہیں، علم نحو میں "جمل" نامی کتاب انہیں کی ہے۔

(۲۶) ابوعلی حسن بن احمد بن عبدالغفار الفارسی متوفی ۳۷۵ھ اکابر ائمہ نحو میں سے ہیں۔ بلکہ بعض حضرات نے آپ کو ابوالعباس مبرد پر فضیلت دی ہے۔ ابوطالب عبدی کہتے ہیں کہ سیبویہ اور ابوعلی کے درمیان آپ سے افضل کوئی ہوا ہی نہیں۔ آپ ابوبکر بن السراج اور ابواسحاق کے تلامذہ میں ہیں۔ ابوالفتح عثمان بن جنی، علی بن عیسیٰ ربعی، ابوطالب عبدی اور ابوالحسن زعفرانی وغیرہ نے آپ سے علم نحو حاصل کیا ہے۔ نحو میں آپ کی کتاب "الایضاح" (۱۹۶) ابواب پر مشتمل ہے جن میں سے ایک سو ابواب علم نحو میں ہیں اور باقی تعریف میں۔ دوسری کتاب "التکملۃ" ہے۔

(۲۷) ابوالحسن علی بن عیسیٰ الرمانی متوفی ۳۸۲ھ۔ ابوبکر بن السراج اور ابوبکر بن درید وغیرہ کے شاگرد ہیں۔ علم نحو، علم لغت، علم فقہ اور علم کلام وغیرہ میں ماہر و متبحر تھے۔

(۲۸) ابوالفتح عثمان بن جنی الموصلی متوفی ۳۹۲ھ بڑے اونچے درجے کے ادیب اور عالم نحو و تصریف تھے۔ علم تصریف میں آپ سے بڑھ کر کسی کی تصنیف نہیں۔ آپ نے ابوعلی فارسی سے علم حاصل کیا اور چالیس سال ان کی خدمت میں رہے۔ ابوالقاسم ثمانینی، ابو احمد عبدالسلام بصری اور ابوالحسن علی بن عبداللہ شمسی وغیرہ آپ کے شاگرد ہیں۔ آپ کی کتاب "الخصائص" اور "اللمع" نحوی شاہکار ہیں۔

اہل کوفہ و اہل بصرہ کے نحوی جھگڑے

یہ بات تو مسلم ہے کہ علماء کوفہ اور علماء بصرہ دونوں نے علم نحو پر خوب شرح و بسط کے ساتھ کام کیا ہے لیکن علم نحو کی ایجاد و تدوین میں فضیلت کا سہرا علماء بصرہ کے سر ہے۔ انہیں میں ابوالاسود دؤلی موجد علم نحو اور ابن اسحاق حضرمی مبین قوانین نحو اور ہارون بن موسیٰ ضابطہ نحو ہیں، جب علم نحو بصرہ اور اس کے قرب و جوار کے علاقہ میں پھیل چکا تو اہل کوفہ نے اس میں حصہ لینا شروع کیا اور انہوں نے پہلے یہ علم بصریوں ہی سے سیکھا، پھر اس کے پڑھنے، پڑھانے، مدون کرنے اور شرح و تفصیل میں انہوں نے بصریوں سے برابری اور مقابلہ شروع کر دیا، یہاں تک کے فریقین میں چپقلش اور کشمکش رہنے لگی اور فریقین میں سے ہر ایک کا جداگانہ مذہب ہو گیا جس کی ہر ایک فریق تائید و مدد کرتا تھا، مخالفت کی بنیاد یہ تھی کہ اہل بصرہ سماع کو ترجیح دیتے اور صرف بصورت مجبوری قیاس کی اجازت دیتے تھے، روایت کے سختی سے پابند اور صرف خالص فصیح عربوں کو قابل سند سمجھتے تھے اور اس قسم کے عربوں کی بصرہ اور اس کے مضافاتی علاقوں میں کثرت تھی، اہل کوفہ نبطیوں اور اہل سواد کے اختلاط کی وجہ سے بیشتر مسائل میں قیاس پر اعتماد کرتے اور ان عرب دیہاتیوں کو بھی قابل سند سمجھتے تھے جن کی فصاحت بصری تسلیم نہیں کرتے تھے، لیکن اہل کوفہ چونکہ عباسیوں کے زیر سایہ اور بنو ہاشم کے حمایتی تھے اور اس لئے بھی کہ کوفہ بغداد سے زیادہ قریب تھا۔ عباسیوں نے کوفیوں کو ترجیح دی اور اس کی وجہ سے کوفیوں کا مذہب دار الخلافہ میں پھیل گیا اور جب فریقین کے جھگڑے بڑھتے ہی چلے گئے اور انتہائی شباب پر پہنچ گئے یہاں تک کہ یہ دونوں شہر ویران ہو گئے تو یہاں کے علماء بغداد منتقل ہو گئے۔ جہاں بغدادیوں کا مذہب پیدا ہوا جو ان دونوں مذہبوں کا آمیزہ تھا جس طرح علم نحو کے اندلس میں پہنچنے سے اندلسیوں کا ایک مذہب پیدا ہو گیا تھا، لیکن ابھی چوتھی صدی کا آغاز بھی نہ ہوا تھا کہ ہر دو مذہب کے شہسوار دنیا سے رخصت ہو گئے اور فریقین کے حمایتیوں کی طاقت کمزور ہو گئی اور اس طرح یہ جھگڑا ختم ہو گیا۔ بعد میں آنے والے مؤلفوں نے بصری مذہب کو اساسی حیثیت دی اور مذہب کوفی میں سے انہوں نے صرف اس کے اختلافات بتانے پر اکتفاء کیا، بعد ازاں اس علم نے وسعت اختیار کر لی، متاخرین نے اس کے طول کو مختصر کیا اور صرف اصول و مبادی پر اکتفاء کی جیسے "تسہیل" میں ابن مالک نے اور "مفصل" میں زمخشری نے کیا ہے۔ درس نظامی میں علم نحو کی حسب ذیل کتابیں داخل نصاب ہیں:۔ مائۃ عامل، کافیہ، ہدایۃ النحو، نحو میر، شرح مائۃ عامل، شرح جامی، الفیہ، شرح ابن عقیل۔

عِلمُ النَّحو

تعریفہ :۔ علم باصول یعرف بہا احوال اواخر الکلم الثلاث من حیث الاعراب والبناء۔

کیفیت :۔ ترکیب بعضہا مع بعض۔

موضوع :۔ الکلمۃ والکلام۔

غرض :۔ صیانۃ الذہن عن الخطأ اللفظی فی کلام العرب

واضع :۔ ابو الاسود الدوئلی احد الکبار التابعین۔

وجہ تسمیت :۔ النحو فی اللغۃ القصد یقال نحوت نحوہ ونحیت۔ وہہنا ہو قصد سمت کلام العرب لیلحق من لیس من اہل اللغۃ باہلہا فی الفصاحۃ فیطلق بہا۔ وقیل اول من اسس النحو امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہو لا یعمل شیئا الا وہو یقرب بہ الی اللہ تعالیٰ لما روی عن ابی الاسود الدوئلی وہو استاذ امیری المؤمنین الحسن والحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ سمع رجلا یقرأ القرآن ان اللہ بریٔ من المشرکین ورسولہ[1] بالکسر فانکر ذلک علیہ فقال لہ ہذا کیف شر رجع الی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔ وقال نحوت ان اضع میزانا للعرب لیقوموا بہ لسانہم فقال لہ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔ اقصد نحوہ ومن ہذا سمی ہذا العلم بالنحو وسمی بعلم الاعراب ایضا لان زلتہا بالاعراب دخولا ومعنی فیتناول الاعراب والمبنی (درایۃ)

شرف :۔ النحو ابو العلوم ولنعم ما قیل: "النحو فی الکلام کالملح فی الطعام"

ائمۃ النحو :۔ الامام الفراء النحوی والامام المبرد النحوی

الفائدۃ ان التحقیق الانیق ان موضوعہ واحد وہو اللفظ الموضوع للمعنی والتعدد باعتبار النوعین۔

[1] قیل ان علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ وضع لہ (لابی الاسود) الکلام کلہ علی ثلاثۃ اضرب اسم وفعل وحرف وقد الیہ وقال تمم علی ہذا وسمی النحو نحوا الان ابا الاسود قال استانت علی علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی ان اضع نحوا وضع فسمی لذلک نحوا (حیوۃ الحیوان) [2] القراءۃ الصحیحۃ لایۃ القرآن ان اللہ بریٔ من المشرکین ورسولہ بالضم ای بالتحقیق اللہ بریٔ من المشرکین وبالتحقیق رسولہ (ورسول اللہ) بریٔ من المشرکین [3] النحو فی اللغۃ القصد المثل یقال نحوت نحوا ای قصدت قصدا والفاعل مرفوع نحو جاءنی زید وبمعنی الجانب التشبیہ

(البقیۃ فی الآتیۃ)

(الف)

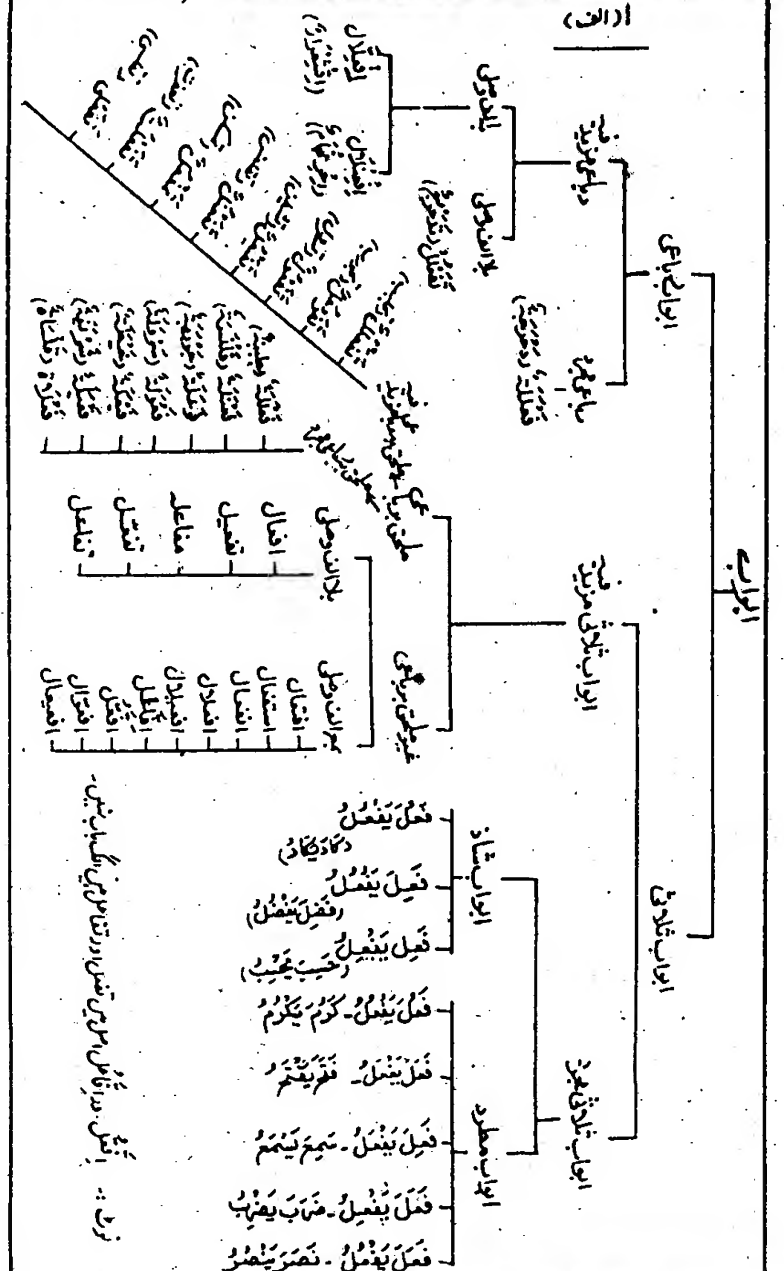

(ب)

اقسام الاسم المعرب باعتبار وجوه الاعراب

رقم	اسم المعرب	مثاله	رفع	نصب	جر	ملاحظة
١						علامة هو عند الفراء الا يكون في آخره حرف علة كزيد
٢						علامة هو ما يكون في آخره واو وياء
٣						
٤		رجلان	بالالف المفتوح ما قبلها	بالياء المفتوح ما قبلها	بالياء المفتوح ما قبلها	الالف والنون والنون مكسورة ابدا. الا نون التثنية تسقط عند الاضافة
٥	كلا وكلتا مضافان الى مضمر	كلا وكلتا	جاء رجلان كلاهما (ه)	رأيت رجلين كليهما (ه)	مررت برجلين كليهما (ه)	
٦	مشابه مثنية	اثنان واثنتان	جاء اثنان (ه)	رأيت اثنين (ه)	مررت باثنين	
٧	جمع المذكر السالم	مسلمون	بالواو المضموم ما قبلها جاء مسلمون	بالياء المكسور ما قبلها رأيت مسلمين	بالياء المكسور ما قبلها مررت بمسلمين	ان نون الجمع السالم مفتوحة ابدا. تسقط عند الاضافة
٨	عشرون الى تسعون	عشرون	جاء ني عشرون رجلا (ه)	رأيت عشرين رجلا (ه)	مررت بعشرين رجلا (ه)	
٩	مشابه لجمع المذكر	اولو مال	جاء ني اولو مال (ه)	رأيت اولي مال (ه)	مررت باولي مال (ه)	
١٠	جمع المؤنث السالم	مسلمات	بالضمة	بالكسرة	بالكسرة	علامة هي الكسرة في آخر الاسم كمسلمات
١١	اسماء ستة المكبرة وهي اب، اخ، حم، فو، ذو مال الى غير ياء المتكلم	ابوك	بالواو	بالالف	بالياء	جاءني ابوك، رأيت اباك، مررت بابيك
١٢	اسم منقوص غير منصرف	احمد، عمر	بالضمة المقدرة	بالفتحة المقدرة	بالكسرة المقدرة	
١٣	الاسم المنقوص	قاضي	بالضمة المقدرة لفظا	بالفتحة لفظا	بالكسرة المقدرة لفظا	علامة جر في آخره ياء ما قبلها مكسور كالقاضي
١٤	الاسم المقصور	موسى	جاء ني موسى (ه)	رأيت موسى (ه)	مررت بموسى (ه)	علامة في آخره الف مقصورة كعصا
١٥	غير جمع المذكر السالم صفة الى ياء المتكلم	غلامي	جاء ني غلامي (ه)	رأيت غلامي (ه)	مررت بغلامي (ه)	
١٦	جمع المذكر السالم صفة الى ياء المتكلم	مسلمي	بالضمة المقدرة لفظا جاء ني مسلمي	بالياء لفظا رأيت مسلمي	بالياء لفظا مررت بمسلمي	

(ج)

- معرب
  - مثنى
  - جمع مذكر سالم مضاف الى ياء متكلم، مُسْلِمَيَّ
  - اسماء ستة مكبرة - اب اخ وفم وحم وهن وذو مال
  - غير جمع مذكر ومضاف الى ياء متكلم - غُلَامِيَ
  - اسم مقصور، مُوسَى
  - اسم منقوص - قَاضِيَ
  - ضمائر
  - غير منصرف، اَحْمَدُ
  - اسماء اشارات
  - جمع مؤنث سالم، مُسْلِمَاتٌ
  - موصولات
  - عشرون الى تسعون، عِشْرُونَ
  - اسماء افعال — بمعنى ماضي / بمعنى امر
  - مشابه جمع، اُولُو مَالٍ
  - اسماء اصوات
  - جمع مذكر سالم، مُسْلِمُونَ
  - اسماء ظروف — زمان / مكان
  - اثنان واثنتان، اِثْنَانِ
  - كنايات — في العدد / في الحديث
  - كلا وكلتا، كِلَا وَكِلْتَا
  - مركب بنائي
  - مبني
  - مثنى، رَجُلَانِ
  - جمع مكسر ومضاف، رِجَالُ
  - اسم جاري مجرى الصحيح، دَلْوٌ، ظَبْيٌ
  - اسم مفرد منصرف صحيح، زَيْدٌ

اقسام التنوين

١	تنوين التمكن	هو الذى يدل على تمكن مدخوله فى الاسمية كزيد
٢	تنوين التنكير	هو الذى يفرق بين المعرفة والمعرفة كصَهٍ وصَهٌ
٣	تنوين المقابلة	هو الذى تقابل نون جمع المذكر السالم كمسلمات
٤	تنوين العوض	هو الذى عوض عن المضاف اليه نحو يومئذ اصله يوم اذ كان كذا
٥	تنوين الترنم	هو الذى يجعل مكان حرف المد فى القوافى.
٦	تنوين الغالى	هو ما يلحق القافية المقيدة وهى القافية الساكنة
٧	تنوين الضرورة	سلاسلاً و اغلالاً (ويقال له تنوين التناسب)
٨	التنوين الندائى	يا مَطَرُ
٩	التنوين الحكائى	
١٠	تنوين الشاذ	

(بقية ص٥) والنوح و انصرف مثل قصدت نحوه اى جانبه ورأيت رجلا نحو الاسد وهو على نحو واحد اى نوع واحد وجمعه انحاء ونحوت بصرى اليك اى صرفت ١٢

المُغالطة النحويّة اَنَّ زَيْدٌ كَرِيْمٌ (حل) اَنَّ على وزن مَدّ صيغة الفعل الماضى وزَيْدٌ بحالة الرفع فاعل ان والكاف جارة و يَرِيْم مجرور بحرف الجر ١٢

اقسام اللام والالف

اللام اما حرف
- اللام الاسمى - الذى بمعنى الذى يعرف به المذكر المفرد اى الذى خرب
- اللام الحرفى - تعرف بعدم صلاحية ابدا

اللام الحرفى تنقسم الى ثلاثة اقسام
- اللام الزائدة مع الملازم
  - داخل على الاعلام المنقولة (مثاله اللات والعزى)
  - داخل على الاعلام المرتجلة (مثاله السموءل واليسع)
- اللام الزائدة مع العارض
  - داخل على الاعلام غالبا الاطلاق على فرد واحد (مثاله النجم)
  - عارض بنقل (اسماء البلدان وانواع الكلام)
  - عارض بنقل (الفعل و الصفة)
  - عارض بارتجال (الفعل و الصفة)
- اللام الزائدة لمجرد التعريف
  - الف لام جنسى
    - استغراق حقيقى (الف لام عمدى) - مثاله خرج الامير
    - استغراق عرفى (الف لام عهدى) - مثاله اليوم اكملت لكم دينكم
    - استغراق ادعائى - مثاله اخاف ان ياكله الذئب
  - الف لام عهدى
    - ذهنى - مثاله كما ارسلنا الى فرعون رسولا فعصى فرعون الرسول
    - ذكرى - مثاله الرجل خير من المرأة
    - حضورى - مثاله ان الرجل عالم

ملحق بالاقسام العشرة من السبعة

الفوائد الجليلة فی اصول النحو

۱۔ اذا کان الفاعل مضمرا وحد الفعل للواحد نحو زید ضرب وثنی للمثنی نحو الزیدان ضربا وجمع للجمع نحو الزیدون ضربوا وفی ایۃ القرآن الکریم یاایہا الذین اٰمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم وحد صیغۃ الفعل دعاکم والفاعل مضمر ومرجع الضمیر اللہ ورسولہ والاصل فی ھذا المقام تثنیۃ الفعل للمثنی اذا کان الفاعل مضمرا فثبت ان معاملۃ اللہ و رسولہ واحد فنعم ما قال ابن التیمیۃ فی تصنیفہ الصارم المسلول علی شاتم الرسول اقامہ اللہ مقام نفسہ فی امرہ و نہیہ واخبارہ لایجوز التفرق بینہ وبین اللہ تعالی فی ھذہ الامور۔

۲۔ کل فاعل مرفوع :۔ نحو جاء فی زید وظبی ودلو ورجال وعمرو و ابوک والرجلان والمسلمون واولو اموال۔

۳۔ کل مفعول منصوب :۔ نحو رأیت زیدا ودلوا وظبیا ورجالا و عمروا وابالک والرجلین والمسلمین واولی مال۔

۴۔ کل مضاف الیہ مجرور :۔ نحو مررت بزید ودلو وظبی ورجال وعمرو وابیک والرجلین والمسلمین واولی مال۔

۵۔ فی الحاشیۃ علی شرح الکافیۃ للجامی ؎

گر ہمی خواہی کہ دانی نام ہر پیغمبرے ∴ تا کدام است اے برادر نزد نحوی منصرف
صالح وہود ومحمد باشعیب ونوح ولوط ∴ منصرف دان ودگر باقی ہمہ لاینصرف

لہ قال السبکی ھو رجل علما کبیر من عقلہ حتی قیل من سمی ابن التیمیۃ بشیخ الاسلام فھو کافر (تاج) ولہ ھفوات کثیرۃ یقول ان اللہ متحیز بالجھۃ والانتقال وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایتوسل بہ وانشاء السفر الیہ بسبب الزیارۃ معصیۃ ویقول ان الطلاق الثلث مرۃ واحدۃ لایقع الا طلقۃ قال العلامۃ الصاوی فقد رد علیہ ائمۃ مذھبہ حتی قال العلماء انہ ضال مضل۔ بعد ذلک حکم قاضی القضاۃ بحبسہ وکان ذلک سنۃ ۷۰۵ بقلعۃ دمشق وغیرہ من کان علی عقیدۃ ابن التیمیۃ حل مالہ ودمہ کذا فی سرأۃ الجنان فثبت انہ ضال مضل لاریب فیہ ۱۲

کتب النحو

الرقم	اسماء الکتب	اسماء المصنفین
۱	نحو میر	میر السید السند شریف الجرجانی
۲	مائۃ عامل (عربی)	الشیخ عبد القاہر الجرجانی
۳	شرح مائۃ عامل (۰)	ملا محمد صادق النحوی
۴	۰ (فارسی)	شیخ عبد الرحمن الجامی وقیل مولانا عبد الرسول
۵	ھدایۃ النحو	ابو حیان النحوی
۶	کافیۃ	الامام جلال الدین ابو عمر عثمان بن عمر المعروف بابن الحاجب
۷	شرح جامی	مولانا الشیخ عبد الرحمن الجامی
۸	مفصل	العلامۃ جار اللہ الزمخشری
۹	رضی شرح الکافیہ	العلامۃ رضی النحوی
۱۰	الفیۃ	محمد بن مالک الجیانی النحوی
۱۱	ابن عقیل شرح الفیہ	الامام عبد اللہ بن احمد المعروف بابن عقیل
۱۲	خضری شرح ابن عقیل	الشیخ محمد الخضری
۱۳	متن متین	مولانا عبد الرسول
۱۴	مغنی اللبیب	الشیخ جمال الدین ابو محمد عبد اللہ بن یوسف المعروف بابن ھشام النحوی
۱۵	حاشیۃ الغفور علی الجامی	مولانا عبد الغفور تلمیذ جامی

لہ الشیخ اعنی فی علما النحو لافی علم الدین والتصوف والشریعۃ لانہ من المعتزلۃ المتعصبین ومعانی الشیخ ایضا خواجہ وامام ورئیسنا من عمرو بین الحسین وستین (فی الطب) وفی العرف العام الذی فاق علی اھل عصرہ فی فن کالشیخ ابن الحاجب ۰ وفی التصوف ھو المتعرف فی العالم بان اللہ کالشیخ عبد القادر الغوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ ۱۲ سلہ التاء فی اخر کلمۃ الکافیۃ (والشافیۃ) قیل للنقل وقیل للمبالغۃ وقیل للتانیث باعتبار الرسالۃ اعنی الرسالۃ الکافیۃ کذا قال مولانا عبد الحکیم ۱۲ الکافیۃ ملخص ومختصر من المفصل للعلامۃ الزمخشری المعتزلی سلہ الرضی ھو رافضی یقال لہ رافضی الشیعۃ ۱۲

انا ارسلناك بالحق بشيرا ونذيرا

الحمد للہ کہ یہ نسخہ مستطاب مشتمل بر شرح مضامین کتاب بیان نحوی اعراب مسمّٰی بنام

البشیر الکامل
بحل
شرح مائۃ عامل

تالیف

فقیر سید غلام جیلانی صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی اندرکوٹ میرٹھ

مع اضافۃ المفیدۃ

(۱) اشعار مفیدہ در علوم عدیدہ

(۲) صاحب مائۃ عامل۔ علم نحو و صرف۔

(۳) مفصل حالات علم النحو۔

(۴) علم النحو۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی نعمائہ الشاملۃ وآلائہ الکاملۃ والصلوٰۃ
علی سید الانبیاء محمد المصطفیٰ وعلی آلہ المجتبیٰ

الدیباچہ فی الحمد والنعت والمنقبۃ

ترکیب صفحہ ۲

اعلم ان العوامل فی النحو علی ما الفه الشیخ الامام
افضل علماء الانام عبد القاهر بن عبد الرحمن الجرجانی
سقی الله ثراه وجعل الجنة مثواه مائة عامل
لفظیة ومعنویة فاللفظیة منها علی ضربین

بیان تقسیم العوامل

ترکیب صفحہ ۴

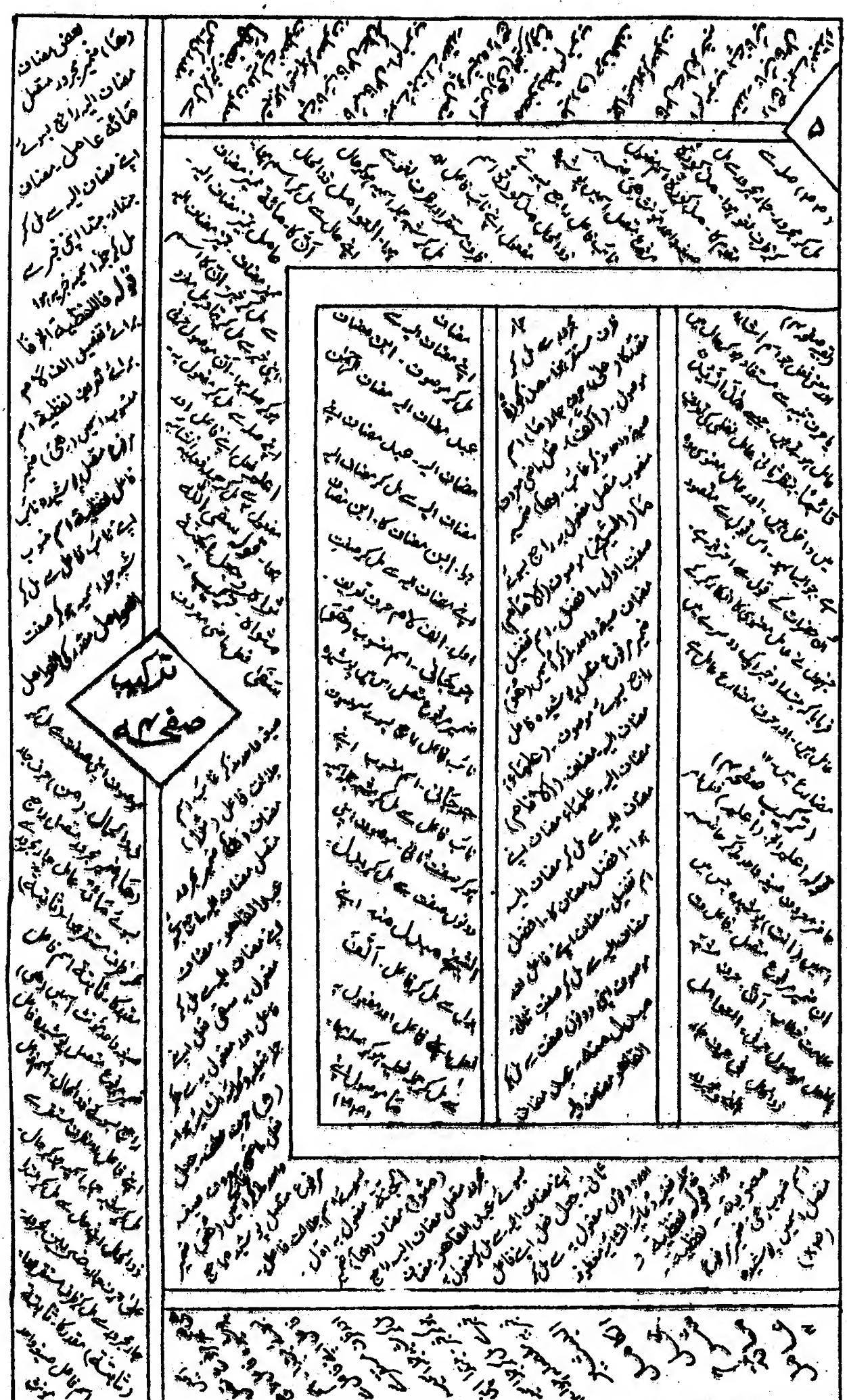

بیان تقسیم العوامل

سَمَاعِيَّةٌ[1] وَقِيَاسِيَّةٌ فَالسَّمَاعِيَّةُ[2] مِنْهَا
اَحَدٌ[3] وَتِسْعُونَ عَامِلًا[4] وَالْقِيَاسِيَّةُ مِنْهَا
سَبْعَةُ[5] عَوَامِلَ[6] وَالْمَعْنَوِيَّةُ مِنْهَا اِثْنَانِ[7]
وَتَتَنَوَّعُ[8] السَّمَاعِيَّةُ مِنْهَا عَلَى ثَلٰثَةَ[9] عَشَرَ نَوْعًا

[1] قولہ سماعیۃ وقیاسیۃ ۔ سماعی وہ ہے جس کا ثبوت صرف سماع سے ہو اور قیاسی وہ ہے جس کا ثبوت قیاس سے ہو۔ اور سماعی وہ ہے جس کا ثبوت سماع سے ہو اگرچہ اس کا ضابطہ بھی ہو جس سے اس کا ثبوت قیاس سے ہو سکے۔ اور قیاسی وہ ہے جس کا ثبوت صرف قیاس سے ہو۔ اور سماعی کہنے سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ قیاسی کا ثبوت سماع سے نہیں ہوتا۔ اور سماعی اور قیاسی کی یہ تعریف بلحاظ عوامل کے ہے۔ اور عوامل کی تقسیم سماعی اور قیاسی کی طرف بلحاظ عوامل کے ہے۔ اور عوامل کی تقسیم سماعی اور قیاسی کی طرف بلحاظ معمولات کے ہے۔ اور معمولات کی تقسیم سماعی اور قیاسی کی طرف بلحاظ ان کے عوامل کے ہے۔ اور عوامل کی تقسیم سماعی اور قیاسی کی طرف بلحاظ ان کے

ترکیب صفحہ ۶

النوع الاول

حروف تجر الاسم فقط وتسمى حروفا جارة وهى سبعة عشر حرفا الباء للالصاق وهو اتصال الشئ بالشئ اما حقيقة نحو به داء واما مجازا نحو مررت بزيد اى التصق مرورى بمكان يقرب منه زيد وللاستعانة نحو كتبت بالقلم

النوع الاول حروف الجر

قولہ (الاول) اسم تفضیل موصوف (وھو) ضمیر مفرد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل بمعنی موصوف۔ اسم تفضیل اپنے موصوف سے مل کر صفت۔ موصوف (یعنی) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب (ھی) ضمیر مرفوع متصل بمعنی موصوف (الاسم) لام جنس موصوف اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت۔ موصوف اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت۔ موصوف جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت۔ موصوف سے مل کر مبتدا۔ موصوف (حروف) مبتدا مضاف۔ (الجر) اسم فعل بمعنی (انتہ) اس میں (انت) ضمیر مرفوع متصل جس میں (آن) ضمیر مرفوع متصل فاعل تلامیت خطاب لام تاکید اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ انا تاکید ہو کر حذف۔ اذا ظرف زمان متضمن معنی شرط مقدر اذا ظرف زمان متضمن معنی شرط مقدر اپنے مفعول فیہ سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر مفعول فیہ لفعل محذوف۔ (جررت) کا (جر) مضاف اور (ت) ضمیر مرفوع متصل مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ (جررت) فعل ماضی معروف۔ صیغہ واحد مذکر حاضر (انا) ضمیر مرفوع متصل فاعل (ب) حرف جار (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور

قولہ الاول کے بعد ترکیب (۱۲)

کہتے ہیں۔ ۱۲

قولہ النوع الاول کے الجار والمجرور

ہے۔ ۱۲

اور باقی مکملۃ الفعل بھی

قولہ حروف جر جمع ہے باء کی

ان کا نام حروف جر بھی ہے باء

سبب کہ اپنے مفعول کو جر کرتے ہیں۔

یا باء میں دیکھ کر افعال کی مناسبت

اپنے مدخول اسم کو

قولہ سبعة عشر

سبعة پر تاء کی زیادت

یا تو تانیث

یا تو تذکیر حروف ہے

اور

قولہ للالصاق

الصاق کی تفصیل سابق

میں گزری۔ اور اگر وقت مرور میں

حالت کا بدن زید کے بدن سے اس

طرح متصل ہونا کہ دونوں

بدنوں میں جگہ خالی نہ رہے

یہ قول مذکور ہے اس

صورت پر محمول ہے جب

الصاق حقیقی کی مثال

مررت بزید ای التصق

مرورى بمكان

یقرب منه زید

قولہ وھی سبعة عشر حرفا

ان حروف جر میں سے

ہیں۔ ۱۲

قولہ الباء للالصاق

مررت بزید۔ الصاق مجازی

کی مثال ہے

قولہ وھو اتصال الشئ بالشئ

اتصال کی تفسیر

قولہ اما حقیقة نحو به داء

قولہ واما مجازا نحو مررت بزید

قولہ وللاستعانة نحو کتبت بالقلم

قولہ وھی سبعة عشر حرفا

قولہ حروف تجر الاسم فقط

قولہ وتسمى حروفا جارة

قولہ وھو اتصال الشئ بالشئ

قولہ اما حقیقة نحو به داء

قولہ واما مجازا نحو مررت بزید

قولہ وللاستعانة نحو کتبت بالقلم

ترکیب صفحہ ۸

(بقیہ صفحہ ۷)

ضمیر مرفوع متصل اس میں
پوشیدہ راجع بسوئے حروف
نائب فاعل حصر فاعل صیغہ واحد
جارۃ اسم فاعل ضمیر مرفوع
مؤنث (ھی) ضمیر مرفوع
متصل اس میں پوشیدہ فاعل
راجع بسوئے موصوف اسم فاعل
اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ
اسمیہ ہوکر صفت سے مل کر مفعول آ
اپنی فعل اپنے نائب
فاعل اور مفعول بسوئے مل کر
جملہ فعلیہ خبریہ ہوا قولہ
وھی الخ (واو) حرف عطف
(ھی) ضمیر مرفوع منفصل
مبتدا راجع بسوئے عشری
جارۃ (سبعۃ حروف
میز (حروف) تمیز میں اپنی تمیز
سے مل کر مجرور اپنی خبر سے مل کر جملہ
اسمیہ خبریہ ہوا قولہ
وھی مبتدا خبر سے مل کر جملہ
اسمیہ خبریہ معطوف ہوا قولہ
الباء الخ

(الباء) مبتدا
(کلم) حرف جار
(الالصاق) مجرور
جار مجرور مل کر معطوف
علیہ۔ (و) حرف عطف
لاحرف جار لاستغراق
مجرور جار مجرور مل کر
معطوف۔ معطوف علیہ
اپنے معطوف سے مل کر
ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ
مقدرکا۔ ثابتۃ اسم
فاعل صیغہ واحد مؤنث
اسمیں ھی ضمیر مرفوع
متصل پوشیدہ فاعل
راجع بسوئے مبتدا ہم
فاعل اپنے فاعل اور
ظرف مستقر سے مل کر شبہ
جملہ اسمیہ ہوا خبر سے
اپنی خبر سے مل کر جملہ
خبریہ ہوا۔ قولہ وھو
الاتصال الخ

(ل) حرف عطف
(ھی) ضمیر مرفوع منفصل
راجع بسوئے الالصاق مبتدا
اتصال مصدر مضاف (الشئی)
مضاف الیہ (با) حرف جار۔
(الشئی) مجرور۔ جار مجرور مل کر
ظرف لغو۔ اتصال مضاف
اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو
سے مل کر ممیز۔ اما حرف تردید
حقیقۃ معطوف علیہ (و)
زائدہ برذہب مجرور۔ امّا
حرف عطف (مجازاً) معطوف
معطوف علیہ اپنے معطوف سے
مل کر ممیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل
کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل
کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف ہوا قولہ
نحو مضاف لفظاً (با) حرف جار
مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف
الیہ سے مل کر مثالیہ مبتدا
مخذوف کی۔ (مثال) خبر
مضاف ھا ضمیر
مجرور

ترکیب

ھا ضمیر مجرور کی۔ مثال مضاف
الیہ ضمیر مجرور متصل مضاف
سے متصل ہوکر اتصال مضاف الیہ
سے مل کر جملہ مبتدا۔ بر
تقدیر ارادہ معنی ترکیب یوں ہوگی۔
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ
اسمیہ خبریہ ہوا۔ اور یہ
صورت فعل ماضی معروف صیغہ واحد
متکلم وحدہ فعل ماضی معروف
باحرف جار۔ زید مجرور۔ جار مجرور مل کر
ظرف لغو ہوا۔ فعل اپنے فاعل
اور ظرف لغو سے مل کر
فعلیہ خبریہ ہوا۔ ۱۲

قولہ نحو
کتبت بالقلم نحو
مضاف لفظ کتبت بالقلم
مضاف الیہ۔ مضاف مضاف
الیہ سے مل کر جر۔ مثالہ
مقدر کی اس میں مثال مضاف
ھا ضمیر مجرور متصل
مضاف الیہ راجع بسوئے
الاستعانۃ مضاف
مضاف الیہ مل کر مبتدا
جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر
تقدیر ارادہ معنی کتبت
فعل ماضی معروف صیغہ
واحد متکلم تا ضمیر مرفوع
متصل بارز فاعل۔ با
حرف جار۔ القلم
مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف
لغو ہوا۔ فعل اپنے فاعل
اور ظرف لغو سے مل کر
فعلیہ خبریہ ہوا۔ ۱۲

البشیر الکامل بجمل شرح مائۃ عامل

۱۲

النوع الاول حروف الجر

وَقَدْ تَكُونُ لِلتَّعْلِيلِ[1] نَحْوُ قَوْلِهِ[2] تَعَالَى اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ وَلِلْمُصَاحَبَةِ[3] نَحْوُ اشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهِ وَلِلتَّعْدِيَةِ[4] نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَنَحْوُ ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ اَيْ اَذْهَبْتُهُ[5] وَلِلْمُقَابَلَةِ[6] نَحْوُ اشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ بِالْفَرَسِ وَلِلْقَسَمِ[7] نَحْوُ بِاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا وَلِلْاِسْتِعْطَافِ[8] نَحْوُ اَرْحَمْ بِزَيْدٍ

---

[1] قولہ للتعلیل۔ اس کے معنی ہیں کسی چیز کے علت بیان کرنا۔ اور یہ فعل متعلقہ ہے تو اس کے معنی ہوئے کہ متکلم کا بیان میں علت ہونا جیسے اس آیت میں

[2] قولہ قولہ تعالیٰ انکم الخ۔ ظاہر اس کا عطف ہے للتعلیل پر۔ اور قولہ وللمصاحبۃ فی ترجمۃ القرآن ۱۲

[3] قولہ وللمصاحبۃ۔ اسی طرح "للتحذیر" وغیرہ آئندہ معانی کا تو اس عطف میں یہ اشارہ ہوا کہ تقلیل کا باب جیسا کہ قلیل الاستعمال ہے مصاحبت کی طرح علامت میں۔ اول یہ کہ "یا" کی جگہ "مع" لایا جائے۔ دوم یہ کہ مدخول باء صفت کا صیغہ کے حال قرار دیں تو باء اور اس کے

[4] قولہ وللتعدیۃ۔ یعنی کا فعل لازم کو متعدی بنانا ہے۔ اور یہ استعانت حاصل ہوجاتی ہے جب فعل کا مفعول باء کے مدخول کے ساتھ مل کر کوئی کام کریں جیسے کتبت بالقلم (میں نے لکھا قلم کے ساتھ مل کر) اور اس کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ

ترکیب صفحہ ۱۰

(۲۰) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل مضاف ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۲۱) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۲۲) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۲۳) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۲۴) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۲۵) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۲۶) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۲۷) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۲۸) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۲۹) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۳۰) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۳۱) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۳۲) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۳۳) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۳۴) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۳۵) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۳۶) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۳۷) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۳۸) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۳۹) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۴۰) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۴۱) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۴۲) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۴۳) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۴۴) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۴۵) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۴۶) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۴۷) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۴۸) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۴۹) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۵۰) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۵۱) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۵۲) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۵۳) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۵۴) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۵۵) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۵۶) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۵۷) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۵۸) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۵۹) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۶۰) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۶۱) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۶۲) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۶۳) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۶۴) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۶۵) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۶۶) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۶۷) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۶۸) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۶۹) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۷۰) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۷۱) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۷۲) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۷۳) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۷۴) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۷۵) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۷۶) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۷۷) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۷۸) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۷۹) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۸۰) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۸۱) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۸۲) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۸۳) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۸۴) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۸۵) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۸۶) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۸۷) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۸۸) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۸۹) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۹۰) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۹۱) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۹۲) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۹۳) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۹۴) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۹۵) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۹۶) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۹۷) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۹۸) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۹۹) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۱۰۰) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۱۰۱) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۱۰۲) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۱۰۳) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۱۰۴) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۱۰۵) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۱۰۶) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۱۰۷) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۱۰۸) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۱۰۹) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۱۱۰) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۱۱۱) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۱۱۲) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۱۱۳) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۱۱۴) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۱۱۵) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۱۱۶) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۱۱۷) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۱۱۸) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۱۱۹) مثالیں اسمیں ممثال مفعول فیہ مجرور متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ مجرور بحرف جار فعل کے متعلق ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہوا خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ خبریہ ہوا

(۱۲۰) مثالیں اسمیں ممثال مفعول بہ منصوب متصل ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف ال

وللظرفية نحو زيد بالبلد وللزيادة نحو قوله
تعالى ولا تلقوا بأيديكم إلى التهلكة
واللام للاختصاص نحو الجل للفرس
وللزيادة نحو ردف لكم أي ردفكم وللتعليل
نحو جئتك لاكرامك وللقسم نحو لله لا
يؤخر الاجل

النوع الاول حروف الجر

ترکیب صفحہ ۱۲

(ھا) ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ فاعل۔ راجع ہوئے الاسم اور اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ھی) ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ فاعل۔ راجع ہوئے الاسم اور اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ھم) ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ فاعل۔ راجع ہوئے الاسم اور اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ھن) ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ فاعل۔ راجع ہوئے الاسم اور اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ھما

النوع الاول حروف الجر

وَللمعاقبة[1] تخولزم الشر للشقاوة ومن وَهِيَ[2] لابتداء الغاية نحو سرت مِنَ[3] البصرة الى الكوفة وللتبعيض[4] نحو اخذت مِنَ الدراهم اى بعض الدراهم وللتبيين[5] نحو قوله تعالى فاجتنبوا الرجس مِنَ الاوثانِ اى الرجس الذى هُوَ[6] الاوثان۔

[1] قولہ وللمعاقبة۔ اسکے لغوی معنی میں کسی کے بجائے آنا یہاں پر مراد یہ ہے کہ لام اسپر دلالت کرتا ہے کہ اس کے مجرور کا حصول جو مطلوب نہیں فعل مذکور کے بجائے ہوا یہ مثال کے مطابق ہے کہ زید کے معنی یہ ہیں کہ زید کو شر حاصل ہو۔

[2] یعنی یہ علامتوں کی علامت ہے اس کا التزام کیا تو اس سے یہ نتیجہ حاصل ہوا۔ جو مطلوب نہیں۔ اور اس لام کا کام ہے کہ کلام صیرورت اور کلام مآل فلمرت نفس والی الات پر دلالت کرے قول شاعر

[3] یہ مجرور ہے اور معنی یہ ہیں کہ ابتداء غایت کے ساتھ التباس نہ ہو۔ جیسے سرت من البصرة الی الکوفة (میں بصرہ سے کوفہ تک چلا) یہاں بصرہ سے کوفہ تک چلنا مقصود نہیں ہے۔ اور جو کچھ فعل متعدی سے اس کے مفعول کا مفہوم ہے اس کے بعد (الی) کا ہونا ضروری ہے اور جو کچھ فعل لازم میں فاعلیت کا احتمال ہے اس کے بعد (الی) کا ہونا ضروری ہے۔ اور جو کچھ مفعول کی طرح ہے اس کے بعد بھی (الی) ہونا ضروری ہے۔ اول مثال میں جو کچھ ہے وہ مفعول کی مثال ہے۔ دوم میں فاعل کی مثال ہے۔ سوم میں مفعول کی مثال ہے۔

[4] یعنی یہ لابتداء الغایۃ کے ساتھ ہے اور حقیقت یعنی خاتمہ ہے اور یہاں پر مجازاً اس سے مصاحبت مراد ہے تو معنی یہ ہوئے کہ (من) دلالت کرتا ہے۔ کہ مصاحبت کے بعد تبعیض کے معنی ہیں۔ اکثر مصاحبت مکان کی ابتداء پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے مثال مذکور اور کبھی مصاحبت زمان کی ابتداء پر جیسے مطرنا من یوم الجمعة الی الجمعة بعض لوگوں کے نزدیک یہ جائز نہیں۔ اس (من) کی علامت یہ ہے کہ اسکے مقابلے میں (الی) کا یا جو اسکے معنی کا افادہ کرے اسکا اضافہ درست ہو۔ جیسے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ کر دیا

[5] یعنی (من) بیان کے لئے ہے۔ اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب (من) کا مجرور (ما) موصولہ یا (ما) موصوفہ ہو۔ جیسے فاجتنبوا الرجس الذی ھو الاوثان۔ (پس تم بچو اس گندگی سے جو بت ہیں) یا (ما) شرطیہ ہو جیسے ان کنتم تعبدون ما شئتم من دونی (اگر تم عبادت کرو جس کی چاہو میرے سوا) یا (ما) استفہامیہ ہو جیسے قال لھما ممن انتما (کہا ان دونوں سے تم کون ہو) یا (ما) تعجبیہ ہو جیسے یا للماء ما للنار للعجب (پانی کے لئے کیا ہے اور آگ کے لئے کیا ہے تعجب ہے) یا (ما) نکرہ موصوفہ ہو جیسے فنعما یعظکم بہ (پس اچھی ہے وہ نصیحت جو تم کو کرتا ہے) یا (ما) نکرہ تامہ ہو جیسے ان تبدوا الصدقات فنعما ھی (اگر تم ظاہر کرو خیرات کو پس اچھا ہے وہ) یا (ما) نکرہ غیر موصوفہ ہو جیسے ما یفتح اللہ للناس من رحمة فلا ممسک لھا (جو کچھ کھولے اللہ لوگوں کے لئے رحمت سے پس کوئی نہیں روکنے والا اسکو) یا (ما) نکرہ غیر موصوفہ ہو جیسے ما یفتح اللہ للناس من رحمة فلا ممسک لھا (جو کچھ کھولے اللہ لوگوں کے لئے رحمت سے پس کوئی نہیں روکنے والا اسکو)

[6] یعنی (من) بیان کے لئے ہے۔ اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب (من) کا مجرور (ما) موصولہ یا (ما) موصوفہ ہو۔ جیسے فاجتنبوا الرجس الذی ھو الاوثان۔ (پس تم بچو اس گندگی سے جو بت ہیں) یا (ما) شرطیہ ہو جیسے ان کنتم تعبدون ما شئتم من دونی (اگر تم عبادت کرو جس کی چاہو میرے سوا) یا (ما) استفہامیہ ہو جیسے قال لھما ممن انتما (کہا ان دونوں سے تم کون ہو) یا (ما) تعجبیہ ہو جیسے یا للماء ما للنار للعجب (پانی کے لئے کیا ہے اور آگ کے لئے کیا ہے تعجب ہے) یا (ما) نکرہ موصوفہ ہو جیسے فنعما یعظکم بہ (پس اچھی ہے وہ نصیحت جو تم کو کرتا ہے) یا (ما) نکرہ تامہ ہو جیسے ان تبدوا الصدقات فنعما ھی (اگر تم ظاہر کرو خیرات کو پس اچھا ہے وہ) یا (ما) نکرہ غیر موصوفہ ہو جیسے ما یفتح اللہ للناس من رحمة فلا ممسک لھا (جو کچھ کھولے اللہ لوگوں کے لئے رحمت سے پس کوئی نہیں روکنے والا اسکو)

ترکیب
صفحہ ۱۱۲

النوع الاول حروف الجر

وللزيادة نحو قوله تعالى يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ

وَإِلَى لانتهاء الغاية في المكان نحو سِرتُ مِنَ البصرة إلى الكوفة

وللمصاحبة نحو قوله تعالى وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَالِكُمْ أي مَعَ أموالكم

(۲۵) مضاف الیہ واقع ہوئے ہیں۔ انتہا الغایت فی المکان۔ مضاف الیہ سے مل کر جملہ مبتدا۔ اپنی خبر سے مل کر جملہ خبریہ ہوا۔ بالقصد۔ بمعنی فعل ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب۔ ارادہ کیا۔ ضمیر فاعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔ بالقصد۔ بمعنی فعل ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب۔ ارادہ کیا۔ ضمیر فاعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔ بالقصد۔ بمعنی فعل ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب۔ ارادہ کیا۔ ضمیر فاعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۲۵) متصل مضاف الیہ واقع ہوئے ہیں۔ انتہا الغایت فی المکان۔ مضاف الیہ سے مل کر جملہ مبتدا۔ اپنی خبر سے مل کر جملہ خبری

النوع الاول حروف الجر

وقد يكون ما بعدها اخلافي ما قبلها ان كان ما بعدها من جنس ما قبلها نحو قوله تعالى فاغسلوا وجوهكم وايديكم الى المرافق وقد لا يكون ما بعدها اخلافي ما قبلها ان لم يكن ما بعدها من جنس ما قبلها نحو قوله تعالى ثم اتموا الصيام الى الليل

ترکیب صفحہ ۱۸

اور یہ بھی باطل ہے پس (لیکن) کا مجزوم ہونا باطل ٹھہرا جواب (لم) جازم ہے اور قریب رجح پس ترجیح بلا مرجح لازم نہ آئی اور (لکن) میں (ان) جازم ہے

وحتّى لانتهاء الغاية في الزمان نحو مت البارحة حتّى الصباح وفي المكان نحو سرت البلد حتّى السوق وللمصاحبة نحو قرأت وردي حتى الدعاء اي مع الدعاء وما بعدها قد يكون داخلا في حكم ما قبلها نحو اكلت السمكة حتّى رأسها وقد لا يكون داخلا فيه نحو المثال المذكور

النوع الاول حروف الجر

التركيب صفحه

عامل مائة شرح عمل الكامل المشهور

النوع الاول حروف الجر

وَهِيَ مختصة بالاسم الظاهر بخلاف الى
فلا يقال حتاه ويقال اليه وعلى للاستعلاء
نحو زيد على السطح وعليه دين وقد تكون
بمعنى الباء نحو مررت عليه بمعنى مررت
به وقد تكون بمعنى في

ترکیب صفحہ ۳۲

کنز الایمان ترجمہ قرآن

یہ اعلیٰحضرت مولانا
شاہ احمد رضا
خان صاحب
قدس سرہ العزیز
کا ترجمۂ قرآن کریم ہے
جس کے متعلق ہمارے دعویٰ
ہے کہ اس میں صرف
ترجمہ ہی نہیں بلکہ
ترجمانی ہے اور نہ ہمارے
اس دعویٰ میں
کسی قسم کے مبالغہ
کی آمیزش ہے
جن کے اعتقاد
ایمان رکھتے ہیں

النوع الاول حروف الجر

نحو قوله تعالى إِنْ كُنْتُمْ عَلَى سَفَرٍ ای فی سفر

وعن للبعد والمجاوزة نحو رميت السهم عن القوس

وفی للظرفية نحو المال فی الكيس ونظرت فی الكتاب

وللاستعلاء نحو قوله تعالى ولأصلبنكم فی جذوع النخل۔

ترکیب صفحہ ۲۴

النوع الاول حروف الجر

والكاف للتشبيه نحو زيد كالاسد **وقد تكون زائدة** نحو قوله تعالى **ليس كمثله شئ ومذ ومنذ لابتداء الغاية في الزمان الماضي** نحو ما رأيته مذ يوم الجمعة او منذ يوم الجمعة اي ابتداء عدم رؤيتي اياه كان يوم الجمعة الى الآن۔

ترکیب صفحہ ۲۶

ترکیب صفحہ ۲۷

النوع الاول حروف الجر

وَقَدْ تَكُونَانِ بِمَعْنَى جَمِيعِ الْمُدَّةِ نَحْوَ مَا رَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمَيْنِ أَوْ مُنْذُ يَوْمَيْنِ أَيْ جَمِيعَ مُدَّةِ انْقِطَاعِ رُؤْيَتِي إِيَّاهُ يَوْمَانِ وَرُبَّ لِلتَّقْلِيلِ وَلَا يَكُونُ مَجْرُورُهَا إِلَّا نَكِرَةً

ترکیب صفحہ ۲۸

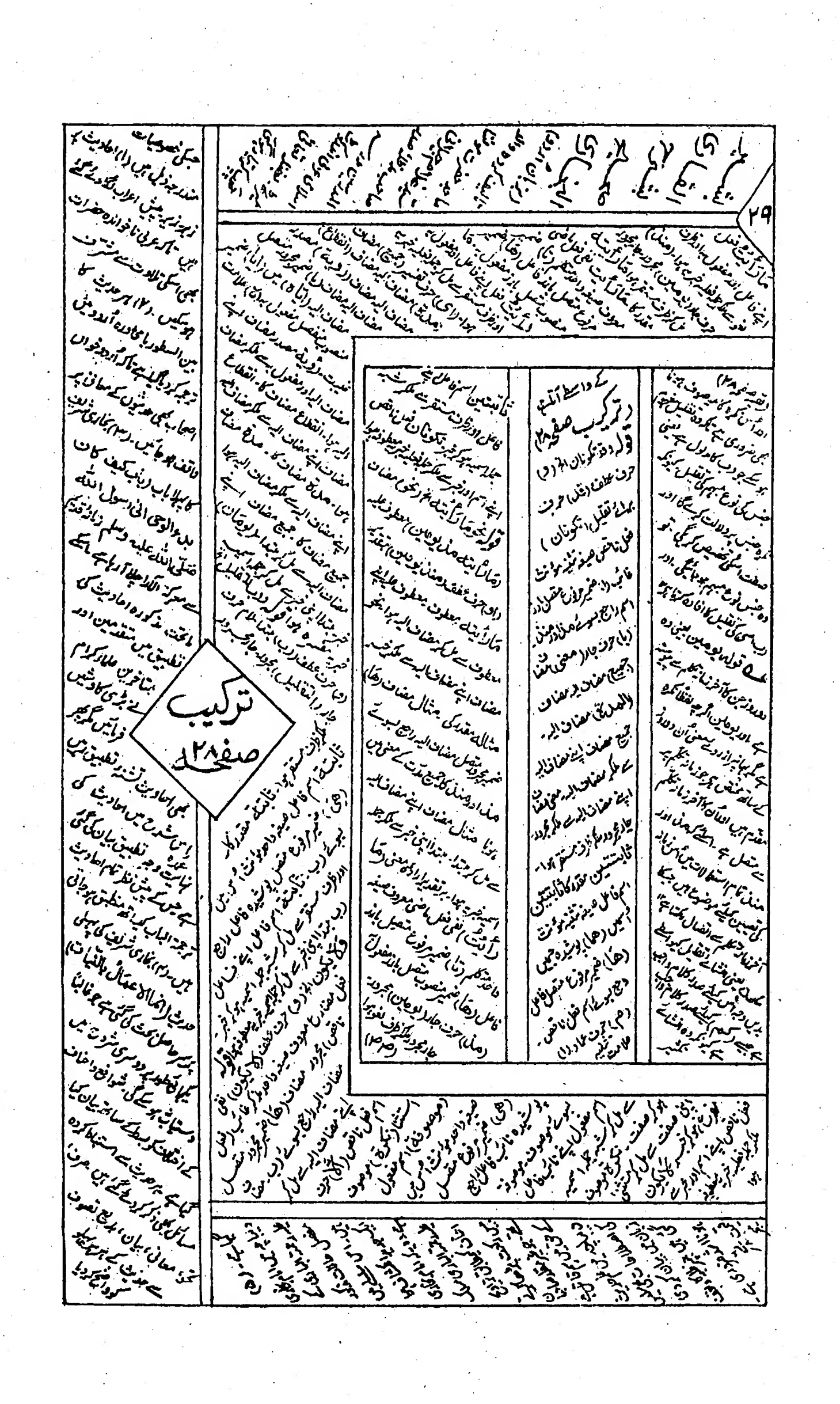

النوع الأول حروف الجر

موصوفة ولا يكون متعلقه الا فعلا ماضيا
نحو رب رجل كريم لقيت وقد تدخل على الضمير
المبهم ولا يكون تمييزه الا نكرة موصوفة
نحو ربه رجلا جوادا او الوا وللقسم وهي لا
تدخل الا على الاسم الظاهر لا على المضمر
نحو والله لاشربن اللبن

ترکیب صفحہ ۳۰

(واللہ لاشئین الذلین) مضاف الیہ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ میں مثال مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ لاجئ

۴۴ (قسم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا (لاشئین) صیغہ واحد متکلم بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ و فعل مستقبل معروف۔ اُسمیں (انا) ضمیر

وَقَدْ تَكُوْنُ بِمَعْنٰى رُبَّ نَحْوُ وَعَالِمٍ لَّعَمِلَ بِعِلْمِهٖ

اَىْ رُبَّ عَالِمٍ يَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ وَالتَّآءُ لِلْقَسَمِ وَ

هِىَ لَا تَدْخُلُ اِلَّا عَلٰى اِسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى نَحْوُ

تَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَيْدًا اِعْلَمْ اَنَّهٗ لَا بُدَّ لِلْقَسَمِ

مِنَ الْجَوَابِ فَاِنْ كَانَ جَوَابُهٗ جُمْلَةً اِسْمِيَّةً

فَاِنْ كَانَتْ مُثْبَتَةً وَجَبَ اَنْ تَكُوْنَ مُصَدَّرَةً

بِاِنَّ اَوْ لَامِ الْاِبْتِدَآءِ نَحْوُ وَاللّٰهِ اِنَّ زَيْدًا

قَآئِمٌ وَوَاللّٰهِ لَزَيْدٌ قَآئِمٌ

النوع الاول الحروف الجارة

ترکیب صفحہ ۳۲

وان كانت منفية كانت مصدرة بما
ولا وان مثل والله ما زيد قائماً و
والله لا زيد في الدار ولا عمرو والله
ان زيد قائم وان كان جوابه جملة
فعلية فان كانت مثبتة كانت
مصدرة باللام وقد او باللام وحدها
مثل والله لقد قام زيد ووالله
لا فعلن كذا وان كانت منفية فان
كانت فعلاً ماضياً كانت مصدرة بما

ترکیب
صفحہ ۳۴

مثل واللہ ما قام زیدٌ وان کانت
فعلاً مضارعاً کانت مصدرۃ بما ولا
ولن مثل واللہ ما افعلن کذا وواللہ
لا افعلن کذا وواللہ لن افعل کذا
وقد یکون جواب القسم محذوفاً
ان کان قبل القسم جملۃ کالجملۃ
التی وقعت جوابہ مثل زیدٌ عالمٌ
واللہ ای واللہ ان زیداً عالم او کان
القسم واقعاً بین الجملۃ المذکورۃ

النوع الاول حروف الجر

ترکیب صفحہ ۳۶

النوع الاول حروف الجر

مثل زيد والله عالما اى والله ان زيدا عالم وحاشا وخلا وعدا كل واحد منها للاستثناء مثل جاءنى القوم حاشا زيد وخلا زيد وعدا زيد وقال بعضهم ان الاسم الواقع بعدها يكون منصوبا على المفعولية فحينئذ تكون هذه الالفاظ افعالا والفاعل فيها ضمير مستتر دائما فالمثال المذكور فى معنى جاءنى القوم حاشا زيدا وخلا زيدا وعدا زيدا۔

مثل زيد والله عالما اى والله ان زيدا عالم وحاشا وخلا وعدا كل واحد منها للاستثناء مثل جاءنى القوم حاشا زيد وخلا زيد وعدا زيد وقال بعضهم ان الاسم الواقع بعدها يكون منصوبا على المفعولية فحينئذ تكون هذه الالفاظ افعالا والفاعل فيها ضمير مستتر دائما فالمثال المذكور فى معنى جاءنى القوم حاشا زيدا وخلا زيدا وعدا زيدا۔

ترکیب صفحہ ۳۸

(۱۸۸) اُسمیں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پرشیدہ فاعل راجع بسوئے القوم۔ (فی) حرف جار۔ (ھا) ضمیر مجرور متصل بہ۔ حاشا اپنے فاعل اور مفعول دونوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر حال۔ القوم ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل

وَاِذَا وقعت خلا وعدا ابعد ما مثل ما خلا زيدا وما عدا زيدا او في صدر الكلام مثل خلا البيت زيدا وعدا القوم زيدا تعينتا للفعلية

النوع الثاني

الحروف المشبهة بالفعل وهي تدخل على المبتدأ والخبر تنصب المبتدأ

النوع الثاني الحروف المشبهة بالفعل

ترکیب صفحہ ۴۰

النوع الثانی
الحروف المشبهة بالفعل

وترفع الخبر وهی ستة حروف اِنَّ وَاَنَّ وهما لتحقیق مضمون الجملة الاسمیة مثل اِنَّ زیدًا قائم ای حققت قیام زید و بلغنی اَنَّ زیدا منطلق ای بلغنی ثبوت انطلاق زید وکَاَنَّ وهی للتشبیه نحو کَاَنَّ زیدًا اسدٌ ولٰکِنَّ وهی للاستدراک ای لدفع التوهم الناشی من الکلام السابق

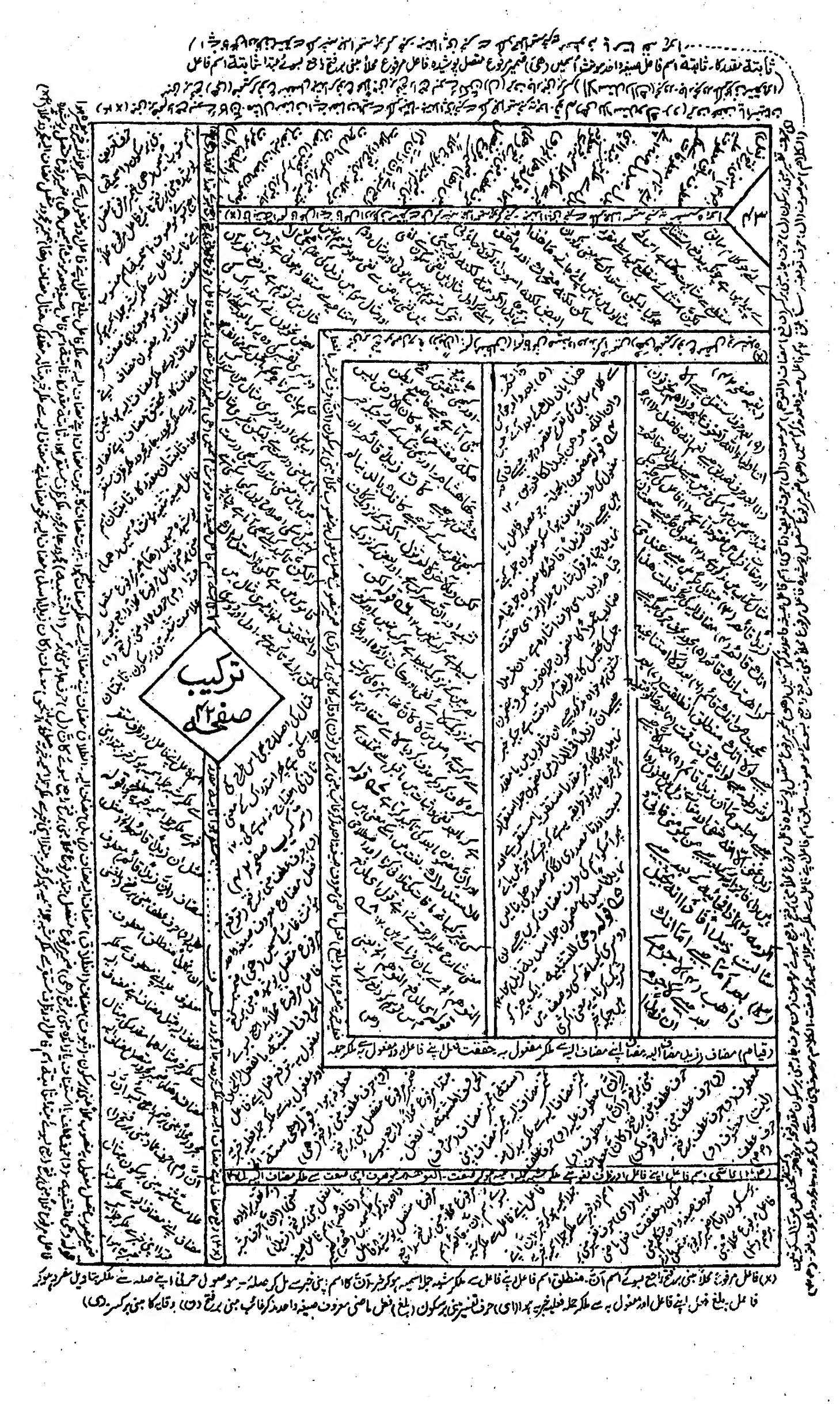

النوع الثانی
الحروف المشبهة بالفعل

ولهذا لا تقع الا بين الجملتين اللتين تكونان متغايرتين بالمفهوم مثل غاب زيدٌ لكن بكرٌ حاضرٌ وما جاءني زيد لكن عمرٌ جاءني وليت وهي للتمني مثل ليت زيدًا قائم اي اتمنى قيامه ولعل وهي للترجي مثل لعل السلطان يكرمني

(ب) اسم اور
(ما جاءنا) نفی
فعل ماضی معروف صیغہ واحد
مذکر غائب مبنی بر فتح ن
ضمیر مفعولی بہ مبنی بر سکون
فعل اپنے فاعل
(لکن)
(عصفرا) اسم (جاءنا) فعل
حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح
ضمیر مفعولی بہ مبنی بر فتح ہ
(زید) اور مفعول بہ کے محل پر جملہ
منصوب محلاً مبنی بر سکون
ضمیر مفعولی بہ مبنی بر فتح ن
فعل ماضی معروف صیغہ واحد
مذکر غائب مبنی بر سکون
منفصل منفصل
(ما جاءنا) فعل اپنے فاعل

(ب) بمعنی بار سکون ہ ضمیر مجرور
جار مجرور مل کر ظرف لغو مقدم
(الصفحة) اسم فاعل صیغہ واحد
مؤنث معرف باللام
فعل مضارع معروف صیغہ واحد
مؤنث غائب مبنی بر فتح ہ
ضمیر مستتر راجع بسوئے
(ھی) ضمیر مجرور متصل
مجرور محلاً مبنی بر فتح
(ھا) ضمیر مجرور متصل
مضاف الیہ

النوع الثانی
الحروف المشبهة بالفعل

والفرق بين التمنی والترجی
أنّ الاول يستعمل فی الممكنات كما
مرّ والممتنعات مثل ليت الشّباب
يعود والترجی مخصوص بالممكنات
فلا يقال لعل الشباب يعود ف
تدخل ما الكافة علی جميعها
فتكفها عن العمل كقوله تعالی
إنّما إلهكم اللّٰه واحدٌ وانما
زيد منطلق

ترکیب صفحہ ۶۱

(۴۴) راجح لیونے مبتدا مقدر۔ ثابت اسم فاعل۔ اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف (الف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ

النوع الثالث

مَا وَلَا المشبهتان بليس فی النفی والدخول علی المبتدأ والخبر ترفعان الاسم وتنصبان الخبر وتدخل ما علی المعرفة والنکرة مثل ما زید قائمًا ولا تدخل لا الا علی النکرة نحو لا رجل ظریفًا

ترکیب صفحہ ۴۸

النوع الرابع

حروف تنصب الاسم فقط وهي سبعة احرف الواو وهي بمعنى مع نحو استوى الماء والخشبة والا وهي للاستثناء نحو جاء القوم الا زيدا

النوع الرابع حروف تنصب الاسم

ترکیب صفحہ ۵۰

(۲۲) مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ مجموعہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدا محذوف کی ہے مثال مضاف (۲۲)

النوع الرابع
حروف تنصب الاسم

وَيَا وَهِيَ لِنِدَاءِ الْقَرِيبِ وَالْبَعِيدِ وَ
أَيَا وَهَيَا وَهُمَا لِنِدَاءِ الْبَعِيدِ وَأَيْ
وَالْهَمْزَةُ الْمَفْتُوحَةُ وَهُمَا لِنِدَاءِ
الْقَرِيبِ وَهٰذِهِ الْحُرُوفُ الْخَمْسَةُ
تَنْصِبُ الْاِسْمَ اِنْ اَكَانَ مُضَافًا
اِلٰى اِسْمٍ آخَرَ

ترکیب صفحہ ۵۲

نحو يا عبدَ اللهِ وايا غلامَ زيدٍ وهيا شريفَ القومِ واي افضلَ القومِ و اَعبدَ اللهِ وترفعُ الاسمَ انْ لم يكنْ ذلكَ الاسمُ مضافاً مثلُ يا زيدُ ويا رجلُ

النوعُ الخامسُ

حروفُ تنصبُ الفعلَ المضارعَ وهيَ اربعةُ احرفٍ انْ ولنْ وكيْ واذنْ

النوع الخامس حروف تنصب الفعل المضارع

ترکیب صفحہ ۵۴

(۲۴) اربعۃ ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے ملکر مبدل منہ (آن) معطوف علیہ مرفوع تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بفتح (لن) معطوف مرفوعاً تقدیراً (و) حرف عطف

النوع الخامس حروف تنصب الفعل المضارع

فَاَنَّ[1] للاستقبال وَاِنْ[2] دَخَلَتْ عَلَى الماضي نحو اسلمت انْ[3] ادخل الجنة وانْ[4] دخلتُ الجنة وتسمّى[5] هٰذِهِ مصدريةً ولَنْ[6] لِتاكيدِ نفي المستقبل مثل لَنْ ترانى

(ھ) ضمیر مفرد مؤنث غائب

(ھا) ضمیر مفرد مؤنث غائب

(ھم) ضمیر جمع مذکر غائب

(ھن) ضمیر جمع مؤنث غائب

(و) حرف عطف

(وا) ضمیر جمع مذکر غائب

(وا) حرف ندا

(وا) حرف عطف

(وا) ضمیر جمع مذکر غائب

(وا) حرف ندا

(وا) ضمیر جمع مذکر غائب

النوع الخامس حروف تنصب الفعل المضارع

واصلها ان عند الخليل فحذفت الهمزة تخفيفا فصارت لان ثم حذفت الالف لالتقاء الساكنين فبقيت لن وكي للسببية اي يكون ما قبلها سببا لما بعدها مثل اسلمت كي ادخل الجنة فان الاسلام سبب لدخول الجنة واذن

ترکیب صفحہ ۵۸

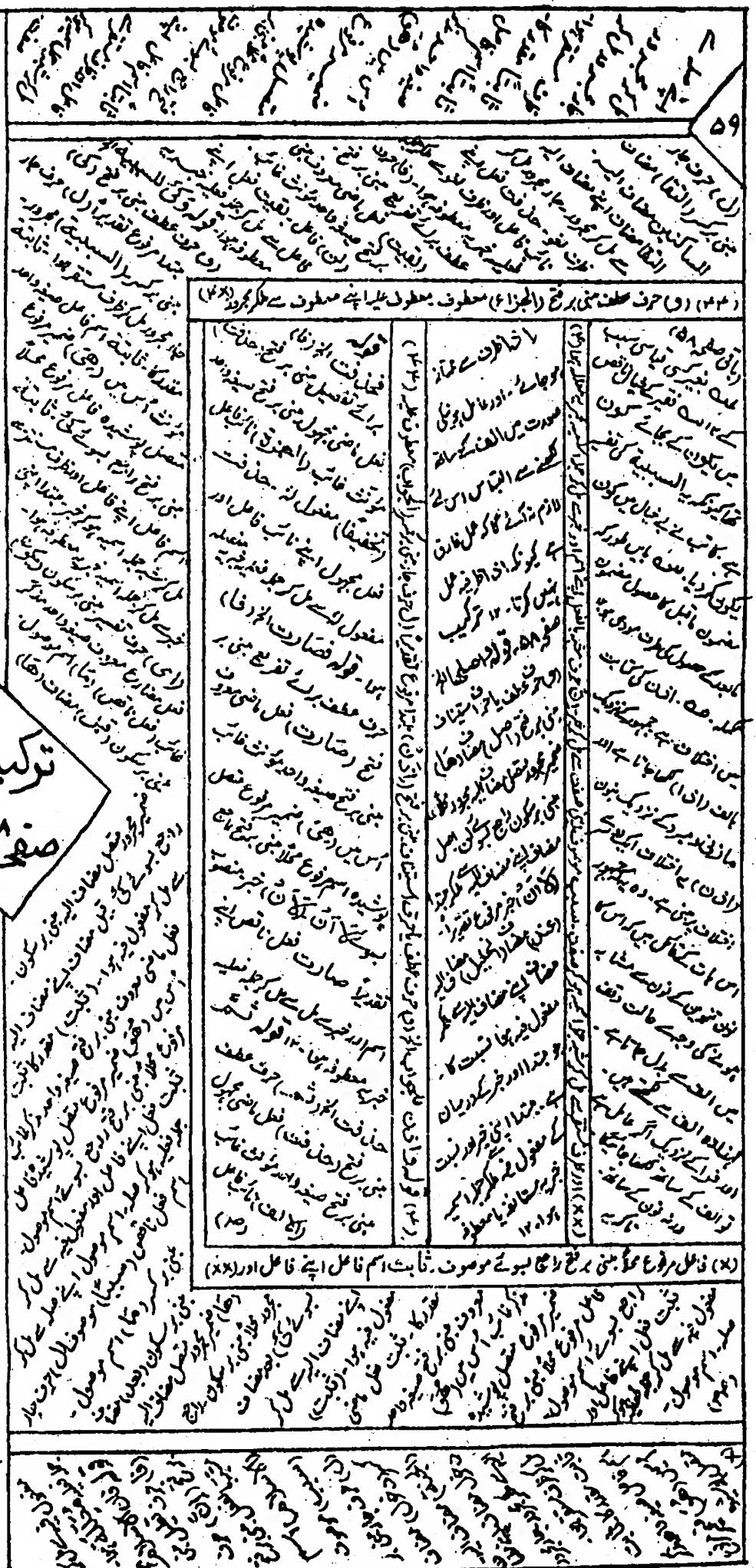

للجواب[1] والجزاء وهو[2] لا يتحقق[3] الا في الزمان المستقبل فهي[4] لا تدخل الا على الفعل المستقبل مثل ائذن تدخل الجنة في جواب من قال اسلمت

النوع[5] السادس

حروف تجزم الفعل المضارع وهي[6] خمسة احرف لم ولما ولام الامر ولا[7] النهي

[1] قوله للجواب والجزاء الجواب والجزاء يطلقان على معنى واحد وهو ما يقع عقيب الشرط ويترتب عليه ويطلقان على معنى آخر وهو ان الجواب ما يكون جملة مستقلة بنفسها والجزاء ما يكون غير مستقل بنفسه بل يكون مرتبطا بالشرط ارتباط المعلول بالعلة فالجواب والجزاء بالمعنى الاول متغايران وبالمعنى الثاني متحدان وهو المراد ههنا

[2] قوله وهو لا يتحقق الا في الزمان المستقبل اي الجواب والجزاء لا يتحقق الا في الزمان المستقبل لان الجواب والجزاء لا يكونان الا مترتبين على الشرط والشرط لا يكون الا مستقبلا بالنسبة الى الجواب والجزاء فالجواب والجزاء لا يكونان الا مستقبلين بالنسبة الى الشرط

[3] قوله لا يتحقق الا في الزمان المستقبل اي لا يتحقق الا في الزمان المستقبل بالنسبة الى زمان الشرط وان كان الجواب والجزاء ماضيا في نفسه او بالنسبة الى زمان آخر

[4] قوله فهي لا تدخل الا على الفعل المستقبل اي فهي لا تدخل الا على الفعل المستقبل بالنسبة الى زمان الشرط وان كان ماضيا في نفسه او بالنسبة الى زمان آخر

[5] قوله النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع اعلم ان الافعال الثلاثة المجردة اذا كانت صحيحة الآخر وكانت مضارعة لم تكن مجزومة بحروف الجزم ولا منصوبة بحروف النصب ولا مقترنة بالسين وسوف ولا بلام التأكيد ولا بلام الابتداء ولا بلام القسم ولا بلن ولا بحروف الشرط ولا بحروف التحضيض ولا بحروف التنديم ولا بحروف التمني ولا بحروف الترجي ولا بحروف الاستفهام ولا بحروف العرض ولا بحروف الاستقبال ولا بحروف الاستثناء ولا بحروف العطف ولا بحروف الاستدراك ولا بحروف التفسير ولا بحروف الاستفتاح ولا بحروف التنبيه ولا بحروف الزيادة ولا بحروف الاستغراق ولا بحروف الاستقبال ولا بحروف الاستثناء ولا بحروف العطف ولا بحروف الاستدراك ولا بحروف التفسير ولا بحروف الاستفتاح ولا بحروف التنبيه ولا بحروف الزيادة ولا بحروف الاستغراق

[6] قوله وهي خمسة احرف لم ولما ولام الامر ولا النهي اعلم ان الافعال الثلاثة المجردة اذا كانت صحيحة الآخر وكانت مضارعة لم تكن مجزومة بحروف الجزم ولا منصوبة بحروف النصب ولا مقترنة بالسين وسوف ولا بلام التأكيد ولا بلام الابتداء ولا بلام القسم ولا بلن ولا بحروف الشرط ولا بحروف التحضيض ولا بحروف التنديم ولا بحروف التمني ولا بحروف الترجي ولا بحروف الاستفهام ولا بحروف العرض ولا بحروف الاستقبال ولا بحروف الاستثناء ولا بحروف العطف ولا بحروف الاستدراك ولا بحروف التفسير ولا بحروف الاستفتاح ولا بحروف التنبيه ولا بحروف الزيادة ولا بحروف الاستغراق

[7] قوله ولا النهي اعلم ان الافعال الثلاثة المجردة اذا كانت صحيحة الآخر وكانت مضارعة لم تكن مجزومة بحروف الجزم ولا منصوبة بحروف النصب ولا مقترنة بالسين وسوف ولا بلام التأكيد ولا بلام الابتداء ولا بلام القسم ولا بلن ولا بحروف الشرط ولا بحروف التحضيض ولا بحروف التنديم ولا بحروف التمني ولا بحروف الترجي ولا بحروف الاستفهام ولا بحروف العرض ولا بحروف الاستقبال ولا بحروف الاستثناء ولا بحروف العطف ولا بحروف الاستدراك ولا بحروف التفسير ولا بحروف الاستفتاح ولا بحروف التنبيه ولا بحروف الزيادة ولا بحروف الاستغراق

ترکیب صفحہ ۶۰

سوال۔ جار مجرور اسم نہیں اور مستثنیٰ اسم ہی ہوتا ہے پھر جار مجرور کو مستثنیٰ کہنا کس طرح درست ہوا۔

وان[1] للشرط والجزاء فلم[2] يجعل[3] المضارع[4] ماضيا منفيا مثل لم يضرب بمعنى ما ضرب[5] ولما[6] مثل لم لكنها مختصة بالاستغراق[7] مثل ما يضرب زيد اى ما ضرب زيد فى شئ من الازمنة الماضية

[1] قوله وان للشرط والجزاء الخ اعلم ان تفسير الشرط والجزاء بما ذكره سبب الخ هو الذى ذكره النحويون لكن قد عرفت ان الشرط ليس بسبب والجزاء ليس بمسبب فالاولى تفسيرهما بما ذكره الشارح العلامة رضى الدين رحمه الله تعالى حيث قال الشرط ما يتوقف عليه امر آخر والجزاء ما يتوقف هو على غيره وهذا التفسير يعم الاسباب وغيرها كما لا يخفى على من له ادنى تامل

[2] قوله فلم يجعل الخ اى لم يجعل لفظ المضارع لفظ الماضى المنفى بل جعل لفظ المضارع المنفى بلم لفظ الماضى المنفى بلا او ما او لن او لم وحدها او مع قد او مع هل

[3] قوله يجعل بمعنى الوضع يعنى ان المضارع المنفى بلم وضع لمعنى الماضى المنفى بلا او ما او لن او لم وحدها او مع قد او مع هل

[4] قوله المضارع اى المعرب المطلق الذى لم يشابه الاسم شبها مناسبا ولم يقع بعد ما يختص بالاسم ولم يتجرد عن معانى الحروف ولم يقع فى محل يختص بالاسم فخرج بقيد الاعراب نحو يضرب من قولك لم يضرب وبقيد المطلق نحو يضرب من قولك لم يضرب امس وبقيد عدم المشابهة نحو يضرب من قولك لم يضرب لانه مشابه لاسم الفاعل وبقيد عدم وقوعه بعد ما يختص بالاسم نحو يضرب من قولك ما يضرب زيد الآن وبقيد عدم تجرده عن معانى الحروف نحو يضرب من قولك هل يضرب زيد وبقيد عدم وقوعه فى محل يختص بالاسم نحو يضرب من قولك زيد لم يضرب فانه فى محل الخبر

[5] قوله بمعنى ما ضرب اى بمعنى ما ضرب فى الزمان الماضى المنقطع عن زمان التكلم فخرج بقيد الانقطاع نحو ما ضرب فى الحال او فى الاستقبال وبقيد المنفى ما ضرب المثبت وبقيد الزمان الماضى ما ضرب فى الزمان الحال او فى الاستقبال

[6] قوله ولما مثل لم الخ اى فى كونها لنفى الماضى المنقطع عن زمان التكلم

[7] قوله لكنها مختصة بالاستغراق اى استغراق الزمان الماضى المنقطع عن زمان التكلم فخرج بقيد الاستغراق نحو ما ضرب زيد فى شئ من الازمنة الماضية فانه لا يفيد استغراق الزمان الماضى المنقطع عن زمان التكلم بل يفيد نفى الضرب فى زمان ما من الازمنة الماضية المنقطعة عن زمان التكلم

النوع السادس حروف يجزم الفعل المضارع

(ما) كقولك لم يضرب وما ضرب بمعنى واحد وقد مر تفسيره

(لا) كقولك لا يضرب وهو نفى الحال او الاستقبال

(لن) كقولك لن يضرب وهو نفى الاستقبال

(لم) كقولك لم يضرب وهو نفى الماضى المنقطع عن زمان التكلم

(لما) كقولك لما يضرب وهو نفى الماضى المتصل بزمان التكلم

(ان) كقولك ان تضرب اضرب وهو لتعليق امر بامر فى الاستقبال

(اذما) كقولك اذما تضرب اضرب وهو لتعليق امر بامر فى الحال او الاستقبال

(من) كقولك من يضرب اضرب وهو لتعليق امر بامر فى الحال او الاستقبال

(مهما) كقولك مهما تضرب اضرب وهو لتعليق امر بامر فى الحال او الاستقبال

(متى) كقولك متى تضرب اضرب وهو لتعليق امر بامر فى الحال او الاستقبال

(ايان) كقولك ايان تضرب اضرب وهو لتعليق امر بامر فى الحال او الاستقبال

(اين) كقولك اين تضرب اضرب وهو لتعليق امر بامر فى الحال او الاستقبال

(اى) كقولك اى رجل تضرب اضرب وهو لتعليق امر بامر فى الحال او الاستقبال

(اى) كقولك اى شئ تضرب اضرب وهو لتعليق امر بامر فى الحال او الاستقبال

(اى) كقولك اى وقت تضرب اضرب وهو لتعليق امر بامر فى الحال او الاستقبال

(اى) كقولك اى مكان تضرب اضرب وهو لتعليق امر بامر فى الحال او الاستقبال

(اى) كقولك اى حال تضرب اضرب وهو لتعليق امر بامر فى الحال او الاستقبال

(اى) كقولك اى زمان تضرب اضرب وهو لتعليق امر بامر فى الحال او الاستقبال

ترکیب صفحہ ۶۲

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع

ولام الامر وهي لطلب الفعل اما عن الفاعل الغائب مثل ليضرب او عن الفاعل المتكلم مثل لاضرب ولنضرب او عن المفعول الغائب مثل ليضرب او عن المفعول المخاطب مثل لتضرب او عن المفعول المتكلم مثل لاضرب ولنضرب

ترکیب صفحہ ۶۴

النوع السادس حروف يجزم الفعل المضارع

ولا النهي وهي ضد لا مر لا مرا ي لطلب[1] ترك الفعل امّا عن الفاعل الغائب او المخاطب او المتكلّم[2] مثل لا يضرب[3] ولا تضرب ولا اضرب ولا نضرب وإن[4] وهي تدخل[5] على الجملتين والجملة[6] الاولى تكون فعليّة[7] والثانية قد تكون فعلية وقد تكون اسميّة وتسمى الاولى شرطاً[8]-

[1] قوله لطلب ترك الفعل اور بعض نے فرمایا کہ برائے طلب عدم فعل ہوتا ہے مراد فعل سے وہ فعل ہے جس پر

[2] کہ داخل کیا جائے طلب پر اگرچہ وہ فعل ترک ہو پس اگر فعل ترک پر داخل کیا گیا تو طلب ترک الترک ہوگا اور کبھی تقرر

[3] کہ امر کے برخلاف ہے کہ مستعلی پر فعل کا طلب کرنا ہے مستعلی پر اگر وہ فعل ہو ترک کرنا ہے مستعلی پر اگر وہ فعل ترک ہو بخلاف لا تم کے کہ مستعلی پر فعل کا طلب کرنا ہے اگر وہ فعل ہو ترک کرنا ہے

ترکیب صفحہ ۶۶

(۲۴) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (۲۴ ب)

(۲۴ ب) فعلیہ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر تکون فعل ناقص اپنے اسم

(۲۴ ب) اسم فعل ناقص با اسمیۃ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر معطوف

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع

والثانية جزاء فان كان الشرط والجزاء او الشرط وحده فعلا مضارعا فتجزمه ان على سبيل الوجوب مثل ان تضرب اضرب وان تضرب ضربت وان تضرب فزيد ضارب ان كان الجزاء وحده فعلا مضارعا فتجزمه على سبيل الجواز نحو ان ضربت اضرب

ترکیب صفحہ ۶۸

(xx) مجزوم ملا مبنی بفتح جزم راجع ہونے حرف جزا کے فعل مضارع ہونے پر ان کا اسکو جزم دینا۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ جملہ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ برتقدیر

النوع السابع

اسماء تجزم الفعل المضارع

حال کونها مشتملة علی معنی ان وتدخل علی الفعلین ویکون الفعل الاول سببا للفعل الثانی ویسمی الاول شرطا والثانی جزاء فان کان الفعلان مضارعین او کان الاول مضارعا والثانی فالجزم واجب فی المضارع وهی تسعة اسماء

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

ترکیب صفحہ ۷۰

(یہ صفحہ ۷۰ کی ترکیب ہے)

النوع الثانی
اسماء تجزم بالفعل المضارع

من ومَا وأيٌّ ومتى وأينما وإنْ وهما
وحيثما وإذ ما فمَنْ وهُوَ لا يستعمل
إلّا في ذوي العقول نحو مَنْ يكرمني
أكرمه أي إن يكرمني زيد أكرمه وإنْ
يكرمني عمرو أكرمه ومَا وهُوَ لا يستعمل
إلّا في غير ذوي العقول غالبًا نحو

ترکیب صفحہ ۷۲

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

مَا تَشْتَرِ اشْتَرَ اى ان تشتر الفرس اشتر الفرس وان تشتر الثوب اشتر الثوب وَاىٌّ وَهُوَ لا يستعمل اِلَّا فى ذوى العقول وتلزمه الاضافة مثل اَيُّهُمْ يَضْرِبْنِى اضربه اى ان يضربنى زيد اضربه وان يضربنى عمرو اضربه

(ھ) یہاں پہنچ کر ہم نے ترکیب بھی ہو سکتی ہے۔ اور (ما) کو موصولہ قرار دیں۔ اور ترکیب یہ ہو گی کہ ما مبتدا موصول مبنی بر سکون محلاً مرفوع اور جملہ فعلیہ اشتغل بہ ابوہ صلہ موصول اور ما موصولہ اپنے صلہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اور ما موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مبتدا ہوا۔ اور اولیٰ خبر مقدم مرفوع محلاً اور جملہ اسمیہ خبریہ ما اشتغل بہ ابوہ اولیٰ سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔ اور ما شرطیہ مبنی بر سکون محلاً مفعول بہ مقدم اشتغل فعل ماضی مبنی بر فتح مع ضمیر مستتر فیہ راجع بسوئے ما شرطیہ اور ابوہ مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل اشتغل اور اشتغل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔ اور جملہ فعلیہ شرطیہ اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ اور جملہ شرطیہ اپنی جزا سے مل کر خبر مبتدا ما موصولہ ہوئی۔ اور مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اور جملہ اسمیہ خبریہ ما اشتغل بہ ابوہ صلہ موصول

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

ومتى[1] وهو[2] للزمان مثل متى تذهب اذهب اى ان تذهب اليوم اذهب اليوم وان تذهب غدًا[3] اذهب غدًا وايّنما[4] وهو[5] للمكان مثل اينما تمشِ اَمشِ اى ان تمشِ الى المسجد امش الى المسجد وان تمشِ الى السوق امش الى السّوق وانّى[6] وهو ايضًا للمكان

ترکیب صفحہ ۷۶

(X) بسوئے مبتدائے دوم ۔ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدائے دوم

(ع) پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے دلالت علی المکان ۔آض فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ معترضہ ہوا۔ کیونکہ مبتدا اور خبر کے درمیان واقع ہے ۱۲

مثل انی تکن اکن ای ان تکن فی البلدة اکن فی البلدة وان تکن فی البادیة اکن فی البادیة وهما وهو للزمان مثل مما تذهب اذهب ای ان تذهب الیوم اذهب الیوم وان تذهب غدًا اذهب غدًا

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

ترکیب
صفحہ ۷۸

(باقی صفحہ ۷۸)
مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ مضاف مضاف الیہ کی طرح یہاں پر بھی یہ ترکیب کرلیں۔ (ان) کو مبتدا اور (ما) کو خبر بنائیں۔ اور (ھو للمکان) اعتراضیہ اور (ھو) کو جملہ اعتراضیہ قرار دیں۔ برتقدیر ارادہ معنی (ان) اسم شرط منصوب محلاً مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً (تکن) فعل مضارع معروف مجزوم بحذف حرف علت صیغہ واحد مذکر حاضر فعل ناقص (انت) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ جس میں (آنت) بمعنی (انت) اسمیں ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح (فی) حرف جار مبنی بر سکون (الیوم) مجرور محلاً مبنی بر فتح (ھذا) اسم اشارہ مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل جملہ اسمیہ خبریہ ہوا مبتدا سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (ان تکن) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (ان) حرف شرط جازمہ مبنی بر سکون (تکن) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اسمیں ضمیر مستتر پوشیدہ جس میں (آنت)

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

وحيثما وهو للمكان مثل حيثما تقعد اقعد اى ان تقعد فى القرية اقعد فى القرية وان تقعد فى البلدة اقعد فى البلدة واذما وهو يستعمل فى غير ذوى العقول مثل اذما تفعل افعل اى ان تفعل الخياطة افعل الخياطة وان تفعل الزراعة افعل الزراعة وان كان

ترکیب صفحہ ۸۰

(ت) علامت خطاب مبنی بر سکون

(ف) حرف جار مبنی بر سکون

(الہلال) مجرور بحار ومجرور متعلق فعل محذوف

ظرف لغو متعلق فعل محذوف

(ت) علامت خطاب مبنی بر سکون

(ف) حرف جار مبنی بر سکون

(آنا) ضمیر مرفوع منفصل مبنی بر سکون

معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں

شرط (افعل) فعل مضارع مجزوم بلکہ

اور ظرف لغو متعلق فعل محذوف

فاعل مستتر

(ت) علامت خطاب مبنی بر سکون

(ف) حرف جار مبنی بر سکون

(الہلال) مجرور بحار ومجرور متعلق فعل محذوف

الفعل الثانی مضارعا دون الاول فالوجهان فی المضارع الجزم والرفع مثل ان ما کتبت اکتب

النوع الثامن

اسماء تنصب الاسماء النکرات علی التمییز وھی اربعة اسماء الاول لفظ عشر

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النکرات

ترکیب صفحہ ۸۲

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

اوعشرون اوثلثون اواربعون او خمسون اوستون اوسبعون اوثمانون اوتسعون اذا ركب مع احد واثنين او ثلث اواربع او خمس وست اوسبع او ثمان اوتسع فان كان المميز مذكرا فطريق التركيب فى لفظ احد

ترکیب صفحہ ۸۴

البشیر الکامل

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء المشبهات

واثنان مع عشران تقول احد عشر رجلا واثنا عشر رجلا بتذكير الجزأين وان كان مؤنثا فتقول احدى عشرة امرأة واثنتا عشرة امرأة بتانيث الجزأين وطريق تركيب غيرهما الى تسع مع عشران تقول في المذكر ثلثة عشر رجلا واربعة عشر رجلا الى تسعة عشر رجلا

ترکیب
صفحہ ۸۶

(۸۶) فعل مضارع مجزوم بحذف حرف علت (و) اور (ہو) ضمیر مرفوع محلاً فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مبتدا (الذی) اسم موصول مبنی بر سکون (ان) حرف مشبہ بالفعل (کان) فعل ماضی ناقص واحد مذکر غائب (ہو) ضمیر مرفوع محلاً اسم کان (ابتدا) مبتدا (الخیر) مضاف الیہ سے مل کر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ موصول اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مبتدا (ہو) ضمیر مرفوع محلاً مبتدا (ان) حرف مشبہ بالفعل (کان) فعل ماضی ناقص واحد مذکر غائب (ہو) ضمیر مرفوع محلاً اسم کان (ختم) مضاف الیہ سے مل کر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر کان اپنے اسم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مبتدا (ہو) ضمیر مرفوع محلاً مبتدا (ان) حرف مشبہ بالفعل (کان) فعل ماضی ناقص واحد مذکر غائب (ہو) ضمیر مرفوع محلاً اسم کان (مبتدا) مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (الخیر) مضاف الیہ سے مل کر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر کان اپنے اسم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مبتدا (ہو) ضمیر مرفوع محلاً مبتدا (ان) حرف مشبہ بالفعل (کان) فعل ماضی ناقص واحد مذکر غائب (ہو) ضمیر مرفوع محلاً اسم کان (مختوما) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر کا منتہیا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (ہو) ضمیر مرفوع متصل اس میں (ہو) ضمیر مرفوع محلاً فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال اول (عند) مضاف (التحقیق) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (اربعۃ) مضاف الیہ (عشر) مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (رجلا) تمیز مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ظرف (من) حرف جار (بنی) مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا۔ (منتہیا) مقدر کا منتہیا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (ہو) ضمیر مرفوع متصل اس میں (ہو) ضمیر مرفوع محلاً فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال مؤخر (عند) مضاف (التحقیق) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (اربعۃ) مضاف الیہ (عشر) مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (رجلا) تمیز مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ظرف (من) حرف جار (بنی) مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا۔ (منتہیا) مقدر کا منتہیا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (ہو) ضمیر مرفوع متصل اس میں (ہو) ضمیر مرفوع محلاً فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال اول

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

بتانيث الجزء الاول وتذكير الجزء الثاني و في المؤنث ثلث عشرة امرأة واربع عشرة امرأة الى تسع عشرة امرأة بتذكير الجزء الاول وتانيث الجزء الثاني واما طريق التركيب في الواحد والاثنين الى تسع مع عشرون واخواته الى تسعين على سبيل العطف

ترکیب صفحہ ۸۸

النوع الثامن اسماء تنصب كالاسماء النكرات

فان كان المميز مذكرا فتقول في تركيب الواحد والاثنين لا في غيرهما احد[1] وعشرون رجلا واثنان وعشرون رجلا بتذكير الجزء الاول وان كان المميز مؤنثا فتقول احدى وعشرون امرأة واثنتان[2] وعشرون امرأة بتانيث الجزء الاول وفي تركيب غير الواحد[3] والاثنين الى تسع مع عشرين تقول في المميز المذكر ثلثة وعشرون رجلا واربعة وعشرون رجلا بتانيث الجزء الاول وفي المميز المؤنث

ترکیب صفحہ ۹۰

(۱) حرف عطف مبنی بر فتح (۱) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ ثابتین اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اُسمیں (ھما) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال

النوع الثامن اسماء تنصب لاسماء النكرات

ثلث وعشرون امرأة واربع وعشرون امرأة بتذكير الجزء الاول وعلى هذا القياس الى تسع وتسعين والثاني كم معناه عدد مبهم وهو على نوعين احدهما استفهامية ان كان متضمنا لمعنى الاستفهام وهو ينصب التمييز مثل كم رجلا ضربته

ترکیب صفحہ ۹۲

النوع الثامن اسماء تلصب لاسماء النكرات

والثانی خبریۃ ان لم یکن متضمنا لمعنی الاستفہام وھو ینصب المیز ان کان بینھما فاصلۃ مثل کم عندی رجلا وان لم تکن بینھما فاصلۃ فمیزہ مجرور بالاضافۃ الیہ مثل کم رجل ضربت وکم غلمان اشتریت والثالث کائین وھو مرکب من کاف التشبیہ

ترکیب صفحہ ۹۴

(ترکیب صفحہ ۹۴)
قولہ والثانی خبریۃ
(ا) حرف عطف مبنی بر فتح (الثانی) مبتدا (خبریۃ) اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع مستتر پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (راجع ہونے) کے سبب (لیکن فعل ناقص۔ (ال) حرف بمعنی (الذی) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر (فی محل) جار مجرور۔ متعلق ہونے کے سبب منصوب (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر (الف) حرف مبنی بر سکون (لام) حرف مبنی بر فتح (راجع ہونے) کے سبب (لیکن) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر (الف) حرف مبنی بر سکون (لام) حرف مبنی بر فتح (راجع ہونے) کے سبب (لیکن) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر (الف) حرف مبنی بر سکون (لام) حرف مبنی بر فتح (راجع ہونے) کے سبب (لیکن) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر (الف) حرف مبنی بر سکون (لام) حرف مبنی بر فتح (راجع ہونے) کے سبب (لیکن) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر (الف) حرف مبنی بر سکون (لام) حرف مبنی بر فتح (راجع ہونے) کے سبب (لیکن) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر

(ا) حرف مبنی بر سکون (ان) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر (الف) حرف مبنی بر سکون (لام) حرف مبنی بر فتح (راجع ہونے) کے سبب (لیکن) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر (الف) حرف مبنی بر سکون (لام) حرف مبنی بر فتح (راجع ہونے) کے سبب (لیکن) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر

(ا) حرف مبنی بر سکون (ان) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر (الف) حرف مبنی بر سکون (لام) حرف مبنی بر فتح (راجع ہونے) کے سبب (لیکن) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر (الف) حرف مبنی بر سکون (لام) حرف مبنی بر فتح (راجع ہونے) کے سبب (لیکن) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر

(ا) حرف مبنی بر سکون (ان) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر (الف) حرف مبنی بر سکون (لام) حرف مبنی بر فتح (راجع ہونے) کے سبب (لیکن) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر (الف) حرف مبنی بر سکون (لام) حرف مبنی بر فتح (راجع ہونے) کے سبب (لیکن) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر

(ا) حرف مبنی بر سکون (ان) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر (الف) حرف مبنی بر سکون (لام) حرف مبنی بر فتح (راجع ہونے) کے سبب (لیکن) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر (الف) حرف مبنی بر سکون (لام) حرف مبنی بر فتح (راجع ہونے) کے سبب (لیکن) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر

(ا) حرف مبنی بر سکون (ان) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر (الف) حرف مبنی بر سکون (لام) حرف مبنی بر فتح (راجع ہونے) کے سبب (لیکن) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر (الف) حرف مبنی بر سکون (لام) حرف مبنی بر فتح (راجع ہونے) کے سبب (لیکن) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر

(ا) حرف مبنی بر سکون (ان) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر (الف) حرف مبنی بر سکون (لام) حرف مبنی بر فتح (راجع ہونے) کے سبب (لیکن) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر (الف) حرف مبنی بر سکون (لام) حرف مبنی بر فتح (راجع ہونے) کے سبب (لیکن) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر

(ا) حرف مبنی بر سکون (ان) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر (الف) حرف مبنی بر سکون (لام) حرف مبنی بر فتح (راجع ہونے) کے سبب (لیکن) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر (الف) حرف مبنی بر سکون (لام) حرف مبنی بر فتح (راجع ہونے) کے سبب (لیکن) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر

(ا) حرف مبنی بر سکون (ان) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر (الف) حرف مبنی بر سکون (لام) حرف مبنی بر فتح (راجع ہونے) کے سبب (لیکن) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر (الف) حرف مبنی بر سکون (لام) حرف مبنی بر فتح (راجع ہونے) کے سبب (لیکن) حرف مشبہ بالفعل (ھو) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ اسم (ناقص) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر (فی محل) جر

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

وأيٍّ لكن المراد منه عدد مبهم لا المعنى التركيبي مثل كائين رجلاً لقيت وقد يكون متضمناً لمعنى الاستفهام نحو كائين رجلاً عندك والرابع كذا وهو مركب من كاف التشبيه وذا اسم الاشارة ولكن المراد منه عدد مبهم ولا يكون متضمناً لمعنى الاستفهام مثل عندي كذا رجلاً -

ترکیب صفحہ ۹۶

النوع التاسع

اسماء تسمی اسماء الافعال وانما سمیت باسماء الافعال لان معانیہا افعال وھی تسعۃ ستۃ منہا موضوعۃ للامر الحاضر وتنصب الاسم علی المفعولیۃ احدھا رویدَ فانہ موضوع لامہل وھو یقع فی اوّل الکلام مثل رویدَ زیدًا ای امہل زیدًا

النوع التاسع اسماء تسمی اسماء الافعال

قولہ النوع التاسع۔ نوع سابق میں مذکورہ اسماء افعال اس نوع میں مذکورہ بعض

اسماء افعال۔ ناصب اسم ہیں۔ باب نصر سے۔ اس نوع کو سابق سے موخر کیا۔ ۱۲

قولہ وانما سمی اسماء الافعال۔ یعنی

انہیں کہتے ہیں جو ناصب ہیں فعل امر کا بمعنی اور فعل امر ان میں منسوب ہیں جیسے رویدا زیدا بمعنی امہل زیدا۔ ۱۲

قولہ ستۃ منہا۔ یعنی ان میں سے چھ نصب دیتے ہیں۔ ۱۲

ترکیب صفحہ ۹۸

(۲) مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ برتقدیر ارادہ معنی (××)

(××) مرفوع محلاً۔ اُسمیں (انث) پوشیدہ جسمیں (آن) ضمیر مرفوع متصل فاعل قائم مقام خبر مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ مبتدا۔

وثانيها بلهٗ فانه موضوع لدع مثل بله زيدا اى دَعْ زيدًا وثالثها دونكَ فانه موضوع لخذ مثل دونكَ زيدًا اى خُذْ زيدا وارابعها عليكَ فانه موضوع لالزم مثل عليكَ زيدا اى الزم زيدًا وخامسها حيهلَ فانه موضوع لايت مثل حيهلِ الصلوٰة اى ايت الصلوٰة وسادسها هَا فانه موضوع لخذ مثلها زيدًا اى خذ زيدًا

النوع التاسع اسماء تسمى اسماء الافعال

ترکیب صفحہ ۱۰۱

(xx) مبنی بر فتح (اِنَّ) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (ہٗ) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم ماجی بسبب ھا۔ (موضوع) اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھٰذَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (اَلْمَوْضُوْعُ

النوع التاسع اسماء تسمى اسماء الافعال

وَقَدْ جَاءَ فِيهِ ثَلَثُ لُغَاتٍ هَاْ بِسُكُونِ الْهَمْزَةِ وَهَاءِ بِزِيَادَةِ الْهَمْزَةِ الْمَكْسُورَةِ وَ هَاءَ بِزِيَادَةِ الْهَمْزَةِ الْمَفْتُوحَةِ وَلَابُدَّ لِهٰذِهِ الْاَسْمَاءِ مِنْ فَاعِلٍ وَفَاعِلُهَا ضَمِيرُ الْمُخَاطَبِ الْمُسْتَتِرُ فِيهَا وَثَلٰثَةٌ مِنْهَا مَوْضُوعَةٌ لِلْفِعْلِ الْمَاضِي وَتَرْفَعُ الْاِسْمَ بِالْفَاعِلِيَّةِ اَحَدُهَا هَيْهَاتَ فَاِنَّهُ مَوْضُوعٌ لِبُعْدَ

ترکیب صفحہ ۱۰۲

(ب) حرف عطف (وَ) ذوالحال (اَلْحَقُّ) مبتدا مؤخر (مِنْ) حرف جار مبنی بر فتح (رَّبِّكَ) اسم مجرور بمن وعلامت جر کسرہ مقدر کا ثابتا اسم فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (ھُوَ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مبنی بر ضم (کَ) موصوف اپنی (رَبِّ) صفت سے مل کر مجرور جار مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَلْحَقُّ) مقدر کا ثابتا اسم فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (ھُوَ) ضمیر مستتر اس میں

مثل هيهات زيد اى بعد زيد وثانيها سرعان فانه موضوع لسرع مثل سرعان زيد اى سرع زيد وثالثها شتان فانه موضوع لافترق مثل شتان زيد وعمرو اى افترق زيد وعمرو

النوع العاشر

الافعال الناقصة وانما سميت ناقصة

النوع العاشر الافعال الناقصة

البشیر

الکامل

فی

ترجمۃ مائۃ عامل

ترکیب صفحہ ۱۰۴

۱۰۵

۱۴

النوع العاشر الافعال الناقصة

لانها لا تكون بمجرد الفاعل كلاما تاما فلا تخلو عن نقصان وهي تدخل على الجملة الاسمية اي المبتدا والخبر فترفع الجزء الاول منها ويسمى اسمها وتنصب الجزء الثاني منها ويسمى خبرها وهي ثلثة عشر فعلا الاول كان

ترکیب صفحہ ۱۰۶

(۱) ماضی مجہول مؤنث غائبہ (۲) ماضی مجہول مؤنث غائبہ (۳) ماضی مجہول مؤنث غائبہ (۴) ماضی مجہول مؤنث غائبہ (۵) ماضی مجہول مؤنث غائبہ (۶) ماضی مجہول مؤنث غائبہ (۷) ماضی مجہول مؤنث غائبہ (۸) ماضی مجہول مؤنث غائبہ

النوع العاشر الافعال الناقصة

وَهِيَ قد تكون زائدة مثل اِنَّ مِنْ افضلهم كان زيدٌ وحينئذٍ لا تعمل وقد تكون غير زائدة وهي بحيٍ على معنيين ناقصة وتامّة فالناقصة بحيٍ على معنيين احدهما ان يثبت خبرها لاسمها في الزمان الماضي سواء كان

ترکیب صفحہ ۱۰۸

(۸) کا اسم کے واسطے زمانہ ماضی میں ثبوت۔

النوع الثاني
الأفعال الناقصة

ممكن[1] الانقطاع مثل كان زيد قائما
او ممتنع[2] الانقطاع مثل كان الله عليما
حكيما وتاتيهما[3] ان تكون بمعنى صار مثل
كان[4] الفقير غنيا اى صار الفقير غنيا
والتامة تتم بفاعلها فلا تحتاج الى
الخبر فلا تكون[5] ناقصة وحينئذ تكون
بمعنى ثبت[6] مثل كان زيد اى ثبت زيد

[1] قوله ممكن الانقطاع
يعنى ثبوت خبرها له زمانا ما
حال نہیں بلکہ زمانے میں منقطع
ہوجانا بھی ثابت ہوتا ہے۔

[2] قوله او ممتنع الانقطاع اى بطريق الحقيقة
يعنى ثبوت خبرها له زمانا ما حال نہیں
ہوتا بلکہ ہمیشہ ثابت ہوتا ہے۔

[3] قوله وتاتيهما ان تكون بمعنى صار
وہ كان جو صفات
باری تعالیٰ میں مستعمل ہوتا ہے جیسے
كان الله عليما حكيما۔ [4] قوله
تاتيهما ان يكون الخ يعنى
بالنسبة اول طالبين

[5] قوله فلا تكون ناقصة
اس کے معنی ثبوت شے بشے کے ہیں
پس طالب خبر نہ ہوا۔ [6] قوله
اى ثبت زيد
اس کے معنی ثبوت شے بشے کے ہیں
پس طالب خبر نہ ہوا۔

فان[7] كان تامة بمعنى اول مر ١٢
فان كان ناقصة بمعنى دوم ١٢
فان كان تامة لم يحتج الى الخبر
فان كانت ناقصة احتاج الى الخبر
فان كان تامة بمعنى ثبت لم يحتج الى الخبر
فان كان ناقصة بمعنى صار احتاج الى الخبر

[7] قوله فان كان تامة الخ
اس کے بعد ناقصہ ہونے کی صورت میں
زائدہ کان کے ذکر کی کیا ضرورت
ناقصہ ہونے کی صورت میں
کان کا ذکر ہی ضروری ہے۔

جواب[8] استفهام كان زائدة بين المبتدا والخبر
استفهام كان بمعنى ثبت
سوال كان بمعنى ثبت
كان بمعنى ثبت
كان بمعنى صار
كان بمعنى صار
كان بمعنى صار
كان بمعنى صار

[8] قوله جواب استفهام الخ
جیسے یہاں استفہام کان بمعنی ثبت
اور کان بمعنی صار ہے
ویسے ہی جواب استفہام میں بھی
پس تمام استفہامات کے جواب میں
کوئی نقص لازم نہ آیا کان
استفہامیہ کا دخول ناقصہ میں
ظاہر ہے اور ثانیہ
ومتعلق

(١) اى عبارت میں
(٢) اى عبارت میں
(٣) اى عبارت میں
(٤) اى عبارت میں
(٥) اى عبارت میں
(٦) اى عبارت میں
(٧) اى عبارت میں
(٨) اى عبارت میں
(٩) اى عبارت میں
(١٠) اى عبارت میں
(١١) اى عبارت میں
(١٢) اى عبارت میں

ترکیب صفحہ ١١٠

(ممكن) اسم فاعل مضاف
(الانقطاع) مضاف الیہ مجرور
فقط مرفوع معنی بنا بر فاعلیت
مضاف اپنے مضاف الیہ
مل کر معطوف علیہ (او) حرف
عطف جنی بر سکون (ممتنع)
اسم فاعل مضاف (الانقطاع)
مضاف الیہ مجرور فقط مرفوع
معنی بنا بر فاعلیت۔ مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر معطوف۔
معطوف علیہ اپنے معطوف سے
مل کر جز کان فعل ناقص اپنے
مرفوع سے مل کر تام یا دل
ہوکر

ترکیب
صفحہ ۱۱۰

النوع العاشر
الافعال الناقصة

والثانی صار وھی للانتقال ای لانتقال الاسم من حقیقۃ الی حقیقۃ اخری نحو صار الطین خزفا او من صفۃ الی صفۃ اخری مثل صار زید غنیا وقد تکون تامۃ بمعنی الانتقال من مکان الی مکان آخر وحینئذ تتعدی بالی نحو صار زید من بلد الی بلد والثالث اصبح والرابع اضحی والخامس امسی

(۴) مضاف الیہ کا مفرد ہونا ضروری نہیں بلکہ مضاف الیہ کی جگہ مفرد کلام بھی ہو سکتا ہے جیسے مضاف الیہ کی جگہ جملہ فعلیہ یا جملہ اسمیہ ہو جیسا کہ آگے آتا ہے۔

(۵) مضاف الیہ کا مضاف پر مقدم ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر مقدم بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر مقدم ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۶) مضاف الیہ کا مضاف سے منفصل ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف سے متصل بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف سے متصل ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۷) مضاف الیہ کا ایک صفت سے دوسری صفت کی طرف منتقل ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ ایک صفت سے دوسری صفت کی طرف منتقل بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال ایک صفت سے دوسری صفت کی طرف منتقل ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۸) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۹) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۰) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۱) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۲) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۳) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۴) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۵) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۶) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۷) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۸) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۹) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۲۰) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۲۱) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۲۲) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۲۳) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۲۴) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۲۵) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۲۶) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۲۷) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۲۸) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۲۹) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۳۰) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۳۱) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۳۲) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۳۳) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۳۴) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۳۵) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۳۶) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۳۷) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۳۸) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۳۹) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۴۰) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۴۱) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۴۲) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۴۳) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۴۴) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۴۵) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۴۶) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۴۷) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۴۸) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۴۹) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۵۰) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۵۱) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۵۲) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۵۳) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۵۴) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۵۵) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۵۶) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۵۷) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۵۸) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۵۹) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۶۰) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۶۱) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۶۲) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۶۳) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۶۴) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۶۵) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۶۶) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۶۷) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۶۸) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۶۹) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۷۰) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۷۱) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۷۲) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۷۳) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۷۴) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۷۵) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۷۶) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۷۷) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۷۸) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۷۹) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۸۰) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۸۱) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۸۲) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۸۳) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۸۴) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۸۵) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۸۶) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۸۷) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۸۸) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۸۹) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۹۰) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۹۱) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۹۲) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۹۳) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۹۴) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۹۵) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۹۶) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۹۷) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۹۸) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۹۹) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۰۰) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۰۱) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۰۲) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۰۳) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۰۴) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۰۵) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۰۶) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۰۷) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۰۸) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۰۹) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۱۰) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۱۱) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۱۲) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۱۳) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۱۴) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۱۵) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۱۶) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۱۷) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۱۸) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۱۹) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۲۰) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۲۱) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۲۲) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۲۳) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۲۴) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۲۵) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۲۶) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۲۷) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۲۸) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۲۹) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۳۰) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۳۱) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بعد آتی ہے۔

(۱۳۲) مضاف الیہ کا مضاف پر راجع ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی مضاف الیہ مضاف پر راجع بھی ہوتا ہے جیسے مضاف الیہ کی مثال مضاف پر راجع ہونے کی مثال کے بع

النوع العاشر
الافعال الناقصة

فهذه[1] الثلثة لاقترانِ[2] مضمون الجملة باوقاتها[3] التی هی الصباح والضحیٰ والمساء[4] نحو اصبح زید غنیاً معناه حصل غناه[5] فی وقت الصباح و نحو اضحیٰ زید حاکماً معناه حصل الحکومة[6] فی وقت الضحیٰ ونحو امسیٰ زید قاریاً معناه حصل قراءته[7] فی وقت المساء۔

[1] قولہ فھذہ الثلثۃ الخ یعنی فعل ناقصہ تین ہیں جیسا کہ آگے آتا ہے (۱) یہ اصبح

فی الصباح یعنی کان اور اضحیٰ فی الضحیٰ یعنی کان فی الضحیٰ کذا امسیٰ یعنی کان فی المساء

اوقات مضمون جملہ کے ساتھ مقترن ہونے کا افادہ کرتے ہیں جس کو مصنف نے اپنے اس قول سے بیان فرمایا۔ (۲) یہ یعنی مقارنتوں۔ (۳)

(۴) کہ کسی بیانہ یعنی ان اوقات پر اپنے مضمون کے دلالت کرنے میں

ان کے ساتھ مقترن ہے۔ اور

وہ اوقات صباح و ضحیٰ و مساء ہیں۔ اور ان اوقات پر اپنی دلالت کرنے میں یہ افعال

ماضی کے صیغوں میں بالوضع ہے۔ یعنی زمانہ گزشتہ کے ساتھ۔ اور

واستقبال مضارع کے صیغوں میں بالوضع ہے۔ یعنی زمانہ آئندہ کے ساتھ۔ اور

امر کے صیغوں میں بوجہ عدم فہم

مصنف نے اس کا ذکر نہیں کیا

اوقات پر دلالت کرنے میں یہ افعال ان

کے خلاف واقع ہیں کیونکہ

اصبح زید الخ صیغہ ماضی کا

معنی میں کہ زید کی غنا کی عادت

وقت صبح کے ساتھ زمانہ

ماضی میں مقترن ہوئی اور

یضحی زید الخ صیغہ مضارع کا

معنی میں کہ زید کی غنا کی عادت وقت

صبح کے ساتھ زمانہ حال میں

استقبال میں مقترن ہوگی۔

[2] قولہ لاقتران مضمون الجملۃ الخ یہ تعلیل ہے اس تقسیم کی کہ ان افعال کی تین قسمیں ہیں

[3] قولہ باوقاتھا الخ یہ اوقات جن پر ان

کی دلالت ہے ۱۲ منہ

یعنی وہ اوقات جن پر ان

افعال کا مادہ دلالت کرتا

ہے۔ جیسے اصبح کا مادہ

وقت صبح اور اضحیٰ کا مادہ

وقت چاشت یا امسیٰ کا مادہ

وقت شام ۱۲

[4] قولہ والمساء الخ مساء کا مادہ

[5] قولہ غناہ الخ یہ اشارہ کرنا

[6] قولہ الحکومۃ الخ حکومت سے یہاں

بیان کی طرف اشارہ کرنا

کہ مضمون جملہ میں جو

اضافت مقدر ہے وہ جب

اللفظ ذی معنی نہیں کہ

جس کا معنی کان ہے جب

جس کا معنی بیان کرنے کے

حصل الحکومۃ فی وقت

اضحیٰ زید حاکماً کے معنی

[7] قولہ قراءتہ الخ یہ اشارہ کرنا

اس طرف کہ مضمون جملہ میں جو

اضافت مقدر ہے وہ جب

اللفظ ذی معنی نہیں کہ

جس کا معنی کان ہے جب

جس کا معنی بیان کرنے کے

حصل القراءۃ فی وقت

امسیٰ زید قاریاً کے معنی

اوقات (ج) وقت (ظ) ظرف زمان

مضاف (ھا) ضمیر مجرور

مقبل مضاف الیہ مجرور

محلاً مبنی بر سکون راجع

بسوئے ھذہ الثلثۃ

اوقات مضاف ایلہ

(التی) اسم موصول مبنی

بر سکون (ھی) ضمیر

مرفوع منفصل مبتدا مرفوع

محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے

اسم موصول۔ (الصباح)

معطوف علیہ (و) حرف

عطف مبنی بر فتح (الضحیٰ)

معطوف مجرور

مبنی بر فتح۔ حرف عطف

ترکیب
صفحہ ۱۱۴

النوع العاشر الافعال الناقصة

وهذه الثلثة قد تكون بمعنى صار مثل اصبح الفقير غنيا وامسى زيد كاتبا واضحى المظلم منيرا وقد تكون تامة مثل اصبح زيد بمعنى دخل زيد فى الصباح وامسى عمرو اى دخل عمرو فى المساء واضحى بكر اى دخل بكر فى الضحى السادس ظل والسابع بات وهما لاقتران مضمون الجملة بالنهار واللّيل *

ترکیب
صفحہ ۱۱۶

النوع العاشر الافعال الناقصة

نحو ظل زيد كاتبا اى حصل كتابته فى النهار وبات زيد نائما اى حصل نومه فى الليل وقد تكونان بمعنى صار مثل ظل الصبى بالغا وبات الشاب شيخا والتامن ما دام وهى لتوقيت شئ بمدة ثبوت خبرها لاسمها فلا بد من ان يكون قبلها جملة فعلية او اسمية

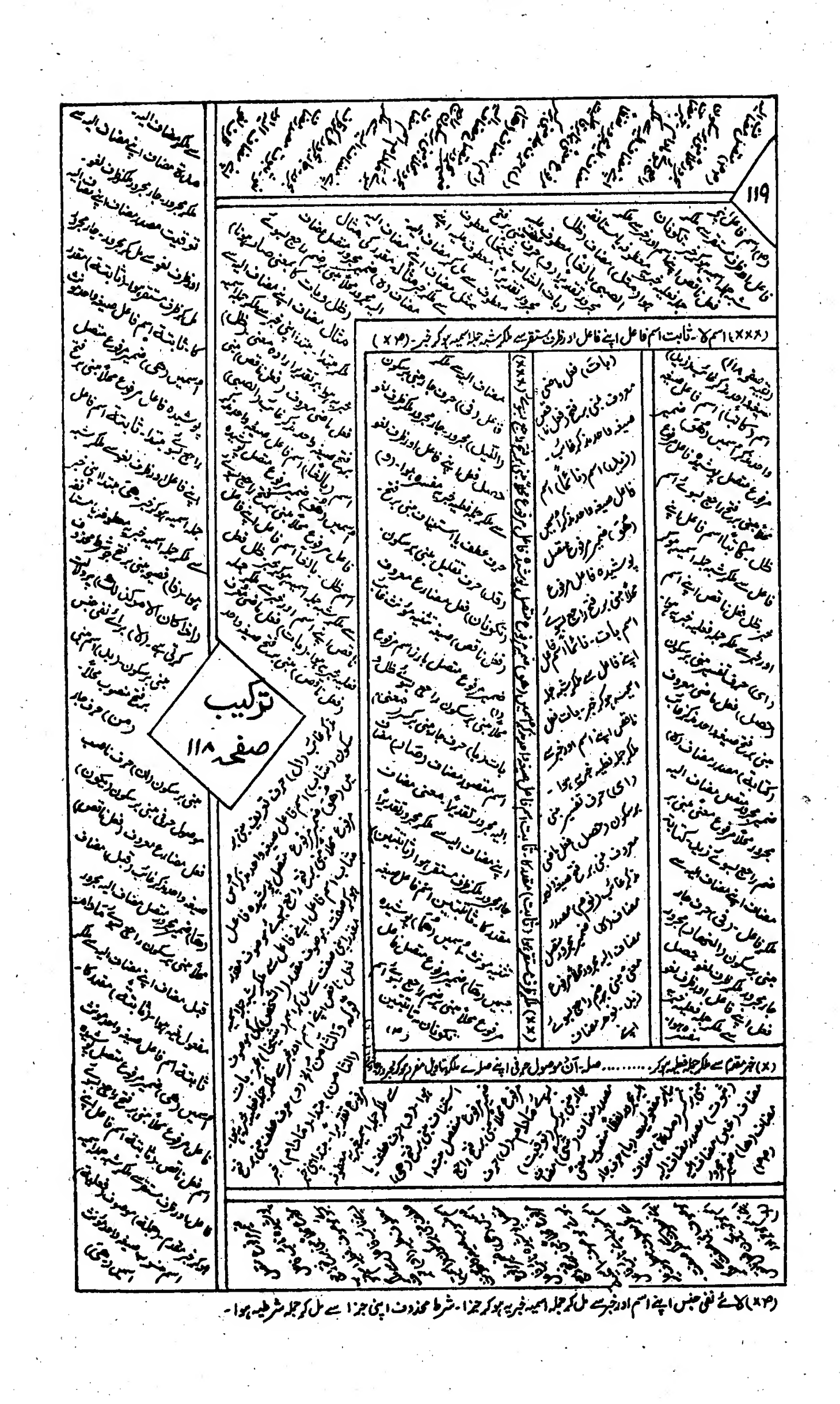

ترکیب
صفحہ ۱۱۸

النوع العاشر الافعال الناقصة

نحو اجلس ما دام زيد جالسا وزيد قائم ما دام عمرو قائما والتاسع ما زال والعاشر ما برح والحادي عشر ما انفك والثاني عشر ما فتئ وقد يقال ما فتأ وما افتأ وكل واحد من هذه الافعال الاربعة لدوام ثبوت خبرها لاسمها من قبله ويلزمها النفي مثل ما زال زيد عالما وما برح زيد صائما وما فتئ عمرو فاضلا وما انفك بكر عاقلا

[1] قوله اجلس نحو فعل امر جاز فعليته كما مثل به وهو يدل على ان الجلوس مدة دوام حاله وقت ما اوقت

[2] قوله ما دام زيد قائما يعني زيد قائم في مدة دوام القيام كما في قولك ما دام زيد جالسا اجلس

[3] قوله ما زال اصله زوال يزول خف يخاف ثم ضارع ما زال يزال ثم استعمل ناقصا ومستعملا تاما وزال يزول ناقص مستعمل تام كما في قال يقول تام وناقص ما زلت اميزه ولا يكاد يستعمل ما زال بمعنى فرقه ناقص مستعمل بمعنى فرق تام

[4] قوله ما برح اصله برح يبرح بمعنى زال يزال مثل باع يبيع ثم استعمل ناقصا بمعنى ما زال ولم يستعمل تاما

[5] قوله ما انفك اصله انفك ينفك بمعنى انفصل ثم استعمل ناقصا بمعنى ما زال ولم يستعمل تاما

[6] قوله ما فتئ اصله فتئ يفتأ بمعنى سكن ثم استعمل ناقصا بمعنى ما زال ولم يستعمل تاما

[7] قوله ما افتأ اصله افتأ يفتأ بمعنى سكن ثم استعمل ناقصا بمعنى ما زال ولم يستعمل تاما

[8] قوله من قبله اي من قبل دخول احد هذه الافعال عليه

[9] قوله ويلزمها النفي اي يلزم هذه الافعال النفي ظاهرا او مقدرا

[10] قوله مثل ما زال زيد عالما اي مثل قولك ما زال زيد عالما

[11] قوله وما برح زيد صائما اي مثل قولك ما برح زيد صائما

[12] قوله وما فتئ عمرو فاضلا اي مثل قولك ما فتئ عمرو فاضلا

[13] قوله وما انفك بكر عاقلا اي مثل قولك ما انفك بكر عاقلا

ترکیب
صفحہ ۱۲۰

والثالث عشر ليس وهي لنفي مضمون الجملة في زمان الحال وقال بعضهم في كل زمان مثل ليس زيد قائماً واعلم ان تقديم اخبار هذه الافعال على اسمائها جائز بابقاء عملها مثل كان قائماً زيد وعلى هذا القياس في البواقي وايضاً تقديم اخبارها على نفسها

النوع العاشر الافعال الناقصة

(م) اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور محلاً

اور ظرف مستقر ہونے کی وجہ سے ملکر مجرور محلاً

(م x) معطوف یا مستانف ہو (ثقلیہ) مصدر مضاف (اخبار) مضاف الیہ مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل (م x)

(بقیہ صفحہ ۱۲۲)

(الیس صفحہ ۱۲۲) بعض منفی مضمون بالجملۃ

(الیس ۔ ل) حرف جا مبنی

(لا کرر (نفی) مصدر مضاف

(مضمون) مضاف الیہ

مضاف (الجملۃ) مضاف الیہ

مضمون مضاف اپنے مضاف

الیہ سے ملکر مضاف الیہ مجرور

لفظاً منصوب معنی بنا بر مفعولیت

(فی) حرف جا مبنی بر سکون

((زمان) مضاف (الحال)

مضاف الیہ ۔ زمان مضاف

اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور

جار مجرور ملکر ظرف لغو ۔ نفی

مضاف اپنے مضاف الیہ

ظرف لغو سے ملکر مجرور جار مجرور

ملکر ظرف مستقر ہوا (ثابتۃ)

مقدر کا شابتۃ اسم فاعل

صیغہ واحد مؤنث غائب (ھی)

فاعل مرفوع متصل اپنے

عامل سے ملکر جملہ

مبنی بر فتح (ھی) ضمیر

مبنی بر فتح مرفوع

(ھی) ضمیر مرفوع متصل اپنے عامل سے ملکر جملہ

مبنی بر فتح خبر ہوا (ثابتۃ) اسم فاعل

صیغہ واحد مؤنث غائب (ھی)

فاعل مرفوع متصل اپنے

عامل سے ملکر جملہ

مبنی بر فتح (ھی) ضمیر

مرفوع

(م x) مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع ہوئے ھذہ الافعال ۔ اخبار مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنی بنا بر مفعولیت ۔ (علی) حرف جار مبنی

(الیس) فعل ناقص مبنی بر فتح

(زید) اسم مؤخر کان فعل ناقص

اپنے اسم مؤخر کان اور خبر مقدم سے ملکر جملہ

فعلیہ خبر ہوا ۔ (و) حرف عطف مبنی بر سکون

(ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون محلاً مجرور

اسم اشارہ مبنی بر سکون محلاً مجرور

ملکر ظرف مستقر ہوا (ثابت) مقدر کا ثابتۃ

اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (ھو) ضمیر

مرفوع متصل اپنے فاعل سے ملکر جملہ

مبنی بر فتح راجع ہوا ۔ (ھو) ضمیر

اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر

سے ملکر جملہ حالیہ ہوا ۔ (ھو) ضمیر

مبتدا ۔ (ھو) ضمیر مرفوع محلاً

مبنی بر فتح راجع ہوئے

(ھو) ضمیر مرفوع متصل اپنے

عامل سے ملکر جملہ

مبنی بر فتح خبر ہوا ۔ (و)

حرف عطف مبنی بر سکون

(ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون محلاً

النوع العاشر
الافعال الناقصة

جائز سوئے لیس والافعال التی کان فی اوائلها ما وقال بعضهم تقدیم الاخبار علی هذه الافعال ایضاً جائز سوی ما دام اما تقدیم اسمائها علیها فغیر جائز و اعلم ان حکم مشتقات هذه الافعال کحکم هذه الافعال فی العمل

(ھ) نصب الافعال۔ اسماء مضاف

اپنے مضاف الیہ سے مل کر

مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب

معنی بنا بر مفعولیت۔ (خ) (کان)

حرف جار مبنی بر سکون مجرور محلاً

ضمیر مجرور متصل مبنی بر سکون (کان) راجع بسوے

مل کر ظرف لغو۔ متعلق مجرور

مضاف الیہ مضاف اپنے

(ز) جزا۔ اپنے مضاف الیہ سے مل کر

مضاف الیہ غیر مضاف اپنے

مبتدا اپنی خبر سے مل کر

خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ

مراد اللفظ ہو کر مقولہ اول

مقولہ اول اور مقولہ دوم سے مل کر

جملہ فعلیہ خبریہ مبتدا اپنے فاعل اور

فعل اپنے فاعل اور مفعول

النوع الحادی عشر

النوع الحادی عشر - افعال المقاربة

افعال[1] المقاربة وانما سميت بهذا الاسم لانها[2] تدل على المقاربة وهي اربعة الاول عسى[3] وهو فعل[4] للدخول تاء التانيث الساكنة فيه نحو عسَتْ[5] وغير متصرف اذ[6] لا يشتق منه مضارع واسما[7] فاعل و مفعولٍ و امرٍ و نهيٍ مثلاً وعمله على نوعين الاول ان يرفع الاسم وهو فاعله ✣

[1] قولہ افعال المقاربة یہ مرکب توصیفی ہے جو مبتدا ہے۔ اور بعض نحات جن میں اس کے بعد بھی آتی ہے جیسے عساني عسانا عساك عساكما عساكم عساك عساكما عساكن عساه عساها عساهما عساهم عساها عساهما عساهن۔ اس تقدیر پر یہ عسی کو فعل کہنے میں اور اس کو مخصوص کہنے میں اور اس کو منصوب محلاً کہنے میں اور اس کو مرفوع کہنے میں تمام میں وارد ہوتی ہے

[2] قولہ لانها تدل یہ افعال المقاربة کے ساتھ موسوم کرنے کی وجہ بیان کرتے ہیں کہ افعال مذکورہ کی دلالت خبر کا حصول کے قریب ہونے پر ہے اور حصول خبر کا قریب ہونا تین قسم کا ہے (۱) یہ کہ حصول خبر کا قریب بالاعتبار رجاء کے متکلم ہو (۲) یہ کہ حصول خبر کا قریب بالاعتبار ابرام متکلم ہو (۳) یہ کہ حصول خبر کا قریب بالاعتبار شروع کے متکلم ہو۔ اس بات پر فاضل نے تفصیل سے قولہ الاول عسی یہ حصول خبر کے قریب ہونا بالاعتبار الرجاء متکلم دلالت کرتا ہے ۱۲

[3] قولہ عسی فعل ماضی ناقص واوی ہے اور یہ بعض لغات میں اسم بھی آتی ہے جیسے عساني عسانا عساك عساكما عساكم عساك عساكما عساكن عساه عساها عساهما عساهم عساها عساهما عساهن۔ اس تقدیر پر یہ عسی کو فعل کہنے میں اور اس کو مخصوص کہنے میں اور اس کو منصوب محلاً کہنے میں اور اس کو مرفوع کہنے میں تمام میں وارد ہوتی ہے

[4] قولہ فعل یہ عسی کے فعل ہونے پر مبنی ہے

[5] قولہ عسَتْ اور یہ عسی کے فعل ہونے پر مبنی ہے

[6] قولہ اذ لا یشتق منه مضارع واسما فاعل و مفعول و امر و نهی مثلاً یہ عسی کے غیر متصرف ہونے پر مبنی ہے

[7] قولہ واسما فاعل و مفعول و امر و نهی مثلاً اس سے معلوم ہوا کہ عسی سے اسم فاعل اور اسم مفعول اور امر اور نہی کا مشتق ہونا ممتنع ہے اور بعض نحات کے نزدیک عسی سے اسم فاعل اور اسم مفعول اور امر اور نہی کا مشتق ہونا ممکن ہے اور ان کے نزدیک عسی متصرف ہے اور ان کا استدلال اس پر ہے کہ عسی کا اصل مصدر ہے اور وہ عسوٌ ہے اور اس سے ماضی ہوئی ہے اور اس سے مضارع یعسو ہے اور اس سے اسم فاعل عاسٍ ہے اور اس سے اسم مفعول معسوٌ ہے اور اس سے امر اعسُ ہے اور اس سے نہی لا تعسُ ہے اور یہ سب تصریف کے قاعدہ سے ہے اور ان کا استدلال اس پر ہے کہ عسی کا اصل مصدر ہے اور وہ عسوٌ ہے اور اس سے ماضی ہوئی ہے اور اس سے مضارع یعسو ہے اور اس سے اسم فاعل عاسٍ ہے اور اس سے اسم مفعول معسوٌ ہے اور اس سے امر اعسُ ہے اور اس سے نہی لا تعسُ ہے اور یہ سب تصریف کے قاعدہ سے ہے اور ان کا استدلال اس پر ہے کہ عسی کا اصل مصدر ہے اور وہ عسوٌ ہے اور اس سے ماضی ہوئی ہے اور اس سے مضارع یعسو ہے اور اس سے اسم فاعل عاسٍ ہے اور اس سے اسم مفعول معسوٌ ہے اور اس سے امر اعسُ ہے اور اس سے نہی لا تعسُ ہے اور یہ سب تصریف کے قاعدہ سے ہے

[1] قولہ افعال المقاربة یہ مرکب توصیفی ہے جو مبتدا ہے۔ اور بعض نحات جن میں اس کے بعد بھی آتی ہے جیسے عساني عسانا عساك عساكما عساكم عساك عساكما عساكن عساه عساها عساهما عساهم عساها عساهما عساهن۔ اس تقدیر پر یہ عسی کو فعل کہنے میں اور اس کو مخصوص کہنے میں اور اس کو منصوب محلاً کہنے میں اور اس کو مرفوع کہنے میں تمام میں وارد ہوتی ہے

[2] قولہ لانها تدل یہ افعال المقاربة کے ساتھ موسوم کرنے کی وجہ بیان کرتے ہیں کہ افعال مذکورہ کی دلالت خبر کا حصول کے قریب ہونے پر ہے اور حصول خبر کا قریب ہونا تین قسم کا ہے (۱) یہ کہ حصول خبر کا قریب بالاعتبار رجاء کے متکلم ہو (۲) یہ کہ حصول خبر کا قریب بالاعتبار ابرام متکلم ہو (۳) یہ کہ حصول خبر کا قریب بالاعتبار شروع کے متکلم ہو۔ اس بات پر فاضل نے تفصیل سے قولہ الاول عسی یہ حصول خبر کے قریب ہونا بالاعتبار الرجاء متکلم دلالت کرتا ہے ۱۲

[3] قولہ عسی فعل ماضی ناقص واوی ہے اور یہ بعض لغات میں اسم بھی آتی ہے جیسے عساني عسانا عساك عساكما عساكم عساك عساكما عساكن عساه عساها عساهما عساهم عساها عساهما عساهن۔ اس تقدیر پر یہ عسی کو فعل کہنے میں اور اس کو مخصوص کہنے میں اور اس کو منصوب محلاً کہنے میں اور اس کو مرفوع کہنے میں تمام میں وارد ہوتی ہے

[4] قولہ فعل یہ عسی کے فعل ہونے پر مبنی ہے

[5] قولہ عسَتْ اور یہ عسی کے فعل ہونے پر مبنی ہے

[6] قولہ اذ لا یشتق منه مضارع واسما فاعل و مفعول و امر و نهی مثلاً یہ عسی کے غیر متصرف ہونے پر مبنی ہے

[7] قولہ واسما فاعل و مفعول و امر و نهی مثلاً اس سے معلوم ہوا کہ عسی سے اسم فاعل اور اسم مفعول اور امر اور نہی کا مشتق ہونا ممتنع ہے اور بعض نحات کے نزدیک عسی سے اسم فاعل اور اسم مفعول اور امر اور نہی کا مشتق ہونا ممکن ہے اور ان کے نزدیک عسی متصرف ہے اور ان کا استدلال اس پر ہے کہ عسی کا اصل مصدر ہے اور وہ عسوٌ ہے اور اس سے ماضی ہوئی ہے اور اس سے مضارع یعسو ہے اور اس سے اسم فاعل عاسٍ ہے اور اس سے اسم مفعول معسوٌ ہے اور اس سے امر اعسُ ہے اور اس سے نہی لا تعسُ ہے اور یہ سب تصریف کے قاعدہ سے ہے اور ان کا استدلال اس پر ہے کہ عسی کا اصل مصدر ہے اور وہ عسوٌ ہے اور اس سے ماضی ہوئی ہے اور اس سے مضارع یعسو ہے اور اس سے اسم فاعل عاسٍ ہے اور اس سے اسم مفعول معسوٌ ہے اور اس سے امر اعسُ ہے اور اس سے نہی لا تعسُ ہے اور یہ سب تصریف کے قاعدہ سے ہے

ترکیب
صفحہ ۱۲۶

النوع الحادی عشر افعال المقاربة

وينصب الخبر ويكون خبره فعلاً مضارعاً مع ان وحينئذٍ يكون بمعنى قارب نحو عسى زيدٌ ان يخرج فزيد مرفوع بانه اسمه وفاعله وان يخرج في موضع النصب بانه خبره بمعنى قارب زيدٌ الخروج ويجب ان يكون خبره *

ترکیب
صفحہ ۱۲۸

النوع الحادی عشر افعال المقاربۃ

مطابقاً لاسمہٖ فی الافراد والتثنیۃ والجمع والتذکیر والتانیث نحو عسیٰ زیدان یقومَا وعسی الزیدان ان یقوما وعسی الزیدون ان یقوموا وعسَتْ ھندٌ ان تقوم وعسَتِ الھندان ان تقوما وعسَتِ الھندات ان یقمن وھذا ای کون الخبر مطابقاً للفاعل اذا کان لفاعلِہٖ اسمٌ ظاھرٌ اما اذا کان مضمراً

(۲۴۳) مضاف الیہ مجرور محلاً۔ اذا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ مقدم

(بقیہ صفحہ ۱۳۱)

(و) حرف عطف مبنی بر فتح۔
(عسی) فعل ماضی ناقص جامد مبنی بر فتح۔
(ان) ناصبہ مصدر مبنی بر سکون (نقوموا) فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مستتر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح بوجہ اتصال بنون نسوہ۔ (ن) حرف مبنی بر سکون (نقوموا) فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب بحذف نون (۱) ضمی

النوع الحادی عشر
افعال المقاربة

فليست المطابقة بينهما شرطاً النوع الثانی
من النوعين المذكورين ان يرفع الاسم
وحدة وذلك اذا كان اسمه فعلاً مضارعاً
مع ان فيكون الفعل المضارع مع ان
فی محل الرفع بانه اسمه ويكون عسی حينئذ

ترکیب صفحہ ۱۳۲

النوع الحادی عشر افعال المقاربة

بمعنی[1] قرب مثل عسی ان یخرج زید
ای قرب خروجه فلا[2] یحتاج فی هذا الوجه
الی الخبر بخلاف الوجه الاول لانه
لا یتم المقصود فیه بدون الخبر فیکون[3]
الاول ناقصا والثانی تاما والثانی کاد[4]
وهو یرفع الاسم[5] وینصب الخبر و
خبره فعل[6] مضارع

[1] قولہ بمعنی قرب یعنی بمعنی قرب خبر فعل کی طرف جس طرح قرب اس صورت میں محتاج نہیں

عسی بھی نہیں۔ بخلاف مورد اول کے کہ عسی میں عسی مفعول کی طرف محتاج ہونے میں خبر کرادکا ہے یعنی قرب ہونا

[2] قولہ فلا یحتاج الخ یعنی عسی کا مفعول اگر ان یخرج زید ہو تو عسی کا فاعل ضمیر ہوگا اور ان یخرج زید مفعول ہوگا

[3] قولہ فیکون الاول ناقصا الخ یعنی عسی کا فاعل ضمیر ہوگا اور ان یخرج زید مفعول ہوگا

[4] قولہ والثانی کاد الخ یعنی عسی کا فاعل ضمیر ہوگا اور ان یخرج زید مفعول ہوگا

[5] قولہ وهو یرفع الاسم الخ یعنی عسی کا فاعل ضمیر ہوگا اور ان یخرج زید مفعول ہوگا

[6] قولہ خبره فعل مضارع الخ یعنی عسی کا فاعل ضمیر ہوگا اور ان یخرج زید مفعول ہوگا

ترکیب
صفحہ ۱۳۴

النوع الحادی عشر افعال المقاربة

بغیر ان وقد یکون مع ان تشبیهاً له بعسی مثل کاد زید یجیء فزید مرفوع بانه اسم کاد ویجیء فی محل النصب بانه خبره معناه قرب مجیء زید وحکم باقی المشتقات من مصدره کحکم کاد مثل لم یکد زید یجیء ولا یکاد زید یجیء وان دخل علی کاد حرف النفی ففیه خلاف قال بعضهم ان حرف النفی فیه

(۴۴) (۴) علامت مجموع مذکر جمع بسکون بعض مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل۔ (ان) حرف شبہ بالفعل بنی

النوع الحادی عشر
افعال المقاربة

مطلقاً یفید معنی النفی وقال بعضهم انه لا یفیده بل الاثبات باقٍ علی حاله و قال بعضهم انه لا یفید النفی فی الماضی

(تتمہ صفحہ ۱۳۸)

قابل اعتماد شخص سے مروی
نہیں حتی کہ مشتبہ ہو۔
ثانیاً بر تقدیر تسلیم اس کا
معارض موجود ہے وہ یہ
کہ علیسٰ نے اس
خطبہ کا اور ذوالروضۃ
کے بعد قبول لہ تبدیل کی
جگہ لما اجل رکھدینے کا
مذکورہ اپنے والد سے کیا
تو انہوں نے فرمایا کہ
دونوں نے خطا کی۔
ابن مشوم نے
خطبہ میں اور ذوالروضۃ
نے قبول کرنے میں اور
لما اجل کے ساتھ تبدیل
میں کیونکہ مذکور آیت کریمہ
کا قول مذکور آیت کریمہ
اذ اخرج میں لا لمریکیں
پیدا ہوا کی طرح نفی کر دیا
ہے یہاں تک دعوی
ثانیہ ۷

مشکلات کا جواب

تحفہ اب دعوی اول
کی دلیل کا جواب شیخ
اثبات کا دینا نفی
ہوتا ہے اگر اس سے
ارادہ ہے کہ اثبات
کا مضمون خبر کی
نفی کے لئے مفید ہوتا ہے
تو یہ حق ہے اور دلیل
مذکور سے اسی کا اثبات
ہوتا ہے کہ کاد زید
یخرج سے خروج
کے حصول کا قرب
مفہوم ہوتا ہے اور
حصول خروج کا
قرب دلالت کرتا ہے
خروج کے عدم حصول
پر تو اثبات کا مضمون
خبر کی نفی کے لئے مفید
ہوا۔ اور اگر یہ مراد نہیں
کہ کاد زید
یخرج

میں کاد خروج
سے قرب کی نفی پر دلالت
کرنا ہے تو یہ باطل ہے کیونکہ اثبات
شے نفی شے کو نہیں ہوتا۔ اور دلیل
مذکور اس پر دلالت بھی نہیں
کرتی۔ کما قولہ لا نفید النفی
فی الماضی اس کی دلیل
آیت کریمہ وما کادوا یفعلون
ہے جس کی وجہ استدلال اور
اس کا جواب دونوں سابقہ
حاشیہ میں گذر چکے ۱۲

(ترکیب صفحہ ۱۳۸)

(مطلقاً منفرد مضاف صحیح
اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس
میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ نائب فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم
حرف النفی۔ مطلقاً اسم
مفعلا اپنے نائب فاعل سے
مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال
ذوالحال اپنے
(م)

(م) حال سے
مل کر (ان) (نفیہ) صیغہ واحد مذکر از
افعال مضارع صحیح مجرد از
ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر
غائب اس میں (ھو) ضمیر
مرفوع متصل مستتر محلاً مبنی بر فتح راجع
بسوئے (ھا) مفعول بہ
مضاف الیہ سے مل کر مضاف
مفعول ہو کر منصوب تقدیراً (نفی) (مغنی)
فعل اپنے فاعل مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ
خبر یہ ہو کر محلاً منصوب
ظرف لغو مقدم سے مل کر
جملہ اسمیہ خبر یہ معطوفہ ہو کر (و)
حرف عطف مبنی بر فتح (قال)
فعل ماضی معروف مبنی بر فتح
صیغہ واحد مذکر غائب (بعض)
مفرد مضاف صحیح مضاف (ھم)
میں
(ھا) ضمیر مجرور
متصل مضاف الیہ مجرور محلاً
مبنی بر ضم راجع ہوئے لغات۔
(ام) علامت جمع مذکر بعض
مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر
فاعل۔ (ان) حرف مشبہ بالفعل
مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب متصل
اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم
راجع ہوئے حرف النفی
لا یفید افعل
مضارع معروف
صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد
مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم
ان۔ (النفی) مفرد منصرف
جاری مجرائے صحیح مفعول بہ (نفی)
حرف جار مبنی بر سکون (ال)
حرف تعریف مبنی بر سکون (نفی)
اسم منقوص مجرور بتقدیر۔ اسم
فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں
(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح
راجع ہوئے موصوف مقدر
ماضی اسم فاعل اپنے فاعل
سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ
ہو کر

اپنے فاعل اور
ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ
ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر
جملہ اسمیہ خبر یہ معطوفہ ہو کر (و)
حرف عطف مبنی بر فتح (قال)
فعل ماضی معروف مبنی بر فتح
صیغہ واحد مذکر غائب (بعض)
مفرد منصرف صحیح مضاف (ھم)
میں
(ھا) ضمیر مجرور
متصل مضاف الیہ مجرور محلاً
مبنی بر ضم راجع ہوئے لغات۔
(ام) علامت جمع مذکر بعض
مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر
فاعل۔ (ان) حرف مشبہ بالفعل
مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب متصل
اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم
راجع ہوئے حرف النفی
لا یفید افعل
مضارع معروف
صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد
مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم
ان۔ (النفی) مفرد منصرف
جاری مجرائے صحیح مفعول بہ (نفی)
حرف جار مبنی بر سکون (ال)
حرف تعریف مبنی بر سکون (نفی)
اسم منقوص مجرور بتقدیر۔ اسم
فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں
(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح
راجع ہوئے موصوف مقدر
ماضی اسم فاعل اپنے فاعل
سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ
ہو کر

ترکیب
صفحہ ۱۳۸

النوع الحادی عشر
افعال المقاربة

وفی المستقبل یفیدہ والثالث کرب وھو یرفع الاسم وینصب الخبر وخبرہ یجئ فعلاً مضارعاً دائماً بغیر ان نحو کرب زید یخرج والرابع اوشک وھو یرفع الاسم وینصب الخبر وخبرہ فعل مضارع مع ان

ترکیب
صفحہ ۱۴۰

او بغیر ان مثل اوشك زید ان یجیء او یجیء وقال بعضهم ان افعال المقاربة سبعة هذه الاربعة المذكورة وجعل طفق واخذ وهذه الثلثة مرادفة لكرب وموافقة له فی الاستعمال

النوع الثانی عشر

افعال المدح والذم

النوع الثانی عشر - افعال المدح والذم

ف طفق واحد - اور
فادی بین کلا بتین مختلفتین
علی من وقع علی اثر الآخر -
بیچھے فرمی متقدم - بنا
کاد یکاد (ن) کے ساتھ معنی استعمال
ان کی خبر میں فعل مضارع
مواقفت اس بات میں ہے
(م) قولہ قولہ
اور (ن) اور (ف) اور (ق) اور (ع) اور (ر) اور (ش) اور (ب) اور (ت) اور (ث) اور (ح) اور (خ) اور (د) اور (ذ) اور (ز) اور (س) اور (ص) اور (ض) اور (ط) اور (ظ) اور (ع) اور (غ) اور (ف) اور (ق) اور (ك) اور (ل) اور (م) اور (ن) اور (ه) اور (و) اور (ي)

(۱) قولہ جعل جعل
بمعنے طفق اور طفق بمعنے اخذ
اور اخذ کبھی شروع آتا ہے
یعنی تینوں یعنی شروع
کے لئے آتے ہیں

(۲) قولہ مرادفة
سوال والے موقع پر بمعنی
فائدہ حاجت
ضرورت اور سوال
اور مراد فتحہ - ضم اول
کے ساتھ

(۳) قولہ موافقة
ایک دوسرے
کے موافق ہونے والے - اور
اصطلاح میں اس لفظ کو کہتے ہیں
جو دوسرے لفظ کی طرح
معنی میں
(م)

اور (ذهب) اور (طال) اور (زال) اور (انفك) اور (برح) اور (فتئ) اور (دام) اور (كرب) اور (قارب) اور (دنا) اور (شارف) اور (آض) اور (عاد) اور (رجع) اور (حرى) اور (اخلولق) اور (ابتدا) اور (انشا) اور (اقبل) اور (اخذ) اور (جعل) اور (علق) اور (هب) اور (هلهل) اور (ابتدر) اور (اوشك) اور (اهل) اور (حرى) اور (حقيق) اور (حجري) اور (عسى) اور (اوشك) اور (كاد) اور (كرب) اور (جعل) اور (اخذ) اور (طفق) اور (ابتدا) اور (انشا) اور (اقب

(۳۴) راجع ہے ایسے مضاف الیہ کی طرف جو جملہ اسمیہ خبریہ ہو۔ (۳۵) مثال مضاف الیہ کی جو جملہ اسمیہ خبریہ ہو۔ (۳۶) ارشاد۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (۳۷) ارشاد۔ فعل مضارع معروف مثبت جو بنی برفتح ہو۔ (۳۸) ارشاد۔ اسم فاعل جو بنی برفتح ہو۔ (۳۹) ارشاد۔ فعل ماضی معروف مثبت جو بنی برفتح ہو۔ (۴۰) ارشاد۔ فعل ماضی مجہول مثبت جو بنی برفتح ہو۔ (۴۱) ارشاد۔ فعل مضارع مجہول مثبت جو بنی برفتح ہو۔ (۴۲) ارشاد۔ اسم مفعول جو بنی برفتح ہو۔ (۴۳) ارشاد۔ اسم تفضیل جو بنی برفتح ہو۔ (۴۴) ارشاد۔ صفت مشبہ جو بنی برفتح ہو۔ (۴۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۴۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۴۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۴۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۴۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۵۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۵۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۵۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۵۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۵۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۵۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۵۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۵۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۵۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۵۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۶۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۶۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۶۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۶۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۶۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۶۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۶۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۶۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۶۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۶۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۷۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۷۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۷۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۷۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۷۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۷۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۷۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۷۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۷۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۷۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۸۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۸۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۸۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۸۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۸۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۸۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۸۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۸۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۸۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۸۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۹۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۹۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۹۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۹۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۹۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۹۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۹۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۹۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۹۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۹۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۱۰۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۱۰۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۱۰۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۱۰۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۱۰۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۱۰۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۱۰۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۱۰۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۱۰۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۱۰۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۱۱۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۱۱۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۱۱۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۱۱۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۱۱۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۱۱۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۱۱۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۱۱۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۱۱۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۱۱۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۱۲۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۱۲۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۱۲۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۱۲۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۱۲۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۱۲۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۱۲۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۱۲۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۱۲۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۱۲۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۱۳۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۱۳۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۱۳۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۱۳۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۱۳۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۱۳۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۱۳۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۱۳۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۱۳۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۱۳۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۱۴۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۱۴۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۱۴۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۱۴۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۱۴۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۱۴۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۱۴۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۱۴۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۱۴۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۱۴۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۱۵۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۱۵۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۱۵۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۱۵۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۱۵۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۱۵۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۱۵۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۱۵۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۱۵۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۱۵۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۱۶۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۱۶۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۱۶۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۱۶۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۱۶۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۱۶۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۱۶۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۱۶۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۱۶۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۱۶۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۱۷۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۱۷۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۱۷۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۱۷۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۱۷۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۱۷۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۱۷۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۱۷۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۱۷۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۱۷۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۱۸۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۱۸۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۱۸۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۱۸۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۱۸۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۱۸۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۱۸۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۱۸۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۱۸۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۱۸۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۱۹۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۱۹۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۱۹۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۱۹۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۱۹۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۱۹۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۱۹۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۱۹۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۱۹۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۱۹۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۲۰۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۲۰۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۲۰۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۲۰۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۲۰۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۲۰۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۲۰۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۲۰۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۲۰۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۲۰۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۲۱۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۲۱۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۲۱۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۲۱۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۲۱۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۲۱۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۲۱۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۲۱۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۲۱۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۲۱۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۲۲۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۲۲۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۲۲۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۲۲۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۲۲۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۲۲۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۲۲۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۲۲۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۲۲۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۲۲۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۲۳۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۲۳۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۲۳۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۲۳۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۲۳۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۲۳۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۲۳۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۲۳۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۲۳۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۲۳۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۲۴۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۲۴۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۲۴۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۲۴۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۲۴۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۲۴۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۲۴۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۲۴۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۲۴۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۲۴۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۲۵۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۲۵۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۲۵۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۲۵۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۲۵۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۲۵۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۲۵۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۲۵۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۲۵۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۲۵۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۲۶۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۲۶۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۲۶۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۲۶۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۲۶۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۲۶۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۲۶۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۲۶۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۲۶۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۲۶۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۲۷۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۲۷۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۲۷۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۲۷۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۲۷۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۲۷۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۲۷۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۲۷۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۲۷۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۲۷۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۲۸۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۲۸۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۲۸۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۲۸۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۲۸۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۲۸۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۲۸۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۲۸۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۲۸۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۲۸۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۲۹۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۲۹۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۲۹۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۲۹۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۲۹۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۲۹۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۲۹۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۲۹۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۲۹۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۲۹۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۳۰۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۳۰۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۳۰۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۳۰۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۳۰۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۳۰۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۳۰۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۳۰۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۳۰۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۳۰۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۳۱۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۳۱۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۳۱۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۳۱۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۳۱۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۳۱۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۳۱۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۳۱۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۳۱۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۳۱۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۳۲۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۳۲۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۳۲۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۳۲۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۳۲۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۳۲۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۳۲۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۳۲۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۳۲۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۳۲۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۳۳۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۳۳۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۳۳۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۳۳۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۳۳۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۳۳۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۳۳۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۳۳۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۳۳۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۳۳۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۳۴۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۳۴۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۳۴۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۳۴۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۳۴۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۳۴۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۳۴۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۳۴۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۳۴۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۳۴۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۳۵۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۳۵۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۳۵۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۳۵۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۳۵۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۳۵۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۳۵۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۳۵۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۳۵۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۳۵۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۳۶۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۳۶۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۳۶۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۳۶۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۳۶۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۳۶۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۳۶۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۳۶۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۳۶۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۳۶۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۳۷۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۳۷۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۳۷۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۳۷۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۳۷۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۳۷۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۳۷۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۳۷۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۳۷۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۳۷۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۳۸۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۳۸۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۳۸۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۳۸۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۳۸۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۳۸۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۳۸۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۳۸۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۳۸۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۳۸۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۳۹۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۳۹۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۳۹۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۳۹۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۳۹۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۳۹۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۳۹۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۳۹۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۳۹۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۳۹۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۴۰۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۴۰۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۴۰۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۴۰۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۴۰۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۴۰۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۴۰۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۴۰۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۴۰۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۴۰۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۴۱۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۴۱۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۴۱۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۴۱۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۴۱۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۴۱۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۴۱۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۴۱۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۴۱۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۴۱۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۴۲۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۴۲۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۴۲۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۴۲۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۴۲۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۴۲۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۴۲۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۴۲۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۴۲۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۴۲۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۴۳۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۴۳۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۴۳۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۴۳۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۴۳۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۴۳۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۴۳۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۴۳۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۴۳۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۴۳۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۴۴۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۴۴۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۴۴۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۴۴۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۴۴۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۴۴۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۴۴۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۴۴۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۴۴۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۴۴۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۴۵۰) ارشاد۔ اسم شرط جو بنی برفتح ہو۔ (۴۵۱) ارشاد۔ اسم استفہام جو بنی برفتح ہو۔ (۴۵۲) ارشاد۔ اسم جنس جو بنی برفتح ہو۔ (۴۵۳) ارشاد۔ اسم عدد جو بنی برفتح ہو۔ (۴۵۴) ارشاد۔ اسم کنایہ جو بنی برفتح ہو۔ (۴۵۵) ارشاد۔ اسم فعل جو بنی برفتح ہو۔ (۴۵۶) ارشاد۔ اسم صوت جو بنی برفتح ہو۔ (۴۵۷) ارشاد۔ اسم ظرف جو بنی برفتح ہو۔ (۴۵۸) ارشاد۔ اسم اشارہ جو بنی برفتح ہو۔ (۴۵۹) ارشاد۔ اسم موصول جو بنی برفتح ہو۔ (۴۶۰)

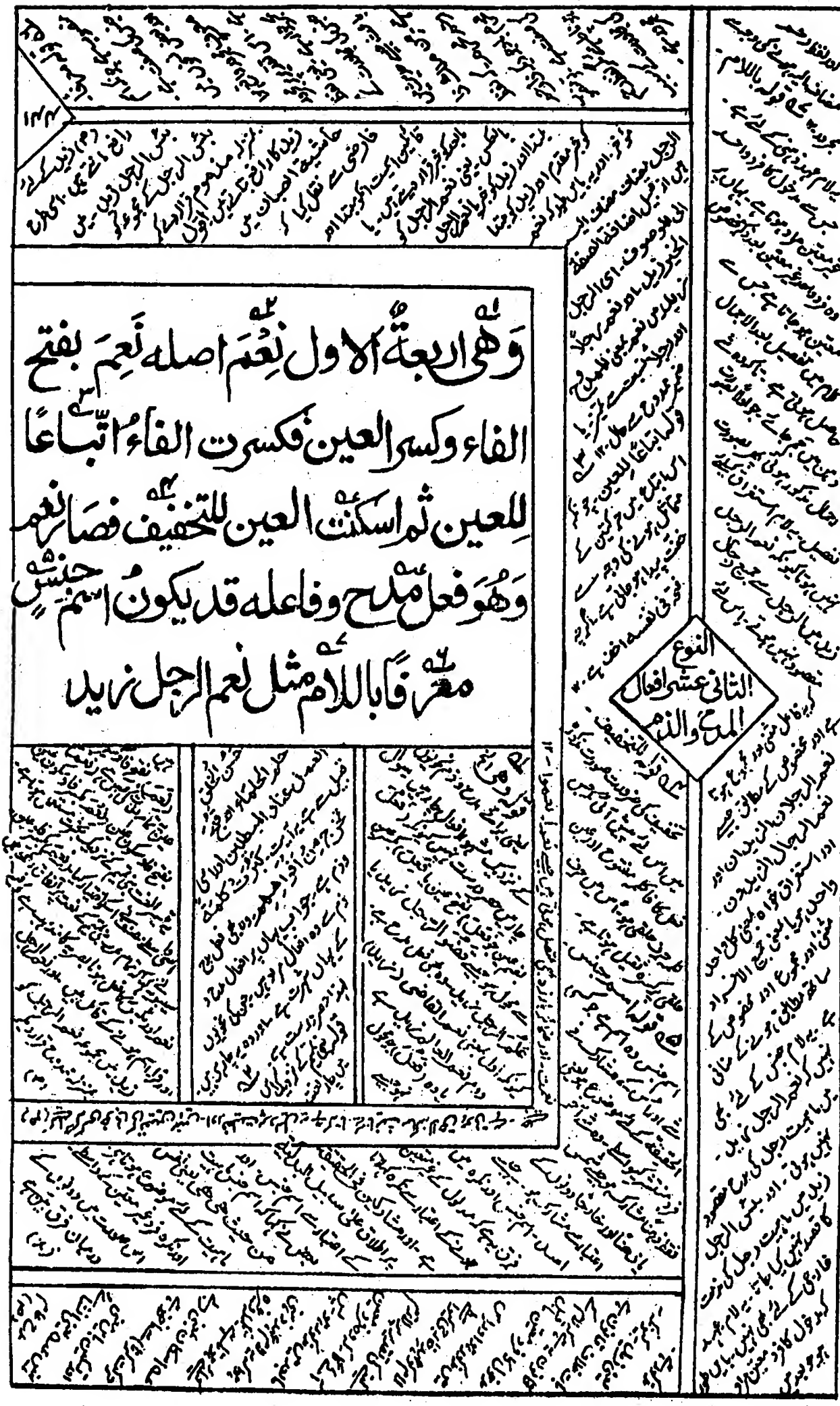

(۳) فعل مجہول

(۴) فعل امر

(۵) فعل نہی

(۶) فعل مضارع

(۷) فعل ماضی

(۸) فعل ماضی منفی

(۹) فعل مضارع منفی

(۱۰) فعل ماضی مجہول

(۱۱) فعل مضارع مجہول

(۱۲) فعل ماضی مجہول منفی

(۱۳) فعل مضارع مجہول منفی

(۱۴) فعل ماضی معروف

(۱۵) فعل مضارع معروف

(۱۶) فعل ماضی معروف منفی

(۱۷) فعل مضارع معروف منفی

(۱۸) فعل ماضی مجہول

(۱۹) فعل مضارع مجہول

(۲۰) فعل ماضی مجہول منفی

(۲۱) فعل مضارع مجہول منفی

(۲۲) فعل ماضی معروف

(۲۳) فعل مضارع معروف

(۲۴) فعل ماضی معروف منفی

(۲۵) فعل مضارع معروف منفی

(۲۶) فعل ماضی مجہول

(۲۷) فعل مضارع مجہول

(۲۸) فعل ماضی مجہول منفی

(۲۹) فعل مضارع مجہول منفی

(۳۰) فعل ماضی معروف

(۳۱) فعل مضارع معروف

(۳۲) فعل ماضی معروف منفی

(۳۳) فعل مضارع معروف منفی

(۳۴) فعل ماضی مجہول

(۳۵) فعل مضارع مجہول

(۳۶) فعل ماضی مجہول منفی

(۳۷) فعل مضارع مجہول منفی

(۳۸) فعل ماضی معروف

(۳۹) فعل مضارع معروف

(۴۰) فعل ماضی معروف منفی

(۴۱) فعل مضارع معروف منفی

(۴۲) فعل ماضی مجہول

(۴۳) فعل مضارع مجہول

(۴۴) فعل ماضی مجہول منفی

(۴۵) فعل مضارع مجہول منفی

(۴۶) فعل ماضی معروف

(۴۷) فعل مضارع معروف

(۴۸) فعل ماضی معروف منفی

(۴۹) فعل مضارع معروف منفی

(۵۰) فعل ماضی مجہول

(۵۱) فعل مضارع مجہول

(۵۲) فعل ماضی مجہول منفی

(۵۳) فعل مضارع مجہول منفی

(۵۴) فعل ماضی معروف

(۵۵) فعل مضارع معروف

(۵۶) فعل ماضی معروف منفی

(۵۷) فعل مضارع معروف منفی

(۵۸) فعل ماضی مجہول

(۵۹) فعل مضارع مجہول

(۶۰) فعل ماضی مجہول منفی

(۶۱) فعل مضارع مجہول منفی

(۶۲) فعل ماضی معروف

(۶۳) فعل مضارع معروف

(۶۴) فعل ماضی معروف منفی

(۶۵) فعل مضارع معروف منفی

(۶۶) فعل ماضی مجہول

(۶۷) فعل مضارع مجہول

(۶۸) فعل ماضی مجہول منفی

(۶۹) فعل مضارع مجہول منفی

(۷۰) فعل ماضی معروف

(۷۱) فعل مضارع معروف

(۷۲) فعل ماضی معروف منفی

(۷۳) فعل مضارع معروف منفی

(۷۴) فعل ماضی مجہول

(۷۵) فعل مضارع مجہول

(۷۶) فعل ماضی مجہول منفی

(۷۷) فعل مضارع مجہول منفی

(۷۸) فعل ماضی معروف

(۷۹) فعل مضارع معروف

(۸۰) فعل ماضی معروف منفی

(۸۱) فعل مضارع معروف منفی

(۸۲) فعل ماضی مجہول

(۸۳) فعل مضارع مجہول

(۸۴) فعل ماضی مجہول منفی

(۸۵) فعل مضارع مجہول منفی

(۸۶) فعل ماضی معروف

(۸۷) فعل مضارع معروف

(۸۸) فعل ماضی معروف منفی

(۸۹) فعل مضارع معروف منفی

(۹۰) فعل ماضی مجہول

(۹۱) فعل مضارع مجہول

(۹۲) فعل ماضی مجہول منفی

(۹۳) فعل مضارع مجہول منفی

(۹۴) فعل ماضی معروف

(۹۵) فعل مضارع معروف

(۹۶) فعل ماضی معروف منفی

(۹۷) فعل مضارع معروف منفی

(۹۸) فعل ماضی مجہول

(۹۹) فعل مضارع مجہول

(۱۰۰) فعل ماضی مجہول منفی

(۱۰۱) فعل مضارع مجہول منفی

(۱۰۲) فعل ماضی معروف

(۱۰۳) فعل مضارع معروف

(۱۰۴) فعل ماضی معروف منفی

(۱۰۵) فعل مضارع معروف منفی

(۱۰۶) فعل ماضی مجہول

(۱۰۷) فعل مضارع مجہول

(۱۰۸) فعل ماضی مجہول منفی

(۱۰۹) فعل مضارع مجہول منفی

(۱۱۰) فعل ماضی معروف

(۱۱۱) فعل مضارع معروف

(۱۱۲) فعل ماضی معروف منفی

(۱۱۳) فعل مضارع معروف منفی

(۱۱۴) فعل ماضی مجہول

(۱۱۵) فعل مضارع مجہول

(۱۱۶) فعل ماضی مجہول منفی

(۱۱۷) فعل مضارع مجہول منفی

(۱۱۸) فعل ماضی معروف

(۱۱۹) فعل مضارع معروف

(۱۲۰) فعل ماضی معروف منفی

(۱۲۱) فعل مضارع معروف منفی

(۱۲۲) فعل ماضی مجہول

(۱۲۳) فعل مضارع مجہول

(۱۲۴) فعل ماضی مجہول منفی

(۱۲۵) فعل مضارع مجہول منفی

(۱۲۶) فعل ماضی معروف

(۱۲۷) فعل مضارع معروف

(۱۲۸) فعل ماضی معروف منفی

(۱۲۹) فعل مضارع معروف منفی

(۱۳۰) فعل ماضی مجہول

(۱۳۱) فعل مضارع مجہول

(۱۳۲) فعل ماضی مجہول منفی

(۱۳۳) فعل مضارع مجہول منفی

(۱۳۴) فعل ماضی معروف

(۱۳۵) فعل مضارع معروف

(۱۳۶) فعل ماضی معروف منفی

(۱۳۷) فعل مضارع معروف منفی

(۱۳۸) فعل ماضی مجہول

(۱۳۹) فعل مضارع مجہول

(۱۴۰) فعل ماضی مجہول منفی

(۱۴۱) فعل مضارع مجہول منفی

(۱۴۲) فعل ماضی معروف

(۱۴۳) فعل مضارع معروف

(۱۴۴) فعل ماضی معروف منفی

(۱۴۵) فعل مضارع معروف منفی

(۱۴۶) فعل ماضی مجہول

(۱۴۷) فعل مضارع مجہول

(۱۴۸) فعل ماضی مجہول منفی

(۱۴۹) فعل مضارع مجہول منفی

(۱۵۰) فعل ماضی معروف

(۱۵۱) فعل مضارع معروف

(۱۵۲) فعل ماضی معروف منفی

(۱۵۳) فعل مضارع معروف منفی

(۱۵۴) فعل ماضی مجہول

(۱۵۵) فعل مضارع مجہول

(۱۵۶) فعل ماضی مجہول منفی

(۱۵۷) فعل مضارع مجہول منفی

(۱۵۸) فعل ماضی معروف

(۱۵۹) فعل مضارع معروف

(۱۶۰) فعل ماضی معروف منفی

(۱۶۱) فعل مضارع معروف منفی

(۱۶۲) فعل ماضی مجہول

(۱۶۳) فعل مضارع مجہول

(۱۶۴) فعل ماضی مجہول منفی

(۱۶۵) فعل مضارع مجہول منفی

(۱۶۶) فعل ماضی معروف

(۱۶۷) فعل مضارع معروف

(۱۶۸) فعل ماضی معروف منفی

(۱۶۹) فعل مضارع معروف منفی

(۱۷۰) فعل ماضی مجہول

(۱۷۱) فعل مضارع مجہول

(۱۷۲) فعل ماضی مجہول منفی

(۱۷۳) فعل مضارع مجہول منفی

(۱۷۴) فعل ماضی معروف

(۱۷۵) فعل مضارع معروف

(۱۷۶) فعل ماضی معروف منفی

(۱۷۷) فعل مضارع معروف منفی

(۱۷۸) فعل ماضی مجہول

(۱۷۹) فعل مضارع مجہول

(۱۸۰) فعل ماضی مجہول منفی

(۱۸۱) فعل مضارع مجہول منفی

(۱۸۲) فعل ماضی معروف

(۱۸۳) فعل مضارع معروف

(۱۸۴) فعل ماضی معروف منفی

(۱۸۵) فعل مضارع معروف منفی

(۱۸۶) فعل ماضی مجہول

(۱۸۷) فعل مضارع مجہول

(۱۸۸) فعل ماضی مجہول منفی

(۱۸۹) فعل مضارع مجہول منفی

(۱۹۰) فعل ماضی معروف

(۱۹۱) فعل مضارع معروف

(۱۹۲) فعل ماضی معروف منفی

(۱۹۳) فعل مضارع معروف منفی

(۱۹۴) فعل ماضی مجہول

(۱۹۵) فعل مضارع مجہول

(۱۹۶) فعل ماضی مجہول منفی

(۱۹۷) فعل مضارع مجہول منفی

(۱۹۸) فعل ماضی معروف

(۱۹۹) فعل مضارع معروف

(۲۰۰) فعل ماضی معروف منفی

(۲۰۱) فعل مضارع معروف منفی

(۲۰۲) فعل ماضی مجہول

(۲۰۳) فعل مضارع مجہول

(۲۰۴) فعل ماضی مجہول منفی

(۲۰۵) فعل مضارع مجہول منفی

(۲۰۶) فعل ماضی معروف

(۲۰۷) فعل مضارع معروف

(۲۰۸) فعل ماضی معروف منفی

(۲۰۹) فعل مضارع معروف منفی

(۲۱۰) فعل ماضی مجہول

(۲۱۱) فعل مضارع مجہول

(۲۱۲) فعل ماضی مجہول منفی

(۲۱۳) فعل مضارع مجہول منفی

(۲۱۴) فعل ماضی معروف

(۲۱۵) فعل مضارع معروف

(۲۱۶) فعل ماضی معروف منفی

(۲۱۷) فعل مضارع معروف منفی

(۲۱۸) فعل ماضی مجہول

(۲۱۹) فعل مضارع مجہول

(۲۲۰) فعل ماضی مجہول منفی

(۲۲۱) فعل مضارع مجہول منفی

(۲۲۲) فعل ماضی معروف

(۲۲۳) فعل مضارع معروف

(۲۲۴) فعل ماضی معروف منفی

(۲۲۵) فعل مضارع معروف منفی

(۲۲۶) فعل ماضی مجہول

(۲۲۷) فعل مضارع مجہول

(۲۲۸) فعل ماضی مجہول منفی

(۲۲۹) فعل مضارع مجہول منفی

(۲۳۰) فعل ماضی معروف

(۲۳۱) فعل مضارع معروف

(۲۳۲) فعل ماضی معروف منفی

(۲۳۳) فعل مضارع معروف منفی

(۲۳۴) فعل ماضی مجہول

(۲۳۵) فعل مضارع مجہول

(۲۳۶) فعل ماضی مجہول منفی

(۲۳۷) فعل مضارع مجہول منفی

(۲۳۸) فعل ماضی معروف

(۲۳۹) فعل مضارع معروف

(۲۴۰) فعل ماضی معروف منفی

(۲۴۱) فعل مضارع معروف منفی

(۲۴۲) فعل ماضی مجہول

(۲۴۳) فعل مضارع مجہول

(۲۴۴) فعل ماضی مجہول منفی

(۲۴۵) فعل مضارع مجہول منفی

(۲۴۶) فعل ماضی معروف

(۲۴۷) فعل مضارع معروف

(۲۴۸) فعل ماضی معروف منفی

(۲۴۹) فعل مضارع معروف منفی

(۲۵۰) فعل ماضی مجہول

(۲۵۱) فعل مضارع مجہول

(۲۵۲) فعل ماضی مجہول منفی

(۲۵۳) فعل مضارع مجہول منفی

(۲۵۴) فعل ماضی معروف

(۲۵۵) فعل مضارع معروف

(۲۵۶) فعل ماضی معروف منفی

(۲۵۷) فعل مضارع معروف منفی

(۲۵۸) فعل ماضی مجہول

(۲۵۹) فعل مضارع مجہول

(۲۶۰) فعل ماضی مجہول منفی

(۲۶۱) فعل مضارع مجہول منفی

(۲۶۲) فعل ماضی معروف

(۲۶۳) فعل مضارع معروف

(۲۶۴) فعل ماضی معروف منفی

(۲۶۵) فعل مضارع معروف منفی

(۲۶۶) فعل ماضی مجہول

(۲۶۷) فعل مضارع مجہول

(۲۶۸) فعل ماضی مجہول منفی

(۲۶۹) فعل مضارع مجہول منفی

(۲۷۰) فعل ماضی معروف

(۲۷۱) فعل مضارع معروف

(۲۷۲) فعل ماضی معروف منفی

(۲۷۳) فعل مضارع معروف منفی

(۲۷۴) فعل ماضی مجہول

(۲۷۵) فعل مضارع مجہول

(۲۷۶) فعل ماضی مجہول منفی

(۲۷۷) فعل مضارع مجہول منفی

(۲۷۸) فعل ماضی معروف

(۲۷۹) فعل مضارع معروف

(۲۸۰) فعل ماضی معروف منفی

(۲۸۱) فعل مضارع معروف منفی

(۲۸۲) فعل ماضی مجہول

(۲۸۳) فعل مضارع مجہول

(۲۸۴) فعل ماضی مجہول منفی

(۲۸۵) فعل مضارع مجہول منفی

(۲۸۶) فعل ماضی معروف

(۲۸۷) فعل مضارع معروف

(۲۸۸) فعل ماضی معروف منفی

(۲۸۹) فعل مضارع معروف منفی

(۲۹۰) فعل ماضی مجہول

(۲۹۱) فعل مضارع مجہول

(۲۹۲) فعل ماضی مجہول منفی

(۲۹۳) فعل مضارع مجہول منفی

(۲۹۴) فعل ماضی معروف

(۲۹۵) فعل مضارع معروف

(۲۹۶) فعل ماضی معروف منفی

(۲۹۷) فعل مضارع معروف منفی

(۲۹۸) فعل ماضی مجہول

(۲۹۹) فعل مضارع مجہول

(۳۰۰) فعل ماضی مجہول منفی

(۳۰۱) فعل مضارع مجہول منفی

(۳۰۲) فعل ماضی معروف

(۳۰۳) فعل مضارع معروف

(۳۰۴) فعل ماضی معروف منفی

(۳۰۵) فعل مضارع معروف منفی

(۳۰۶) فعل ماضی مجہول

(۳۰۷) فعل مضارع مجہول

(۳۰۸) فعل ماضی مجہول منفی

(۳۰۹) فعل مضارع مجہول منفی

(۳۱۰) فعل ماضی معروف

(۳۱۱) فعل مضارع معروف

(۳۱۲) فعل ماضی معروف منفی

(۳۱۳) فعل مضارع معروف منفی

(۳۱۴) فعل ماضی مجہول

(۳۱۵) فعل مضارع مجہول

(۳۱۶) فعل ماضی مجہول منفی

(۳۱۷) فعل مضارع مجہول منفی

(۳۱۸) فعل ماضی معروف

(۳۱۹) فعل مضارع معروف

(۳۲۰) فعل ماضی معروف منفی

(۳۲۱) فعل مضارع معروف منفی

(۳۲۲) فعل ماضی مجہول

(۳۲۳) فعل مضارع مجہول

(۳۲۴) فعل ماضی مجہول منفی

(۳۲۵) فعل مضارع مجہول منفی

(۳۲۶) فعل ماضی معروف

(۳۲۷) فعل مضارع معروف

(۳۲۸) فعل ماضی معروف منفی

(۳۲۹) فعل مضارع معروف منفی

(۳۳۰) فعل ماضی مجہول

(۳۳۱) فعل مضارع مجہول

(۳۳۲) فعل ماضی مجہول منفی

(۳۳۳) فعل مضارع مجہول منفی

(۳۳۴) فعل ماضی معروف

(۳۳۵) فعل مضارع معروف

(۳۳۶) فعل ماضی معروف منفی

(۳۳۷) فعل مضارع معروف منفی

(۳۳۸) فعل ماضی مجہول

(۳۳۹) فعل مضارع مجہول

(۳۴۰) فعل ماضی مجہول منفی

(۳۴۱) فعل مضارع مجہول منفی

(۳۴۲) فعل ماضی معروف

(۳۴۳) فعل مضارع معروف

(۳۴۴) فعل ماضی معروف منفی

(۳۴۵) فعل مضارع معروف منفی

(۳۴۶) فعل ماضی مجہول

(۳۴۷) فعل مضارع مجہول

(۳۴۸) فعل ماضی مجہول منفی

(۳۴۹) فعل مضارع مجہول منفی

(۳۵۰) فعل ماضی معروف

(۳۵۱) فعل مضارع معروف

(۳۵۲) فعل ماضی معروف منفی

(۳۵۳) فعل مضارع معروف منفی

(۳۵۴) فعل ماضی مجہول

(۳۵۵) فعل مضارع مجہول

(۳۵۶) فعل ماضی مجہول منفی

(۳۵۷) فعل مضارع مجہول منفی

(۳۵۸) فعل ماضی معروف

(۳۵۹) فعل مضارع معروف

(۳۶۰) فعل ماضی معروف منفی

(۳۶۱) فعل مضارع معروف منفی

(۳۶۲) فعل ماضی مجہول

(۳۶۳) فعل مضارع مجہول

(۳۶۴) فعل ماضی مجہول منفی

(۳۶۵) فعل مضارع مجہول منفی

(۳۶۶) فعل ماضی معروف

(۳۶۷) فعل مضارع معروف

(۳۶۸) فعل ماضی معروف منفی

(۳۶۹) فعل مضارع معروف منفی

(۳۷۰) فعل ماضی مجہول

(۳۷۱) فعل مضارع مجہول

(۳۷۲) فعل ماضی مجہول منفی

(۳۷۳) فعل مضارع مجہول منفی

(۳۷۴) فعل ماضی معروف

(۳۷۵) فعل مضارع معروف

(۳۷۶) فعل ماضی معروف منفی

(۳۷۷) فعل مضارع معروف منفی

(۳۷۸) فعل ماضی مجہول

(۳۷۹) فعل مضارع مجہول

(۳۸۰) فعل ماضی مجہول منفی

(۳۸۱) فعل مضارع مجہول منفی

(۳۸۲) فعل ماضی معروف

(۳۸۳) فعل مضارع معروف

(۳۸۴) فعل ماضی معروف منفی

(۳۸۵) فعل مضارع معروف منفی

(۳۸۶) فعل ماضی مجہول

(۳۸۷) فعل مضارع مجہول

(۳۸۸) فعل ماضی مجہول منفی

(۳۸۹) فعل مضارع مجہول منفی

(۳۹۰) فعل ماضی معروف

(۳۹۱) فعل مضارع معروف

(۳۹۲) فعل ماضی معروف منفی

(۳۹۳) فعل مضارع معروف منفی

(۳۹۴) فعل ماضی مجہول

(۳۹۵) فعل مضارع مجہول

(۳۹۶) فعل ماضی مجہول منفی

(۳۹۷) فعل مضارع مجہول منفی

(۳۹۸) فعل ماضی معروف

(۳۹۹) فعل مضارع معروف

(۴۰۰) فعل ماضی معروف منفی

(۴۰۱) فعل مضارع معروف منفی

(۴۰۲) فعل ماضی مجہول

(۴۰۳) فعل مضارع مجہول

(۴۰۴) فعل ماضی مجہول منفی

(۴۰۵) فعل مضارع مجہول منفی

(۴۰۶) فعل ماضی معروف

(۴۰۷) فعل مضارع معروف

(۴۰۸) فعل ماضی معروف منفی

(۴۰۹) فعل مضارع معروف منفی

(۴۱۰) فعل ماضی مجہول

(۴۱۱) فعل مضارع مجہول

(۴۱۲) فعل ماضی مجہول منفی

(۴۱۳) فعل مضارع مجہول منفی

(۴۱۴) فعل ماضی معروف

(۴۱۵) فعل مضارع معروف

(۴۱۶) فعل ماضی معروف منفی

(۴۱۷) فعل مضارع معروف منفی

(۴۱۸) فعل ماضی مجہول

(۴۱۹) فعل مضارع مجہول

(۴۲۰) فعل ماضی مجہول منفی

(۴۲۱) فعل مضارع مجہول منفی

(۴۲۲) فعل ماضی معروف

(۴۲۳) فعل مضارع معروف

(۴۲۴) فعل ماضی معروف منفی

(۴۲۵) فعل مضارع معروف منفی

(۴۲۶) فعل ماضی مجہول

(۴۲۷) فعل مضارع مجہول

(۴۲۸) فعل ماضی مجہول منفی

(۴۲۹) فعل مضارع مجہول منفی

(۴۳۰) فعل ماضی معروف

(۴۳۱) فعل مضارع معروف

(۴۳۲) فعل ماضی معروف منفی

(۴۳۳) فعل مضارع معروف منفی

(۴۳۴) فعل ماضی مجہول

(۴۳۵) فعل مضارع مجہول

(۴۳۶) فعل ماضی مجہول منفی

(۴۳۷) فعل مضارع مجہول منفی

(۴۳۸) فعل ماضی معروف

(۴۳۹) فعل مضارع معروف

(۴۴۰) فعل ماضی معروف منفی

(۴۴۱) فعل مضارع معروف منفی

(۴۴۲) فعل ماضی مجہول

(۴۴۳) فعل مضارع مجہول

(۴۴۴) فعل ماضی مجہول منفی

(۴۴۵) فعل مضارع مجہول منفی

(۴۴۶) فعل ماضی معروف

(۴۴۷) فعل مضارع معروف

(۴۴۸) فعل ماضی معروف منفی

(۴۴۹) فعل مضارع معروف منفی

(۴۵۰) فعل ماضی مجہول

(۴۵۱) فعل مضارع مجہول

(۴۵۲) فعل ماضی مجہول منفی

(۴۵۳) فعل مضارع مجہول منفی

(۴۵۴) فعل ماضی معروف

(۴۵۵) فعل مضارع معروف

(۴۵۶) فعل ماضی معروف منفی

(۴۵۷) فعل مضارع معروف منفی

(۴۵۸) فعل ماضی مجہول

(۴۵۹) فعل مضارع مجہول

(۴۶۰) فعل ماضی مجہول منفی

(۴۶۱) فعل مضارع مجہول منفی

(۴۶۲) فعل ماضی معروف

(۴۶۳) فعل مضارع معروف

(۴۶۴) فعل ماضی معروف منفی

(۴۶۵) فعل مضارع معروف منفی

(۴۶۶) فعل ماضی مجہول

(۴۶۷) فعل مضارع مجہول

(۴۶۸) فعل ماضی مجہول منفی

(۴۶۹) فعل مضارع مجہول منفی

(۴۷۰) فعل ماضی معروف

(۴۷۱) فعل مضارع معروف

(۴۷۲) فعل ماضی معروف منفی

(۴۷۳) فعل مضارع معروف منفی

(۴۷۴) فعل ماضی مجہول

(۴۷۵) فعل مضارع مجہول

(۴۷۶) فعل ماضی مجہول منفی

(۴۷۷) فعل مضارع مجہول منفی

(۴۷۸) فعل ماضی معروف

(۴۷۹) فعل مضارع معروف

(۴۸۰) فعل ماضی معروف منفی

(۴۸۱) فعل مضارع معروف منفی

(۴۸۲) فعل ماضی مجہول

(۴۸۳) فعل مضارع مجہول

(۴۸۴) فعل ماضی مجہول منفی

(۴۸۵) فعل مضارع مجہول منفی

(۴۸۶) فعل ماضی معروف

(۴۸۷) فعل مضارع معروف

(۴۸۸) فعل ماضی معروف منفی

(۴۸۹) فعل مضارع معروف منفی

(۴۹۰) فعل ماضی مجہول

(۴۹۱) فعل مضارع مجہول

(۴۹۲) فعل ماضی مجہول منفی

(۴۹۳) فعل مضارع مجہول منفی

(۴۹۴) فعل ماضی معروف

(۴۹۵) فعل مضارع معروف

(۴۹۶) فعل ماضی معروف منفی

(۴۹۷) فعل مضارع معروف منفی

(۴۹۸) فعل ماضی مجہول

(۴۹۹) فعل مضارع مجہول

(۵۰۰) فعل ماضی مجہول منفی

(۵۰۱) فعل مضارع مجہول منفی

(۵۰۲) فعل ماضی معروف

(۵۰۳) فعل مضارع معروف

(۵۰۴) فعل ماضی معروف منفی

(۵۰۵) فعل مضارع معروف منفی

(۵۰۶) فعل ماضی مجہول

(۵۰۷) فعل مضارع مجہول

(۵۰۸) فعل ماضی مجہول منفی

(۵۰۹) فعل مضارع مجہول منفی

(۵۱۰) فعل ماضی معروف

(۵۱۱) فعل مضارع معروف

(۵۱۲) فعل ماضی معروف منفی

(۵۱۳) فعل مضارع معروف منفی

(۵۱۴) فعل ماضی مجہول

(۵۱۵) فعل مضارع مجہول

(۵۱۶) فعل ماضی مجہول منفی

(۵۱۷) فعل مضارع مجہول منفی

(۵۱۸) فعل ماضی معروف

(۵۱۹) فعل مضارع معروف

(۵۲۰) فعل ماضی معروف منفی

(۵۲۱) فعل مضارع معروف منفی

(۵۲۲) فعل ماضی مجہول

(۵۲۳) فعل مضارع مجہول

(۵۲۴) فعل ماضی مجہول منفی

(۵۲۵) فعل مضارع مجہول منفی

(۵۲۶) فعل ماضی معروف

(۵۲۷) فعل مضارع معروف

(۵۲۸) فعل ماضی معروف منفی

(۵۲۹) فعل مضارع معروف منفی

(۵۳۰) فعل ماضی مجہول

(۵۳۱) فعل مضارع مجہول

(۵۳۲) فعل ماضی مجہول منفی

(۵۳۳) فعل مضارع مجہول منفی

(۵۳۴) فعل ماضی معروف

(۵۳۵) فعل مضارع معروف

(۵۳۶) فعل ماضی معروف منفی

(۵۳۷) فعل مضارع معروف منفی

(۵۳۸) فعل ماضی مجہول

(۵۳۹) فعل مضارع مجہول

(۵۴۰) فعل ماضی مجہول منفی

(۵۴۱) فعل مضارع مجہول منفی

(۵۴۲) فعل ماضی معروف

(۵۴۳) فعل مضارع معروف

(۵۴۴) فعل ماضی معروف منفی

(۵۴۵) فعل مضارع معروف منفی

(۵۴۶) فعل ماضی مجہول

(۵۴۷) فعل مضارع مجہول

(۵۴۸) فعل ماضی مجہول منفی

(۵۴۹) فعل مضارع مجہول منفی

(۵۵۰) فعل ماضی معروف

(۵۵۱) فعل مضارع معروف

(۵۵۲) فعل ماضی معروف منفی

(۵۵۳) فعل مضارع معروف منفی

(۵۵۴) فعل ماضی مجہول

(۵۵۵) فعل مضارع مجہول

(۵۵۶) فعل ماضی مجہول منفی

(۵۵۷) فعل مضارع مجہول منفی

(۵۵۸) فعل ماضی معروف

(۵۵۹) فعل مضارع معروف

(۵۶۰) فعل ماضی معروف منفی

(۵۶۱) فعل مضارع معروف منفی

(۵۶۲) فعل ماضی مجہول

(۵۶۳) فعل مضارع مجہول

(۵۶۴) فعل ماضی مجہول منفی

(۵۶۵) فعل مضارع مجہول منفی

(۵۶۶) فعل ماضی معروف

(۵۶۷) فعل مضارع معروف

(۵۶۸) فعل ماضی معروف منفی

(۵۶۹) فعل مضارع معروف منفی

(۵۷۰) فعل ماضی مجہول

(۵۷۱) فعل مضارع مجہول

(۵۷۲) فعل ماضی مجہول منفی

(۵۷۳) فعل مضارع مجہول منفی

(۵۷۴) فعل ماضی معروف

(۵۷۵) فعل مضارع معروف

(۵۷۶) فعل ماضی معروف منفی

(۵۷۷) فعل مضارع معروف منفی

(۵۷۸) فعل ماضی مجہول

(۵۷۹) فعل مضارع مجہول

(۵۸۰) فعل ماضی مجہول منفی

(۵۸۱) فعل مضارع مجہول منفی

(۵۸۲) فعل ماضی معروف

(۵۸۳) فعل مضارع معروف

(۵۸۴) فعل ماضی معروف منفی

(۵۸۵) فعل مضارع معروف منفی

(۵۸۶) فعل ماضی مجہول

(۵۸۷) فعل مضارع مجہول

(۵۸۸) فعل ماضی مجہول منفی

(۵۸۹) فعل مضارع مجہول منفی

(۵۹۰) فعل ماضی معروف

(۵۹۱) فعل مضارع معروف

(۵۹۲) فعل ماضی معروف منفی

(۵۹۳) فعل مضارع معروف منفی

(۵۹۴) فعل ماضی مجہول

(۵۹۵) فعل مضارع مجہول

(۵۹۶) فعل ماضی مجہول منفی

(۵۹۷) فعل مضارع مجہول منفی

(۵۹۸) فعل ماضی معروف

(۵۹۹) فعل مضارع معروف

(۶۰۰) فعل ماضی معروف منفی

(۶۰۱) فعل مضارع معروف منفی

(۶۰۲) فعل ماضی مجہول

(۶۰۳) فعل مضارع مجہول

(۶۰۴) فعل ماضی مجہول منفی

(۶۰۵) فعل مضارع مجہول منفی

(۶۰۶) فعل ماضی معروف

(۶۰۷) فعل مضارع معروف

(۶۰۸) فعل ماضی معروف منفی

(۶۰۹) فعل مضارع معروف منفی

(۶۱۰) فعل ماضی مجہول

(۶۱۱) فعل مضارع مجہول

(۶۱۲) فعل ماضی مجہول منفی

(۶۱۳) فعل مضارع مجہول منفی

(۶۱۴) فعل ماضی معروف

(۶۱۵) فعل مضارع معروف

(۶۱۶) فعل ماضی معروف منفی

(۶۱۷) فعل مضارع معروف منفی

(۶۱۸) فعل ماضی مجہول

(۶۱۹) فعل مضارع مجہول

(۶۲۰) فعل ماضی مجہول منفی

(۶۲۱) فعل مضارع مجہول منفی

(۶۲۲) فعل ماضی معروف

(۶۲۳) فعل مضارع معروف

(۶۲۴) فعل ماضی معروف منفی

(۶۲۵) فعل مضارع معروف منفی

(۶۲۶) فعل ماضی مجہول

(۶۲۷) فعل مضارع مجہول

(۶۲۸) فعل ماضی مجہول منفی

(۶۲۹) فعل مضارع مجہول منفی

(۶۳۰) فعل ماضی معروف

(۶۳۱) فعل مضارع معروف

(۶۳۲) فعل ماضی معروف منفی

(۶۳۳) فعل مضارع معروف منفی

(۶۳۴) فعل ماضی مجہول

(۶۳۵) فعل مضارع مجہول

(۶۳۶) فعل ماضی مجہول منفی

(۶۳۷) فعل مضارع مجہول منفی

(۶۳۸) فعل ماضی معروف

(۶۳۹) فعل مضارع معروف

(۶۴۰) فعل ماضی معروف منفی

(۶۴۱) فعل مضارع معروف منفی

(۶۴۲) فعل ماضی مجہول

(۶۴۳) فعل مضارع مجہول

(۶۴۴) فعل ماضی مجہول منفی

(۶۴۵) فعل مضارع مجہول منفی

(۶۴۶) فعل ماضی معروف

(۶۴۷) فعل مضارع معروف

(۶۴۸) فعل ماضی معروف منفی

(۶۴۹) فعل مضارع معروف منفی

(۶۵۰) فعل ماضی مجہول

(۶۵۱) فعل مضارع مجہول

(۶۵۲) فعل ماضی مجہول منفی

(۶۵۳) فعل مضارع مجہول منفی

(۶۵۴) فعل ماضی معروف

(۶۵۵) فعل مضارع معروف

(۶۵۶) فعل ماضی معروف منفی

(۶۵۷) فعل مضارع معروف منفی

(۶۵۸) فعل ماضی مجہول

(۶۵۹) فعل مضارع مجہول

(۶۶۰) فعل ماضی مجہول منفی

(۶۶۱) فعل مضارع مجہول منفی

(۶۶۲) فعل ماضی معروف

(۶۶۳) فعل مضارع معروف

(۶۶۴) فعل ماضی معروف منفی

(۶۶۵) فعل مضارع معروف منفی

(۶۶۶) فعل ماضی مجہول

(۶۶۷) فعل مضارع مجہول

(۶۶۸) فعل ماضی مجہول منفی

(۶۶۹) فعل مضارع مجہول منفی

(۶۷۰) فعل ماضی معروف

(۶۷۱) فعل مضارع معروف

(۶۷۲) فعل ماضی معروف منفی

(۶۷۳) فعل مضارع معروف منفی

(۶۷۴) فعل ماضی مجہول

(۶۷۵) فعل مضارع مجہول

(۶۷۶) فعل ماضی مجہول منفی

(۶۷۷) فعل مضارع مجہول منفی

(۶۷۸) فعل ماضی معروف

(۶۷۹) فعل مضارع معروف

(۶۸۰) فعل ماضی معروف منفی

(۶۸۱) فعل مضارع معروف منفی

(۶۸۲) فعل ماضی مجہول

(۶۸۳) فعل مضارع مجہول

(۶۸۴) فعل ماضی مجہول منفی

(۶۸۵) فعل مضارع مجہول منفی

(۶۸۶) فعل ماضی معروف

(۶۸۷) فعل مضارع معروف

(۶۸۸) فعل ماضی معروف منفی

(۶۸۹) فعل مضارع معروف منفی

(۶۹۰) فعل ماضی مجہول

(۶۹۱) فعل مضارع مجہول

(۶۹۲) فعل ماضی مجہول منفی

(۶۹۳) فعل مضارع مجہول منفی

(۶۹۴) فعل ماضی معروف

(۶۹۵) فعل مضارع معروف

(۶۹۶) فعل ماضی معروف منفی

(۶۹۷) فعل مضارع معروف منفی

(۶۹۸) فعل ماضی مجہول

(۶۹۹) فعل مضارع مجہول

(۷۰۰) فعل ماضی مجہول منفی

(۷۰۱) فعل مضارع مجہول منفی

(۷۰۲) فعل ماضی معروف

(۷۰۳) فعل مضارع معروف

(۷۰۴) فعل ماضی معروف منفی

(۷۰۵) فعل مضارع معروف منفی

(۷۰۶) فعل ماضی مجہول

(۷۰۷) فعل مضارع مجہول

(۷۰۸) فعل ماضی مجہول منفی

(۷۰۹) فعل مضارع مجہول منفی

(۷۱۰) فعل ماضی معروف

(۷۱۱) فعل مضارع معروف

(۷۱۲) فعل ماضی معروف منفی

(۷۱۳) فعل مضارع معروف منفی

(۷۱۴) فعل ماضی مجہول

(۷۱۵) فعل مضارع مجہول

(۷۱۶) فعل ماضی مجہول منفی

(۷۱۷) فعل مضارع مجہول منفی

(۷۱۸) فعل ماضی معروف

(۷۱۹) فعل مضارع معروف

(۷۲۰) فعل ماضی معروف منفی

(۷۲۱) فعل مضارع معروف منفی

(۷۲۲) فعل ماضی مجہول

(۷۲۳) فعل مضارع مجہول

(۷۲۴) فعل ماضی مجہول منفی

(۷۲۵) فعل مضارع مجہول منفی

(۷۲۶) فعل ماضی معروف

(۷۲۷) فعل مضارع معروف

(۷۲۸) فعل ماضی معروف منفی

(۷۲۹) فعل مضارع معروف منفی

(۷۳۰) فعل ماضی مجہول

(۷۳۱) فعل مضارع مجہول

(۷۳۲) فعل ماضی مجہول منفی

(۷۳۳) فعل مضارع مجہول منفی

(۷۳۴) فعل ماضی معروف

(۷۳۵) فعل مضارع معروف

(۷۳۶) فعل ماضی معروف منفی

(۷۳۷) فعل مضارع معروف منفی

(۷۳۸) فعل ماضی مجہول

(۷۳۹) فعل مضارع مجہول

(۷۴۰) فعل ماضی مجہول منفی

(۷۴۱) فعل مضارع مجہول منفی

(۷۴۲) فعل ماضی معروف

(۷۴۳) فعل مضارع معروف

(۷۴۴) فعل ماضی معروف منفی

(۷۴۵) فعل مضارع معروف منفی

(۷۴۶) فعل ماضی مجہول

(۷۴۷) فعل مضارع مجہول

(۷۴۸) فعل ماضی مجہول منفی

(۷۴۹) فعل مضارع مجہول منفی

(۷۵۰) فعل ماضی معروف

(۷۵۱) فعل مضارع معروف

(۷۵۲) فعل ماضی معروف منفی

(۷۵۳) فعل مضارع معروف منفی

(۷۵۴) فعل ماضی مجہول

(۷۵۵) فعل مضارع مجہول

(۷۵۶) فعل ماضی مجہول منفی

(۷۵۷) فعل مضارع مجہول منفی

(۷۵۸) فعل ماضی معروف

(۷۵۹) فعل مضارع معروف

(۷۶۰) فعل ماضی معروف منفی

(۷۶۱) فعل مضارع معروف منفی

(۷۶۲) فعل ماضی مجہول

(۷۶۳) فعل مضارع مجہول

(۷۶۴) فعل ماضی مجہول منفی

(۷۶۵) فعل مضارع مجہول منفی

(۷۶۶) فعل ماضی معروف

(۷۶۷) فعل مضارع معروف

(۷۶۸) فعل ماضی معروف منفی

(۷۶۹) فعل مضارع معروف منفی

(۷۷۰) فعل ماضی مجہول

(۷۷۱) فعل مضارع مجہول

(۷۷۲) فعل ماضی مجہول منفی

(۷۷۳) فعل مضارع مجہول منفی

(۷۷۴) فعل ماضی معرو

النوع الثانی عشر
افعال المدح والذم

فالرجل مرفوع بانه فاعل نعم وزيد مخصوص بالمدح مرفوع بانه مبتدأ ونعم الرجل خبره مقدم عليه او مرفوع بانه خبر مبتدأ محذوف وهو الضمير تقديره نعم الرجل هو زيد فيكون على التقدير الاول جملة واحدة وعلى التقدير الثاني جملتين وقد يكون فاعله اسما مضافا

ترکیب
صفحہ ۱۴۶

النوع الثانی عشر افعال المدح والذم

الی المعرف باللام نحو نعم صاحب الرجل زید وقد یکون ضمیرًا مستترًا ممیزًا بنکرة منصوبة مثل نعم رجلًا زید والضمیر المستتر عائد الی معهود ذهنی وقد یحذف المخصوص اذا دل علیه قرینة مثل نعم العبد ای نعم العبد ایوب والقرینة

ترکیب
صفحہ ۱۴۸

(صفحہ ۱۴۸)

(صفحہ ۱۴۹)

النوع الثانی عشر افعال المدح والذم

سیاقُ الآیۃ وشرطُ المخصوص ان یکون مطابقًا للفاعلِ فی الافرادِ والتثنیۃ والجمعِ والتذکیرِ والتانیث مثل نعمَ الرجلُ زیدٌ ونعمَ الرجلانِ الزیدانِ ونعمَ الرجالُ الزیدونَ ونعمت المرأۃُ ھندٌ ونعمت المرأتانِ الھندانِ ونعمت النساءُ الھنداتُ

سیاق۔ اگر یہ بیاق سے ماخوذ ہو۔ تو بمعنی ماقبل شے ہوگا۔ اور اگر یسوق سے مشتق ہو۔ تو بمعنی ما یسوق الیہ الکلام ہوگا۔ اور یہی مناسب ہے۔ اور اگر یہ بمعنی سوق ہو۔ تو بمعنی ما یسوق بہ الکلام ہوگا۔ اور یہی مناسب ہے۔ (روشن) آتا ہے۔ اس تقدیر پر معنی کلام کے اور ما یعبر بہ شے شامل ہوگا۔ اس کے ماقبل

سیاق الآیۃ۔ معنی کلام میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔ چنانچہ الکشاف میں اس کی تصریح کی ہے۔ اور یہی مناسب ہے۔ (روشن) اس تقدیر پر معنی کلام کے ہوں گے۔ نعم العبد کا ما قبل

صاحب الایضاح علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔ کہ مخصوص (الایضاح) کو فرد کہا ہے۔ اور یہی مناسب ہے۔ نعم العبد کے العبد ورد اقتضی ہوتا ہے۔ مخصوص بالمدح

ترکیب
صفحہ ۱۵۰

النوع الثانی عشر
افعال المدح والذم

والثانی بئس وھو فعل ذمٍّ اصلہ بَئِسَ[1] مِن باب علم فکسرت الفاء لتبعیۃ العین ثم اُسکنت العین تخفیفًا فصارت بئس وفاعلہ ایضًا[2] احد الامور الثلثۃ المذکورۃ فی نعم وحکم المخصوص بالذم کحکم المخصوص بالمدح فی جمیع[3] الاحکام المذکورۃ مثل بئس الرجل زید وبئس صاحب الرجل زید وبئس رجلا زید وبئس الرجلان الزیدان وبئس الرجال الزیدون وبئست المرأۃ ھند

ترکیب صفحہ ۱۵۲

هند و بئست المرأتان الهندان و بئست النساء الهندات والثالث ساء وهو مرادف بئس وموافق له فی جمیع وجوه الاستعمال والرابع حبّ بفتح الفاء او ضمها اصله حبب بضم العین فاسکنت الباء الاولی وادغمت فی الثانیة علی اللغة الاولی او نقلت ضمتها الی الحاء وادغمت الباء فی الباء علی اللغة الثانیة

النوع الثانی عشر افعال المدح والذم

ترکیب
صفحہ ۱۵۴

النوع الثانی عشر
افعال المدح والذم

وَحَبَّ لَا یَنْفَصِلُ عَنْ ذَا فِی الْاِسْتِعْمَالِ وَ
هٰذَا یُقَالُ فِی تَقْرِیْرِ الْاَفْعَالِ حَبَّذَا اَوْ هُوَ مُرَادِفُ
نِعْمَ وَفَاعِلُهُ ذَا وَالْمَخْصُوْصُ بِالْمَدْحِ مَذْکُوْرٌ بَعْدَهٗ
وَاِعْرَابُهٗ کَاِعْرَابِ مَخْصُوْصِ نِعْمَ فِی الْوُجُهَیْنِ
الْمَذْکُوْرَیْنِ لٰکِنَّهٗ لَا یُطَابِقُ فَاعِلَهٗ فِی الْوُجُوْهِ
الْمَذْکُوْرَةِ مِثْلُ حَبَّذَا زَیْدٌ

ترکیب صفحہ ۱۵۶

وحبّذا الزيدان وحبّذا الزيدون وحبّذا
هند وحبّذا الهندان وحبّذا الهندات و
يجوز ان يكون قبله[1] او بعده اسم موافق له
منصوباً[2] على التمييز او على الحال مثل حبّذا
رجلاً زيد وحبّذا اركباً زيد وحبّذا زيد
رجلاً[3] وحبّذا زيد اكباً[4]

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

[1] قوله قبله يعني ورباره كما
في حبّذا مثل نعم رجلاً
زيد وحبّذا بعد نعم رجلاً
زيد يجوز ان يكون اسم
مخصوص بالمدح آتي به
بعد الفعل على خلاف نعم رجلاً
زيد

[2] قوله منصوباً اعلم ان
المخصوص بالمدح والذم
يجوز ان يكون مبتدأ
خبره الجملة الفعلية
قبله او بعده ويجوز
ان يكون خبر مبتدأ
محذوف تقديره هو
او هذا ويجوز ان
يكون منصوباً على
التمييز او على الحال
وهذا مذهب سيبويه
والمبرد وجماعة
من المحققين
وذهب الاخفش
الى ان المخصوص
بالمدح والذم
مجرور بالاضافة
محذوفاً تقديره
حبّذا مثل زيد
وحبّذا مثل
الزيدان
الخ

[3] قوله رجلاً زيد
ركباً جبحبّذا زيد
في دخل هو تحت
قول ام بمعنى
الخ

[4] قوله اكباً زيد
الا ترى انه
لا يجوز
الخ

[5] قوله وحبّذا زيد
الخ

[6] قوله وحبّذا زيد
اكباً

[7] قوله وحبّذا
الخ

[8] قوله وحبّذا
الخ

[9] قوله وحبّذا
الخ

[10] قوله وحبّذا
الخ

[11] قوله وحبّذا
الخ

[12] قوله وحبّذا
الخ

[13] قوله وحبّذا
الخ

[14] قوله وحبّذا
الخ

[15] قوله وحبّذا
الخ

[16] قوله وحبّذا
الخ

[17] قوله وحبّذا
الخ

[18] قوله وحبّذا
الخ

[19] قوله وحبّذا
الخ

[20] قوله وحبّذا
الخ

[21] قوله وحبّذا
الخ

[22] قوله وحبّذا
الخ

[23] قوله وحبّذا
الخ

[24] قوله وحبّذا
الخ

[25] قوله وحبّذا
الخ

[26] قوله وحبّذا
الخ

[27] قوله وحبّذا
الخ

[28] قوله وحبّذا
الخ

[29] قوله وحبّذا
الخ

[30] قوله وحبّذا
الخ

[31] قوله وحبّذا
الخ

[32] قوله وحبّذا
الخ

[33] قوله وحبّذا
الخ

[34] قوله وحبّذا
الخ

[35] قوله وحبّذا
الخ

[36] قوله وحبّذا
الخ

[37] قوله وحبّذا
الخ

[38] قوله وحبّذا
الخ

[39] قوله وحبّذا
الخ

[40] قوله وحبّذا
الخ

[41] قوله وحبّذا
الخ

[42] قوله وحبّذا
الخ

[43] قوله وحبّذا
الخ

[44] قوله وحبّذا
الخ

[45] قوله وحبّذا
الخ

[46] قوله وحبّذا
الخ

[47] قوله وحبّذا
الخ

[48] قوله وحبّذا
الخ

[49] قوله وحبّذا
الخ

[50] قوله وحبّذا
الخ

[51] قوله وحبّذا
الخ

[52] قوله وحبّذا
الخ

[53] قوله وحبّذا
الخ

[54] قوله وحبّذا
الخ

[55] قوله وحبّذا
الخ

[56] قوله وحبّذا
الخ

[57] قوله وحبّذا
الخ

[58] قوله وحبّذا
الخ

[59] قوله وحبّذا
الخ

[60] قوله وحبّذا
الخ

[61] قوله وحبّذا
الخ

[62] قوله وحبّذا
الخ

[63] قوله وحبّذا
الخ

[64] قوله وحبّذا
الخ

[65] قوله وحبّذا
الخ

[66] قوله وحبّذا
الخ

[67] قوله وحبّذا
الخ

[68] قوله وحبّذا
الخ

[69] قوله وحبّذا
الخ

[70] قوله وحبّذا
الخ

[71] قوله وحبّذا
الخ

[72] قوله وحبّذا
الخ

[73] قوله وحبّذا
الخ

[74] قوله وحبّذا
الخ

[75] قوله وحبّذا
الخ

[76] قوله وحبّذا
الخ

[77] قوله وحبّذا
الخ

[78] قوله وحبّذا
الخ

[79] قوله وحبّذا
الخ

[80] قوله وحبّذا
الخ

[81] قوله وحبّذا
الخ

[82] قوله وحبّذا
الخ

[83] قوله وحبّذا
الخ

[84] قوله وحبّذا
الخ

[85] قوله وحبّذا
الخ

[86] قوله وحبّذا
الخ

[87] قوله وحبّذا
الخ

[88] قوله وحبّذا
الخ

[89] قوله وحبّذا
الخ

[90] قوله وحبّذا
الخ

[91] قوله وحبّذا
الخ

[92] قوله وحبّذا
الخ

[93] قوله وحبّذا
الخ

[94] قوله وحبّذا
الخ

[95] قوله وحبّذا
الخ

[96] قوله وحبّذا
الخ

[97] قوله وحبّذا
الخ

[98] قوله وحبّذا
الخ

[99] قوله وحبّذا
الخ

[100] قوله وحبّذا
الخ

[101] قوله وحبّذا
الخ

[102] قوله وحبّذا
الخ

[103] قوله وحبّذا
الخ

[104] قوله وحبّذا
الخ

[105] قوله وحبّذا
الخ

[106] قوله وحبّذا
الخ

[107] قوله وحبّذا
الخ

[108] قوله وحبّذا
الخ

[109] قوله وحبّذا
الخ

[110] قوله وحبّذا
الخ

[111] قوله وحبّذا
الخ

[112] قوله وحبّذا
الخ

[113] قوله وحبّذا
الخ

[114] قوله وحبّذا
الخ

[115] قوله وحبّذا
الخ

[116] قوله وحبّذا
الخ

[117] قوله وحبّذا
الخ

[118] قوله وحبّذا
الخ

[119] قوله وحبّذا
الخ

[120] قوله وحبّذا
الخ

[121] قوله وحبّذا
الخ

[122] قوله وحبّذا
الخ

[123] قوله وحبّذا
الخ

[124] قوله وحبّذا
الخ

[125] قوله وحبّذا
الخ

[126] قوله وحبّذا
الخ

[127] قوله وحبّذا
الخ

[128] قوله وحبّذا
الخ

[129] قوله وحبّذا
الخ

[130] قوله وحبّذا
الخ

[131] قوله وحبّذا
الخ

[132] قوله وحبّذا
الخ

[133] قوله وحبّذا
الخ

[134] قوله وحبّذا
الخ

[135] قوله وحبّذا
الخ

[136] قوله وحبّذا
الخ

[137] قوله وحبّذا
الخ

[138] قوله وحبّذا
الخ

[139] قوله وحبّذا
الخ

[140] قوله وحبّذا
الخ

[141] قوله وحبّذا
الخ

[142] قوله وحبّذا
الخ

[143] قوله وحبّذا
الخ

[144] قوله وحبّذا
الخ

[145] قوله وحبّذا
الخ

[146] قوله وحبّذا
الخ

[147] قوله وحبّذا
الخ

[148] قوله وحبّذا
الخ

[149] قوله وحبّذا
الخ

[150] قوله وحبّذا
الخ

[151] قوله وحبّذا
الخ

[152] قوله وحبّذا
الخ

[153] قوله وحبّذا
الخ

[154] قوله وحبّذا
الخ

[155] قوله وحبّذا
الخ

[156] قوله وحبّذا
الخ

[157] قوله وحبّذا
الخ

[158] قوله وحبّذا
الخ

[159] قوله وحبّذا
الخ

[160] قوله وحبّذا
الخ

[161] قوله وحبّذا
الخ

[162] قوله وحبّذا
الخ

[163] قوله وحبّذا
الخ

[164] قوله وحبّذا
الخ

[165] قوله وحبّذا
الخ

[166] قوله وحبّذا
الخ

[167] قوله وحبّذا
الخ

[168] قوله وحبّذا
الخ

[169] قوله وحبّذا
الخ

[170] قوله وحبّذا
الخ

[171] قوله وحبّذا
الخ

[172] قوله وحبّذا
الخ

[173] قوله وحبّذا
الخ

[174] قوله وحبّذا
الخ

[175] قوله وحبّذا
الخ

[176] قوله وحبّذا
الخ

[177] قوله وحبّذا
الخ

[178] قوله وحبّذا
الخ

[179] قوله وحبّذا
الخ

[180] قوله وحبّذا
الخ

[181] قوله وحبّذا
الخ

[182] قوله وحبّذا
الخ

[183] قوله وحبّذا
الخ

[184] قوله وحبّذا
الخ

[185] قوله وحبّذا
الخ

[186] قوله وحبّذا
الخ

[187] قوله وحبّذا
الخ

[188] قوله وحبّذا
الخ

[189] قوله وحبّذا
الخ

[190] قوله وحبّذا
الخ

[191] قوله وحبّذا
الخ

[192] قوله وحبّذا
الخ

[193] قوله وحبّذا
الخ

[194] قوله وحبّذا
الخ

[195] قوله وحبّذا
الخ

[196] قوله وحبّذا
الخ

[197] قوله وحبّذا
الخ

[198] قوله وحبّذا
الخ

[199] قوله وحبّذا
الخ

[200] قوله وحبّذا
الخ

[201] قوله وحبّذا
الخ

[202] قوله وحبّذا
الخ

[203] قوله وحبّذا
الخ

[204] قوله وحبّذا
الخ

[205] قوله وحبّذا
الخ

[206] قوله وحبّذا
الخ

[207] قوله وحبّذا
الخ

[208] قوله وحبّذا
الخ

[209] قوله وحبّذا
الخ

[210] قوله وحبّذا
الخ

[211] قوله وحبّذا
الخ

[212] قوله وحبّذا
الخ

[213] قوله وحبّذا
الخ

[214] قوله وحبّذا
الخ

[215] قوله وحبّذا
الخ

[216] قوله وحبّذا
الخ

[217] قوله وحبّذا
الخ

[218] قوله وحبّذا
الخ

[219] قوله وحبّذا
الخ

[220] قوله وحبّذا
الخ

[221] قوله وحبّذا
الخ

[222] قوله وحبّذا
الخ

[223] قوله وحبّذا
الخ

[224] قوله وحبّذا
الخ

[225] قوله وحبّذا
الخ

[226] قوله وحبّذا
الخ

[227] قوله وحبّذا
الخ

[228] قوله وحبّذا
الخ

[229] قوله وحبّذا
الخ

[230] قوله وحبّذا
الخ

[231] قوله وحبّذا
الخ

[232] قوله وحبّذا
الخ

[233] قوله وحبّذا
الخ

[234] قوله وحبّذا
الخ

[235] قوله وحبّذا
الخ

[236] قوله وحبّذا
الخ

[237] قوله وحبّذا
الخ

[238] قوله وحبّذا
الخ

[239] قوله وحبّذا
الخ

[240] قوله وحبّذا
الخ

[241] قوله وحبّذا
الخ

[242] قوله وحبّذا
الخ

[243] قوله وحبّذا
الخ

[244] قوله وحبّذا
الخ

[245] قوله وحبّذا
الخ

[246] قوله وحبّذا
الخ

[247] قوله وحبّذا
الخ

[248] قوله وحبّذا
الخ

[249] قوله وحبّذا
الخ

[250] قوله وحبّذا
الخ

[251] قوله وحبّذا
الخ

[252] قوله وحبّذا
الخ

[253] قوله وحبّذا
الخ

[254] قوله وحبّذا
الخ

[255] قوله وحبّذا
الخ

[256] قوله وحبّذا
الخ

[257] قوله وحبّذا
الخ

[258] قوله وحبّذا
الخ

[259] قوله وحبّذا
الخ

[260] قوله وحبّذا
الخ

[261] قوله وحبّذا
الخ

[262] قوله وحبّذا
الخ

[263] قوله وحبّذا
الخ

[264] قوله وحبّذا
الخ

[265] قوله وحبّذا
الخ

[266] قوله وحبّذا
الخ

[267] قوله وحبّذا
الخ

[268] قوله وحبّذا
الخ

[269] قوله وحبّذا
الخ

[270] قوله وحبّذا
الخ

[271] قوله وحبّذا
الخ

[272] قوله وحبّذا
الخ

[273] قوله وحبّذا
الخ

[274] قوله وحبّذا
الخ

[275] قوله وحبّذا
الخ

[276] قوله وحبّذا
الخ

[277] قوله وحبّذا
الخ

[278] قوله وحبّذا
الخ

[279] قوله وحبّذا
الخ

[280] قوله وحبّذا
الخ

[281] قوله وحبّذا
الخ

[282] قوله وحبّذا
الخ

[283] قوله وحبّذا
الخ

[284] قوله وحبّذا
الخ

[285] قوله وحبّذا
الخ

[286] قوله وحبّذا
الخ

[287] قوله وحبّذا
الخ

[288] قوله وحبّذا
الخ

[289] قوله وحبّذا
الخ

[290] قوله وحبّذا
الخ

[291] قوله وحبّذا
الخ

[292] قوله وحبّذا
الخ

[293] قوله وحبّذا
الخ

[294] قوله وحبّذا
الخ

[295] قوله وحبّذا
الخ

[296] قوله وحبّذا
الخ

[297] قوله وحبّذا
الخ

[298] قوله وحبّذا
الخ

[299] قوله وحبّذا
الخ

[300] قوله وحبّذا
الخ

[301] قوله وحبّذا
الخ

[302] قوله وحبّذا
الخ

[303] قوله وحبّذا
الخ

[304] قوله وحبّذا
الخ

[305] قوله وحبّذا
الخ

[306] قوله وحبّذا
الخ

[307] قوله وحبّذا
الخ

[308] قوله وحبّذا
الخ

[309] قوله وحبّذا
الخ

[310] قوله وحبّذا
الخ

[311] قوله وحبّذا
الخ

[312] قوله وحبّذا
الخ

[313] قوله وحبّذا
الخ

[314] قوله وحبّذا
الخ

[315] قوله وحبّذا
الخ

[316] قوله وحبّذا
الخ

[317] قوله وحبّذا
الخ

[318] قوله وحبّذا
الخ

[319] قوله وحبّذا
الخ

[320] قوله وحبّذا
الخ

[321] قوله وحبّذا
الخ

[322] قوله وحبّذا
الخ

[323] قوله وحبّذا
الخ

[324] قوله وحبّذا
الخ

[325] قوله وحبّذا
الخ

[326] قوله وحبّذا
الخ

[327] قوله وحبّذا
الخ

[328] قوله وحبّذا
الخ

[329] قوله وحبّذا
الخ

[330] قوله وحبّذا
الخ

[331] قوله وحبّذا
الخ

[332] قوله وحبّذا
الخ

[333] قوله وحبّذا
الخ

[334] قوله وحبّذا
الخ

[335] قوله وحبّذا
الخ

[336] قوله وحبّذا
الخ

[337] قوله وحبّذا
الخ

[338] قوله وحبّذا
الخ

[339] قوله وحبّذا
الخ

[340] قوله وحبّذا
الخ

[341] قوله وحبّذا
الخ

[342] قوله وحبّذا
الخ

[343] قوله وحبّذا
الخ

[344] قوله وحبّذا
الخ

[345] قوله وحبّذا
الخ

[346] قوله وحبّذا
الخ

[347] قوله وحبّذا
الخ

[348] قوله وحبّذا
الخ

[349] قوله وحبّذا
الخ

[350] قوله وحبّذا
الخ

[351] قوله وحبّذا
الخ

[352] قوله وحبّذا
الخ

[353] قوله وحبّذا
الخ

[354] قوله وحبّذا
الخ

[355] قوله وحبّذا
الخ

[356] قوله وحبّذا
الخ

[357] قوله وحبّذا
الخ

[358] قوله وحبّذا
الخ

[359] قوله وحبّذا
الخ

[360] قوله وحبّذا
الخ

[361] قوله وحبّذا
الخ

[362] قوله وحبّذا
الخ

[363] قوله وحبّذا
الخ

[364] قوله وحبّذا
الخ

[365] قوله وحبّذا
الخ

[366] قوله وحبّذا
الخ

[367] قوله وحبّذا
الخ

[368] قوله وحبّذا
الخ

[369] قوله وحبّذا
الخ

[370] قوله وحبّذا
الخ

[371] قوله وحبّذا
الخ

[372] قوله وحبّذا
الخ

[373] قوله وحبّذا
الخ

[374] قوله وحبّذا
الخ

[375] قوله وحبّذا
الخ

[376] قوله وحبّذا
الخ

[377] قوله وحبّذا
الخ

[378] قوله وحبّذا
الخ

[379] قوله وحبّذا
الخ

[380] قوله وحبّذا
الخ

[381] قوله وحبّذا
الخ

[382] قوله وحبّذا
الخ

[383] قوله وحبّذا
الخ

[384] قوله وحبّذا
الخ

[385] قوله وحبّذا
الخ

[386] قوله وحبّذا
الخ

[387] قوله وحبّذا
الخ

[388] قوله وحبّذا
الخ

[389] قوله وحبّذا
الخ

[390] قوله وحبّذا
الخ

[391] قوله وحبّذا
الخ

[392] قوله وحبّذا
الخ

[393] قوله وحبّذا
الخ

[394] قوله وحبّذا
الخ

[395] قوله وحبّذا
الخ

[396] قوله وحبّذا
الخ

[397] قوله وحبّذا
الخ

[398] قوله وحبّذا
الخ

[399] قوله وحبّذا
الخ

[400] قوله وحبّذا
الخ

[401] قوله وحبّذا
الخ

[402] قوله وحبّذا
الخ

[403] قوله وحبّذا
الخ

[404] قوله وحبّذا
الخ

[405] قوله وحبّذا
الخ

[406] قوله وحبّذا
الخ

[407] قوله وحبّذا
الخ

[408] قوله وحبّذا
الخ

[409] قوله وحبّذا
الخ

[410] قوله وحبّذا
الخ

[411] قوله وحبّذا
الخ

[412] قوله وحبّذا
الخ

[413] قوله وحبّذا
الخ

[414] قوله وحبّذا
الخ

[415] قوله وحبّذا
الخ

[416] قوله وحبّذا
الخ

[417] قوله وحبّذا
الخ

[418] قوله وحبّذا
الخ

[419] قوله وحبّذا
الخ

[420] قوله وحبّذا
الخ

[421] قوله وحبّذا
الخ

[422] قوله وحبّذا
الخ

[423] قوله وحبّذا
الخ

[424] قوله وحبّذا
الخ

[425] قوله وحبّذا
الخ

[426] قوله وحبّذا
الخ

[427] قوله وحبّذا
الخ

[428] قوله وحبّذا
الخ

[429] قوله وحبّذا
الخ

[430] قوله وحبّذا
الخ

[431] قوله وحبّذا
الخ

[432] قوله وحبّذا
الخ

[433] قوله وحبّذا
الخ

[434] قوله وحبّذا
الخ

[435] قوله وحبّذا
الخ

[436] قوله وحبّذا
الخ

[437] قوله وحبّذا
الخ

[438] قوله وحبّذا
الخ

[439] قوله وحبّذا
الخ

[440] قوله وحبّذا
الخ

[441] قوله وحبّذا
الخ

[442] قوله وحبّذا
الخ

[443] قوله وحبّذا
الخ

[444] قوله وحبّذا
الخ

[445] قوله وحبّذا
الخ

[446] قوله وحبّذا
الخ

[447] قوله وحبّذا
الخ

[448] قوله وحبّذا
الخ

[449] قوله وحبّذا
الخ

[450] قوله وحبّذا
الخ

[451] قوله وحبّذا
الخ

[452] قوله وحبّذا
الخ

[453] قوله وحبّذا
الخ

[454] قوله وحبّذا
الخ

[455] قوله وحبّذا
الخ

[456] قوله وحبّذا
الخ

[457] قوله وحبّذا
الخ

[458] قوله وحبّذا
الخ

[459] قوله وحبّذا
الخ

[460] قوله وحبّذا
الخ

[461] قوله وحبّذا
الخ

[462] قوله وحبّذا
الخ

[463] قوله وحبّذا
الخ

[464] قوله وحبّذا
الخ

[465] قوله وحبّذا
الخ

[466] قوله وحبّذا
الخ

[467] قوله وحبّذا
الخ

[468] قوله وحبّذا
الخ

[469] قوله وحبّذا
الخ

[470] قوله وحبّذا
الخ

[471] قوله وحبّذا
الخ

[472] قوله وحبّذا
الخ

[473] قوله وحبّذا
الخ

[474] قوله وحبّذا
الخ

[475] قوله وحبّذا
الخ

[476] قوله وحبّذا
الخ

[477] قوله وحبّذا
الخ

[478] قوله وحبّذا
الخ

[479] قوله وحبّذا
الخ

[480] قوله وحبّذا
الخ

[481] قوله وحبّذا
الخ

[482] قوله وحبّذا
الخ

[483] قوله وحبّذا
الخ

[484] قوله وحبّذا
الخ

[485] قوله وحبّذا
الخ

[486] قوله وحبّذا
الخ

[487] قوله وحبّذا
الخ

[488] قوله وحبّذا
الخ

[489] قوله وحبّذا
الخ

[490] قوله وحبّذا
الخ

[491] قوله وحبّذا
الخ

[492] قوله وحبّذا
الخ

[493] قوله وحبّذا
الخ

[494] قوله وحبّذا
الخ

[495] قوله وحبّذا
الخ

[496] قوله وحبّذا
الخ

[497] قوله وحبّذا
الخ

[498] قوله وحبّذا
الخ

[499] قوله وحبّذا
الخ

[500] قوله وحبّذا
الخ

(۴۴۳) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل (۴۴۴)

(۴۴۴) حبّذا فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم (زید) بترکیب سابق مخصوص بالمدح مبتدائے موخر۔ جملۂ ائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا

واعلم انه لا يجوز التصرف في هذه الافعال غير الحاق التاء فيها ولهذا سميت هذه الافعال غير متصرفة

النوع الثالث عشر

افعال القلوب

وانما سميت بهذا الاسم لان صدورها من القلب ولا دخل فيه للجوارح وتسمى افعال الشك واليقين

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

ترکیب صفحہ ۱۶۰

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

ایضاً لان بعضها للشك وبعضها لليقين
وهي تدخل على المبتدأ والخبر وتنصبهما
معاً بان يكونا مفعولين لها وهي سبعة
ثلثة منها للشك وثلثة منها لليقين
وواحد منها مشترك بينهما

۱ قوله تدخل على المبتدأ والخبر يعني جملة اسميه پر داخل ہوتے ہیں۔ اور فعل وفاعل یعنی جملہ فعلیہ پر داخل نہیں ہوتے جو فعلیہ پر داخل ہوتے ہیں تو اگر جملہ فعلیہ پر داخل ہونے کی وجہ سے ان کا مسند الیہ فعل ہوگا یا فاعل ہوگا مسند الیہ کے بغیر ہوں گے اور مسند الیہ کے ساتھ ہوں گے تو فعل کہلائیں گے۔

چونکہ مسند الیہ واجب ہے لہٰذا ان کا مسند الیہ جملہ فعلیہ فعل ہوگا یا فاعل۔ اول یا باطل ہے کیونکہ اس تقدیر پر لازم آتا ہے کہ فعل کا رافع فعل ہو جائے حالانکہ فعل کا رافع منوی ہوتا ہے۔ اور دوم بھی یا باطل ہے کیونکہ اس تقدیر پر لازم آتا ہے کہ ایک موثر کا دو موثر مستقل ہو حالانکہ ایک موثر کا دو موثر مستقل ہونا باطل ہے۔ اور دوم بھی باطل ہے کیونکہ اس تقدیر پر لازم آتا ہے کہ ایک اثر کا دو مستقل موثر ہو حالانکہ ایک اثر کا دو مستقل موثر ہونا باطل ہے۔ اور اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ ان کا مسند الیہ جملہ فعلیہ کیا ہوا ہے تو ہم کہیں گے کہ ان کا مسند الیہ ضمیر شان ہے جو منوی ہے۔ اور اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ ان کے دونوں مفعول ساقط ہیں تو ہم کہیں گے کہ ان کے دونوں مفعول ساقط ہونے پر نظر کرکے ان کو دونوں مفعول منوی نہیں کہتے بلکہ ان کے دونوں مفعول منوی کہتے ہیں۔ اور

(۴۴۳) دونوں معطوف سے ملکر صفت۔ سبعة موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر بھی مبتدا (۴۴۴)

(۴۴۴) الشك و اليقين۔ (م) حرف عاد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ عنا اپنے مضاف الیہ سے (۴۴۵)

(۴۴۵) اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

ترکیب صفحہ ۱۶۲

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

اما الثلثة الاول فحسبت وظننت و خلت مثل حسبت زيداً فاضلاً وظننت بكراً نائماً وخلت خالداً قائماً وظننت اذا كان من الظنة بمعنى التهمة لم يقتض المفعول الثاني مثل ظننت زيداً اى اتهمته واما الثلثة الثانية فعلمت ورايت ووجدت مثل علمت زيداً امينا ورأيت عمراً فاضلاً ووجدت البيت رحيباً

ترکیب
صفحہ ۱۶۴

(۳۴) صیغہ واحد مذکر ماضی معروف مبنی بر فتح محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے البیت۔ رھین اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر مفعول

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

وعلمت قد یجیء بمعنی عرفت نحو علمت زیداً ای عرفته و رأیت قد یکون بمعنی ابصرت کقوله تعالیٰ فانظر ماذا ترٰی و وجدت قد یکون بمعنے اصبت مثل وجدت الضالة ای اصبتها

۱ قولہ وعلمت قد یجیء یہاں سے ذکر کردہ افعال قلوب کے بعض دیگر معانی بیان کرتے ہیں جن کے اعتبار سے متعدی بہ مفعول نہیں ہوتے بلکہ صرف ایک مفعول کی جانب متعدی ہوتے ہیں۔ اور بعض معانی ایسے بھی ہیں جن کے اعتبار سے متعدی بیک مفعول بھی نہیں ہوتے۔

۲ قولہ ای عرفته۔ یہ علمت کا ترجمہ ہے۔ اور علمت یہاں پر بمعنی عرفت ہے۔ اور عرفت ان علوم میں سے ہے جو علم تصوری کے فائدہ کو حاصل ہوتے ہیں۔ اور علم تصوری کا مقصود ذہن میں معلوم کی صورت کا حاصل ہونا ہے۔ اور علم تصدیقی کا مقصود ذہن میں نسبت کا حاصل ہونا ہے۔ اور علم تصوری کے حاصل ہونے کے بعد علم تصدیقی کا حاصل ہونا ضروری ہے۔ اور علم تصدیقی کے حاصل ہونے کے بعد علم تصوری کا حاصل ہونا ضروری نہیں ہے۔ اور علم تصوری کے حاصل ہونے کے بعد علم تصدیقی کا حاصل ہونا ضروری ہے۔ اور علم تصدیقی کے حاصل ہونے کے بعد علم تصوری کا حاصل ہونا ضروری نہیں ہے۔

۳ قولہ و رأیت قد یکون بمعنی ابصرت۔ یہ رأیت کا ترجمہ ہے۔ اور رأیت یہاں پر بمعنی ابصرت ہے۔ اور ابصرت بمعنی دیکھنا ہے۔ اور دیکھنا بمعنی ادراک بالحس ہے۔ اور ادراک بالحس بمعنی علم تصوری ہے۔ اور علم تصوری بمعنی علم تصدیقی ہے۔ اور علم تصدیقی

ترکیب
صفحہ ۱۶۶

النوع الثالث عشر افعال القلوب

فَاِنَّ[1] كُلَّ واحدٍ من هٰذه المعانی لا یقتضی
الّا متعلّقًا واحدًا فلا یتعدّی الّا الی مفعولٍ
واحدٍ و الواحد[2] المشترك بینهما هو زعمت
مثل زعمت الله[3] غفورًا فهو للیقین و
زعمت الشیطان[4] شکورًا فهو للشك

(۳) اپنے معطوف الیہ سے مل کر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوتا ہے۔ مثال اس کی جیسے مضاف الیہ ہوتا ہے۔ مثال مفرد کی جیسے لفظاً مضاف (ہ) منصرف صحیح مرفوع متصل مبنی بر ضم راجع بسوئے الاحلل المشترک (ا) مضاف الیہ ہو کر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ برنشینہ (زعمت) افعال قلوب سے فعل ماضی معروف بنی بر فتح راجع بسوئے تاء متکلم (ت) ضمیر مرفوع محلاً فاعل واحد مذکر متکلم (ا) ضمیر مرفوع متصل بنی بر سکون صیغہ واحد مذکر متکلم بازائے (ا) واحد مؤنث غائب (ہا) ضمیر منصوب محلاً مفعول اول (ہا) ضمیر منصوب محلاً مفعول دوم (زعمت) فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (ھی) ضمیر مرفوع متصل مبتدا (زعمت) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (ل) حرف جار مبنی بر فتح راجع بسوئے (ا) اسم موصول مبنی بر سکون صیغہ واحد مؤنث غائب (ت) ضمیر مرفوع متصل مبنی بر فتح راجع بسوئے (ا) اسم موصول (زعمت) فعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ موصول صلہ اپنے موصول سے مل کر مجرور مجرور اپنے جار سے مل کر جار مجرور متعلق (زعمت) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (ھی) ضمیر مرفوع متصل مبنی بر فتح راجع بسوئے (ا) اسم موصول مبتدا (ل) حرف جار

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

وفي هذه الافعال لا يجوز الاقتصار على
احد المفعولين لانهما كاسم واحد لان
مضمونهما معا مفعول به في الحقيقة
وهو مصدر المفعول الثاني المضاف الى
المفعول الاول اذ معنى علمت زيدا افاضلا
علمت فضل زيد فلو حذف احدهما كان

(۳۴) مبنی بر سکون (حذف) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اخل) حفر (۳۴۹)

(بقیہ صفحہ ۱۷۰)

منتفیا ابدا اخل المفعول
انقلاب الرسول الخ مفعول
اول محذوف ہے اور منتفیا
مفعول ثانی بقرینہ ما قبل اور
وہ یہ ہے بل نظنتم ان
لن نتقلب الرسول الی المؤمنون
الی اھلیھم ابدا اور ظننتم
السوء) مفعول مطلق برائے
نوع ہے اور جیسا کہ باب
امر بالا سنۃ + ترجمہ جملہ
عار اعلی مرتکب۔ اسی طرح
کا مفعول اول (جملہ) اور مفعول
ثانی (عارا علی) القرینہ ما قبل
محذوف ہے۔ اسی طرح مثل مشرہ
(من لیسوع یخیل) میں ہی مفعول
مفعول محذوف ہیں ای یخیل
صمعوعہ صادقا۔ اول مفعول
برقوق (لیسوع) کے اور دوم پر
حال نبی طاب۔ لوگوں کے ساتھ
غلط ملط رکھنے کی مروت اور اس
سے اجتناب کے پیدا ہونے
کے بعد میں یہ مثل بولی
جاتی ہے

کذا فی حاشیۃ
الصبان وغیرہا ۱۲ منہ قولہ
لا ظنا الخ اور دوسری دلیل
یہ ہے کہ مفعول اول مفعول
ثانی کیلئے دلیل ہوتا ہے۔
کیونکہ ان افعال کی تاثیر باعتبار
حقیقت مفعول ثانی میں ہوتی
ہے چنانچہ یہ بات مصنف کے
قول (وھو مصدر المفعول
الثانی الخ سے واضح ہو رہی ہے
مقصود ہوا۔ اول پس اگر
ثانی بدون اول مذکور ہوتو
ذکر مقصود بدون وسیلہ لازم
آئیگا۔ اور اگر برعکس ثانی
مذکور ہو تو ذکر وسیلہ اور ترک
مقصود لازم آئیگا۔ اور یہ دونوں
باتیں ۱۵ منہ قولہ و
ھو مصدر المفعول الخ افعل مضمون
کا بیان ہے۔ مصدر جب
مفعول ثانی واقع ہو تو جملہ
مشتق ہوتا ہے۔ جیسے

(۳۴۹) بنا بر غلبت مضاف اپنے مضاف الیہ سے مکر مضاف الیہ مرفوع معنی (۳۴۴)

هذا زيدا۔ تو
مفعول ثانی میں بایں مصدری اور
تاکا کہ مصدر بنائیں گے پس مثل مذکور
بن کہا جائیگا غلبت زيدا ينطلق (۱۷۰)

ترکیب صفحہ ۱۷۰

(۳۴) حرف عاطفہ مبنی بر فتح (۱) علامت تثنیہ مبنی بر فتح (ھما) اس مقام پر
ایسے مضاف کا حال ہونے کی وجہ سے مجرور محلا (حرف جر محذوف
آن + مضاف الیہ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مکر مضاف
(مفعول) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا منصوب محلا اسم
ہے کسرہ (۱) ضمیر مجرور (ہا) میں (ہا) حرف جر مبنی بر فتح
مجرور لفظا جار مجرور متعلق ہے (ہا) ضمیر مجرور متصل اپنے
مجرور لفظا موصوف ہونے کی وجہ سے محلا مرفوع نقدیرا
(الثانی) اسم منقوص مجرور لفظا نقدیرا
صفت مرفوع اپنے مضاف الیہ سے مکر موصوف
مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مکر موصوف
(ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (دفا)
مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول
صیغہ واحد مذکر غائب (وقع) ضمیر مرفوع
متصل اپنے مشبہ فاعل سے مکر
مبنی بر فتح الخ سے موصوف (الی) حرف
جار مبنی بر سکون (المفعول) مفرد منصرف
صحیح مجرور لفظا موصوف (الاول) غیر
منصرف مجرور لفظا بوجود علل الف لام
اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر (ھو) ضمیر مرفوع محلا
مبنی بر فتح الخ سے موصوف اپنے
فاعل سے مکر مجرور جار مجرور
صفت سے مکر ظرف لغو مضاف
اسم مفعول اپنے
ہو کر صفت۔ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مکر جملہ
مکر خبر ھو مبتدا (ان) حرف تعلیل مبنی بر
فتح مجرور لفظا (ھو) اسم مضمر مرفوع تقدیرا
سکون (معنی) اسم منصوب لفظا
مضاف (علمت) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح
معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مکر مبتدا
(علمت تقدیرا) اسم منصوب محلا
مضاف فضل (زيدا) اسم منصوب لفظا
مرفوع مجہولا جملہ فعلیہ خبریہ مبتدا کی خبر ہو کر
جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہونیکی وجہ سے محلا مرفوع
معنی (علمت) افعال قلوب سے فعل ماضی
معلوم مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع
متصل بارز (المتکلم) اصل میں (انا) ضمیر
منصل بارز (المتکلم) مفرد مذکر
مبنی بر ضم (زيدا) اسم منصوب لفظا

(۳۴۴) منصوب لفظا مضاف (زيد) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مرفوع معنی (۳۴۴)

(۳۴۴) منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف (ھما) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم (۱) حرف علامت تثنیہ مبنی بر سکون مضاف

النوع الثالث عشر
اعمال القلوب

تحذف[1] بعض اجزاء الكلمة الواحدة وإذا توسّطت[2] هذه الافعال بين مفعوليها أو تأخرت عنهما جاز[3] ابطال[4] عملها مثل زيد ظننت قائم وزيداً ظننت قائماً وزيد قائم ظننت و زيداً قائماً ظننت فإعمالها وابطالها حينئذ متساويان[5] وقال بعضهم ان اعمالها اولى على تقدير[6] التوسّط وابطالها اولى على تقدير التأخر

ترکیب
صفحہ ۱۷۲

النوع الثالث عشر افعال القلوب

وَاِذَا زِيْدَتِ الْهَمْزَةُ فِيْ اَوَّلِ عَلِمْتُ وَرَاَيْتُ صَارَا
مُتَعَدِّيَيْنِ اِلٰى ثَلٰثَةِ مَفَاعِيْلَ نَحْوَ اَعْلَمْتُ زَيْدًا
عَمْرًا فَاضِلًا وَاَرَيْتُ عَمْرًا خَالِدًا عَالِمًا فَرُبَّمَا
بِسَبَبِ الْهَمْزَةِ مَفْعُوْلٌ آخَرُ لِاَنَّ الْهَمْزَةَ لِلتَّصْيِيْرِ فَمَعْنَى
الْمِثَالِ الْاَوَّلِ حَمَلْتُ زَيْدًا عَلٰى اَنْ يَعْلَمَ عَمْرًا فَاضِلًا
وَمَعْنَى الْمِثَالِ الثَّانِيْ حَمَلْتُ عَمْرًا عَلٰى اَنْ يَعْلَمَ
خَالِدًا عَالِمًا وَذٰلِكَ مَخْصُوْصٌ بِهٰذَيْنِ الْفِعْلَيْنِ
دُوْنَ اَخَوَاتِهِمَا وَهٰذَا مَسْمُوْعٌ مِنَ الْعَرَبِ
خِلَافًا لِلْاَخْفَشِ

لله ای دخول الهمزة فی الفعلین یعنی دونوں فعل میں ہمزہ کا دخول عرب سے مسموع ہے

ترکیب صفحہ ۱۷۲

(۴) ہوئی میں ضمیر مرفوع متصل
(ہی) ضمیر مجرور متصل بنی پر مبنی
اسم مفعول اپنا نائب فاعل اور
اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر
جار اپنے مجرور سے مل کر
متعلق ہوا۔ (ف) حرف تفصیل
(مبنی) اسم مفعول (مرفوع) غیر
منصرف مجرور بقاعدہ (لا اول لہا)
(ولا ثانی لہا) مضاف (الاشتقاق)
مضاف الیہ مجرور بقاعدہ (کل
مضاف الیہ) مضاف اپنے مضاف
الیہ سے مل کر مبتدا (اسم) مفرد
منصرف مجرور بقاعدہ (کل اسم
مجرور) نقطہ مضاف الیہ (ہو)
ضمیر مرفوع منفصل (ما) حرف
نفی (یبنی) فعل مضارع مرفوع
بقاعدہ (کل مضارع) صیغہ واحد
مذکر غائب (علی) حرف جار
(حرکۃ) مجرور بقاعدہ (کل
مجرور) نقطہ مضاف الیہ (اعراب)
مضاف (الفعل) مضاف الیہ
مجرور بقاعدہ (کل مضاف الیہ)
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل
کر مجرور (او) حرف عطف
(سکون) مبنی بر سکون (ن)
حرف تاکید مبنی بر فتح (لیبنی)
فعل مضارع منصوب بقاعدہ
(کل مضارع) صیغہ واحد مذکر
غائب (علی) حرف جار (حرکۃ)
مجرور بقاعدہ (کل مجرور)

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

فانه[1] اجاز زيادة الهمزة في[2] جميع هذه الافعال قياسًا على علمت ورأيت نحو اظننت واحسبت واخلت واوجدت وازعمت زيدًا[3] عمرًا فاضلًا وانبأ ونبّاء واخبر وخبّر ايضًا تتعدى الى ثلثة[4] مفاعيل اعلم انه لا يجوز[5] حذف المفعول الاول من المفاعيل الثلثة

ترکیب صفحہ ۱۷۶

لكن يجوز حذف المفعولين الاخيرين معاً
ولا يجوز حذف احدهما بدون الاخر كما مرّ

امّا القياسيّة فسبعة عوامل

الاول منها الفعل مطلقاً سواء كان
لازماً او متعدياً ماضياً كان او مضارعاً
امراً كان او نهياً كل فعل

الاول من العوامل القياسية الفعل

ترکیب
صفحہ ۱۷۸

يرفع الفاعل نحو قام زيد وضرب زيد وامّا اذا كان متعديًا فينصب المفعول ايضًا مثل ضرب زيد عمرًا ولا يجوز تقديم الفاعل على الفعل بخلاف المفعول فانّ تقديمه عليه جائز ولا يجوز حذف الفاعل بخلاف المفعول فانّ حذفه جائز نحو ضرب زيد والثاني المصدر

الاول من العوامل القياسية الفعل

(۳) نقل لیس ہموزہ
منصرف صحیح مرفوع لفظاً مفرد منصرف صحیح مجرور
(الفاعل) مفرد منصرف صحیح
لفظاً مضاف الیہ منصوب محلاً
ہمیشہ مفعولیت (حملی) (الفعل) حرف جار مجرور
صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف
نقل یہ مصدر مضاف الیہ منصوب محلاً
اور ظرف لغو سے ملکر جار مجرور (ط) مفرد
حرف جار مبنی بکسر (خلاف) لفظاً مصدر مضاف
(المفعول) مفرد منصرف صحیح مجرور
لفظاً منصوب محلاً مضاف الیہ۔ خلاف مصدر مضاف
اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور
جار مجرور ظرف مستقر ہوا مفرد منصرف صحیح
مفرد کلمہ کا بنا ہوا مفرد صیغہ واحد
منصوب لفظاً۔ اسم ناقص معنی واحد
(ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
ناقص یائی مجرور لفظاً محلاً
متصل پوشیدہ فاعل
مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال
اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر
ذوالحال مستتر فعل اپنے فاعل
سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
مفرد کلمہ کا بنا ہوا مفرد صیغہ واحد
(ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً
مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال
اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر
ذوالحال مستتر فعل اپنے فاعل
سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
(ان) حرف مشبہ بالفعل
مبنی بر فتح (حذف) حرف مشبہ بالفعل
صحیح منصوب لفظاً موزون منصرف
(ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ
مجرور بالحرف مرفوع محلاً
بخبر ہونے کی وجہ سے منصوب
مضاف الیہ سے ملکر جار مجرور
متعلق ہوا اسم فاعل سے
بلحاظ معنی مفعولیت
مضاف الیہ سے ملکر جار مجرور
متعلق ہوا اسم فاعل سے
بلحاظ معنی مفعولیت
(ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
اسم ان مبنی بر فتح مرفوع محلاً
(ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً
مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا
اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر
مبتدا کی خبر ہوا اسم ان اپنے
اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ
خبریہ ہوا۔
(ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی
بر فتح (نقل یہ) مفرد منصرف صحیح
منصوب لفظاً مضاف (ہ) ضمیر
مجرور متصل مضاف الیہ مجرور
بالحرف منصوب محلاً
مبنی بر مفعولیت اپنے مضاف الیہ
سے ملکر جار مجرور متعلق ہوا
اسم فاعل سے بلحاظ معنی
مفعولیت
(ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
اسم ان مبنی بر فتح مرفوع محلاً
(ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً
مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا
اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر
مبتدا کی خبر ہوا اسم ان اپنے
اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ
خبریہ ہوا۔
(ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی
بر فتح (نقل یہ) مفرد منصرف صحیح
منصوب لفظاً مضاف (ہ) ضمیر
مجرور متصل مضاف الیہ مجرور
بالحرف منصوب محلاً
مبنی بر مفعولیت اپنے مضاف الیہ
سے ملکر جار مجرور متعلق ہوا
اسم فاعل سے بلحاظ معنی
مفعولیت
(ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
اسم ان مبنی بر فتح مرفوع محلاً
(ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً
مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا
اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر
مبتدا کی خبر ہوا اسم ان اپنے
اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ
خبریہ ہوا۔
(ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی
بر فتح (نقل یہ) مفرد منصرف صحیح
منصوب لفظاً مضاف (ہ) ضمیر
مجرور متصل مضاف الیہ مجرور
بالحرف منصوب محلاً
مبنی بر مفعولیت اپنے مضاف الیہ
سے ملکر جار مجرور متعلق ہوا
اسم فاعل سے بلحاظ معنی
مفعولیت
(ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
اسم ان مبنی بر فتح مرفوع محلاً
(ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً
مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا
اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر
مبتدا کی خبر ہوا اسم ان اپنے
اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ
خبریہ ہوا۔

ترکیب
صفحہ ۱۸۰

(تقدیم صفحہ ۱۸۰)
راجع بسوئے (ہ) ضمیر
فاعل کو رفع دینا) مثال
مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا بتقدیر ارادہ مبنی
جملہ فعلیہ خبریہ ہوا بتقدیر ارادہ مبنی
(قام) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر
فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا
(زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل
اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (و) حرف عطف
(عمرو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف
بالاستیناف معطوف علیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا
فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر
سکون منصوب محلاً (نصر) صیغہ واحد مذکر
معروف مبنی بر فتح (ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
نائب الفاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع محلاً
اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
متصل
(ھا) ضمیر غائب مفرد مؤنث
مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب محلاً
اسم فاعل اپنے فاعل و مفعول سے ملکر
جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ہ) ضمیر غائب مفرد مذکر
متصل مضاف الیہ مجرور
(ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً
مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا
اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر
مبتدا کی خبر ہوا اسم ان اپنے
اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ
خبریہ ہوا۔
(ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی
بر فتح (نقل یہ) مفرد منصرف صحیح
منصوب لفظاً مضاف (ہ) ضمیر
مجرور متصل مضاف الیہ مجرور
بالحرف منصوب محلاً
مبنی بر مفعولیت اپنے مضاف الیہ
سے ملکر جار مجرور متعلق ہوا
اسم فاعل سے بلحاظ معنی
مفعولیت
(ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
اسم ان مبنی بر فتح مرفوع محلاً
(ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً
مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا
اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر
مبتدا کی خبر ہوا اسم ان اپنے
اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ
خبریہ ہوا۔
(ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی
بر فتح (نقل یہ) مفرد منصرف صحیح
منصوب لفظاً مضاف (ہ) ضمیر
مجرور متصل مضاف الیہ مجرور
بالحرف منصوب محلاً
مبنی بر مفعولیت اپنے مضاف الیہ
سے ملکر جار مجرور متعلق ہوا
اسم فاعل سے بلحاظ معنی
مفعولیت
(ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
اسم ان مبنی بر فتح مرفوع محلاً
(ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً
مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا
اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر
مبتدا کی خبر ہوا اسم ان اپنے
اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ
خبریہ ہوا۔

(تقدیم صفحہ ۱۸۰)
راجع بسوئے (ہ) ضمیر
فاعل کو رفع دینا) مثال
مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا بتقدیر ارادہ مبنی
جملہ فعلیہ خبریہ ہوا بتقدیر ارادہ مبنی
(قام) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر
فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا
(زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل
اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (و) حرف عطف
(عمرو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف
بالاستیناف معطوف علیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا
فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر
سکون منصوب محلاً (نصر) صیغہ واحد مذکر
معروف مبنی بر فتح (ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
نائب الفاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع محلاً
اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
متصل
(ھا) ضمیر غائب مفرد مؤنث
مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب محلاً
اسم فاعل اپنے فاعل و مفعول سے ملکر
جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ہ) ضمیر غائب مفرد مذکر
متصل مضاف الیہ مجرور
(ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً
مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا
اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر
مبتدا کی خبر ہوا اسم ان اپنے
اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ
خبریہ ہوا۔
(ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی
بر فتح (نقل یہ) مفرد منصرف صحیح
منصوب لفظاً مضاف (ہ) ضمیر
مجرور متصل مضاف الیہ مجرور
بالحرف منصوب محلاً
مبنی بر مفعولیت اپنے مضاف الیہ
سے ملکر جار مجرور متعلق ہوا
اسم فاعل سے بلحاظ معنی
مفعولیت
(ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
اسم ان مبنی بر فتح مرفوع محلاً
(ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً
مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا
اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر
مبتدا کی خبر ہوا اسم ان اپنے
اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ
خبریہ ہوا۔
(ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی
بر فتح (نقل یہ) مفرد منصرف صحیح
منصوب لفظاً مضاف (ہ) ضمیر
مجرور متصل مضاف الیہ مجرور
بالحرف منصوب محلاً
مبنی بر مفعولیت اپنے مضاف الیہ
سے ملکر جار مجرور متعلق ہوا
اسم فاعل سے بلحاظ معنی
مفعولیت
(ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
اسم ان مبنی بر فتح مرفوع محلاً
(ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً
مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا
اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر
مبتدا کی خبر ہوا اسم ان اپنے
اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ
خبریہ ہوا۔

(تقدیم صفحہ ۱۸۰)
راجع بسوئے (ہ) ضمیر
فاعل کو رفع دینا) مثال
مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا بتقدیر ارادہ مبنی
جملہ فعلیہ خبریہ ہوا بتقدیر ارادہ مبنی
(قام) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر
فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا
(زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل
اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (و) حرف عطف
(عمرو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف
بالاستیناف معطوف علیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا
فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر
سکون منصوب محلاً (نصر) صیغہ واحد مذکر
معروف مبنی بر فتح (ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
نائب الفاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع محلاً
اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
متصل
(ھا) ضمیر غائب مفرد مؤنث
مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب محلاً
اسم فاعل اپنے فاعل و مفعول سے ملکر
جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ہ) ضمیر غائب مفرد مذکر
متصل مضاف الیہ مجرور
(ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً
مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا
اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر
مبتدا کی خبر ہوا اسم ان اپنے
اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ
خبریہ ہوا۔
(ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی
بر فتح (نقل یہ) مفرد منصرف صحیح
منصوب لفظاً مضاف (ہ) ضمیر
مجرور متصل مضاف الیہ مجرور
بالحرف منصوب محلاً
مبنی بر مفعولیت اپنے مضاف الیہ
سے ملکر جار مجرور متعلق ہوا
اسم فاعل سے بلحاظ معنی
مفعولیت
(ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
اسم ان مبنی بر فتح مرفوع محلاً
(ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً
مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا
اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر
مبتدا کی خبر ہوا اسم ان اپنے
اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ
خبریہ ہوا۔
(ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی
بر فتح (نقل یہ) مفرد منصرف صحیح
منصوب لفظاً مضاف (ہ) ضمیر
مجرور متصل مضاف الیہ مجرور
بالحرف منصوب محلاً
مبنی بر مفعولیت اپنے مضاف الیہ
سے ملکر جار مجرور متعلق ہوا
اسم فاعل سے بلحاظ معنی
مفعولیت
(ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
اسم ان مبنی بر فتح مرفوع محلاً
(ھو) ضمیر غائب مفرد مذکر
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً
مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا
اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر
مبتدا کی خبر ہوا اسم ان اپنے
اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ
خبریہ ہوا۔

الثانی من العوامل القیاسیۃ المصدر

وھو اسم حدث اشتق منہ الفعل وانما سمی مصدرا لصدور الفعل عنہ فیکون محلا لہ قال البصریون ان المصدر اصل والفعل فرع لاستقلالہ بنفسہ وعدم احتیاجہ الی الفعل بخلاف الفعل فانہ غیر مستقل بنفسہ ومحتاج الی الاسم وقال الکوفیون ان الفعل اصل والمصدر فرع لاعلال المصدر

قولہ اسم حدث۔ یعنی جو بطور حدث سے مراد وہ معنی ہوں خواہ غیر مشتق ہو جیسے طول وقصر یا مشتق ہو جیسے ضرب و قولہ اشتق منہ الفعل۔ اشتقاق لغت میں بمعنی نکلنا ہے اور اصطلاح میں اس کے معنی ہیں

ف اور جب مصدر محل فعل ہوا تو دیگر مشتقات کا بھی محل بدرجہ اولی ہوگا۔ ۱۲

ترکیب
صفحہ ۱۸۲

الثانی من العوامل القیاسیۃ المصدر

باعلاله وصحته بصحته نحو قام قیامًا و قاوم قواماً اُعِلَ قیامًا بقلب الواو فیه یاء لتقلب الواو الفا فی قام وصح قواماً لصحة قاوم ولا شك ان دلیل البصریین یدل علی اصالة المصدر مطلقاً ودلیل الکوفیین یدل علی اصالة الفعل فی الاعلال فلا تلزم منه اصالته مطلقاً ولو کان هذا القدر یقتضی الاصالة

ترکیب
صفحہ ۱۸۴

الثانی من العوامل القیاسیۃ
المصدر

یلزمہ ان یکون یَعِدُ بالیاءِ وَاُکرِمُ متکلّمًا بالھمزۃ اصلاً وباقی الامثلۃ فرعًا ولا قائل بہ احد اعلم ان المصدر یعمل عمل فعلہ فان کان فعلہ لازمًا فیرفع الفاعل فقط مثل اعجبنی قیام زید

ف قولہ قائل بہ احد یعنی علمائے صرف میں سے کوئی بھی اس بات کا قائل نہیں کہ (یعد) اور (اکرم) اعلال میں اصل ہیں اور ان دونوں کے نظائر سے اور یہ واو (یعد) کے نظائر سے اس لئے ہمزہ (اکرم) کے نظائر سے اس لئے دونوں کے ساتھ ہوئے ہیں۔ کہ

نظائر کہتے ہیں دونوں کیسا تھ مشارکت حاصل ہونے سے اس کو مشارکت نظائر میں پائی جاتی ہے۔ جو کہ علت اعلال (یعد) میں دو واو کا ہے مفتوحہ اور کرہ لازم کے درمیان واقع ہونا ہے اور (اکرم) میں دو ہمزہ کا اجتماع ہے جو نظائر میں مفقود ہے پس فعل میں اعلال نہ ہونے سے

وقت مصدر کا اعلال و تصحیح میں مشارکت فعل کے ہے کہ جس صحت پر دلالت کرے میں دونوں مشارکت ہیں اگر مصدر میں اعلال ہے تو فعل میں بھی ہے اگر مصدر میں تصحیح ہے تو فعل میں بھی ہے پس مشارکت بعینہٖ حاصل ہے اعلال و تصحیح میں فعل و مصدر کی مشارکت نہیں کیا نہیں دیکھا کہ (رمی) فعل ماضی اور اس کے مصدر (رمی) میں اعلال ہوا ہے اور (اخشوشن) میں نہیں ہوا۔ باوجود یکہ دونوں میں اعلال ہے اور (اخشوشن) میں نہیں ہے (رمم)

(۱) یہ مصدر مفعول مطلق برائے تاکید ہے۔ (۲) برائے عدد ہے۔ (۳) اس کے نوع کے تفصیل کرنے کا بیان ہے۔ (۴) اس کے تشبیہ دینے کا بیان ہے۔ (۵) مفعول لہٗ ہونے کا بیان ہے۔ (۶) مفعول معہ ہونے کا بیان ہے۔ (۷) حال ہونے کا بیان ہے۔ (۸) تمیز ہونے کا بیان ہے۔ (۹) مستثنیٰ ہونے کا بیان ہے۔ (۱۰) منادیٰ ہونے کا بیان ہے۔ (۱۱) خبر ہونے کا بیان ہے۔ (۱۲) مضاف الیہ ہونے کا بیان ہے۔ (۱۳) مفعول بہ ہونے کا بیان ہے۔ (۱۴) مفعول فیہ ہونے کا بیان ہے۔ (۱۵) مفعول بہ ہونے کا بیان ہے۔

ضرب عمرو میں (ضرب) مصدر ہے اور اس سے مشتق ضارب مضروب ہے اور اس کی صفت واقع ہونا صحیح ہے۔ لہٰذا یہ ترکیب درست ہے۔ البتہ جار مجرور یا ظرف مصدر سے متعلق ہوں تو ان سے تاخیر مانع عمل نہیں۔ لہٰذا مصدر مؤخر ہو۔ لہٰذا امرورتی بزید حسن بعد ھو بعمرو مرور مصدر کی طرف راجع ہے بواسطہ (با) عمرو میں فاعل آلہ دینا درست نہیں مخفی نہ رہے کہ مصدر اکثر دو صورتوں میں عمل کرتا ہے۔ اول یہ کہ فعل کا بدل ہو یعنی فعل کو

ف قولہ فعلہ لازمًا یعنی جو فعل مصدر سے متعلق ہے وہ فعل یا اختیار نہ ہو تین قسم میں منحصر ہے۔ ماضی۔ حال۔ استقبال۔ اور مصدر آن (آنا) مع الفعل کی تقدیر میں ہے۔ پس فعل مقدر ان تین زمانوں میں سے کسی زمانہ کے ساتھ مقید ہوگا یا ماضی یا حال یا استقبال کے معنی میں ہوگا یا حال کے معنی میں ہوگا۔ اور استقبال کے معنی میں ہوگا جیسا کہ اعجبنی ضرب زید الآن یا امس یا غدًا۔ ان تینوں میں ضرب زید کو اضافت دونوں طرف سے ہے۔ اور دونوں طرف سے مضاف کی تقدیر ہے۔ پہلا۔ اور دوسرا نہیں۔ اور ضرب زید غدًا۔ اور ضرب زید امس۔ اور ضرب زید الآن۔ ان تینوں میں ضرب کو اضافت کسی طرف سے نہیں۔ اور دونوں طرف سے مضاف کی تقدیر ہے۔ اور ضرب زید غدًا۔ اور ضرب زید امس۔ اور ضرب زید الآن۔ ان تینوں میں ضرب کو اضافت کسی طرف سے نہیں۔ اور دونوں طرف سے مضاف کی تقدیر ہے۔ اور ضرب زید غدًا۔ اور ضرب زید امس۔ اور ضرب زید الآن۔ ان تینوں میں ضرب کو اضافت کسی طرف سے نہیں۔ اور دونوں طرف سے مضاف کی تقدیر ہے۔

ترکیب صفحہ ۱۸۶

(ترکیب صفحہ ۱۸۶)

(یکون) فعل ناقص مضارع معروف صیغہ مجرد از ضمائر بارزہ منصوب (ان) ناصبہ مصدر اور حرفی مبنی بر سکون لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (ان) اسم مقصور وحکماً مرفوع تقدیراً۔ (ذا المال) (ذا) حرف جار مبنی بر کسرہ (المال) مفرد منصرف صحیح مجرد لفظاً۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا (ثابتاً) مقدراً کا۔ ثابتاً مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر غائب (ھی) ضمیر مؤنث مقصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (راجح) بسوئے ذوالحال۔ فاعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر (ثابتاً) حال ہوا۔ (ذوالحال) (ذو) اسم مفرد منصرف صحیح مجرد لفظاً مرفوع محلاً مبنی بر کسرہ (ما) حرف جار مبنی بر سکون (ضمیر) مفرد منصرف صحیح مجرد لفظاً مجرور محلاً مبنی بر فتح (راجح) بسوئے ذوالحال۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر معطوف علیہ (اکل) (ا) حرف عطف مبنی بر فتح (اکل) اسم مقصور وحکماً مرفوع تقدیراً (ذوالحال ومتکلم)

مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً حال اول۔ اصل میں عبارت یوں تھی (میں متکلم) مضاف کو حذف کرکے مضاف الیہ کو اسکے قائم مقام کردیا اور مضاف کا اعراب مضاف الیہ کو دیدیا۔ تو درحقیقت حال (صیغہ متکلم) کا حال ہے۔ دوسرا متکلم) کا حال بنا درست نہیں مقابل۔ (ما) حرف جار مبنی بر کسر (المھزۃ) مفرد منصرف صحیح مجرد لفظاً۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا (ثابتاً) مقدراً کا۔ ثابتاً مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر غائب (ھی) ضمیر مؤنث مقصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (راجح) بسوئے ذوالحال۔ فاعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر (ثابتاً) حال ہوا۔ (ذوالحال) (ذو) اسم مفرد منصرف صحیح مجرد لفظاً مرفوع محلاً مبنی بر کسرہ (ما) حرف جار مبنی بر سکون (ضمیر) مفرد منصرف صحیح مجرد لفظاً مجرور محلاً مبنی بر فتح (راجح) بسوئے ذوالحال۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر معطوف علیہ (اکل) (ا) حرف عطف مبنی بر فتح (اکل) اسم مقصور وحکماً مرفوع تقدیراً (ذوالحال ومتکلم)

(ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصول حرفی (والفصل) (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (فصل) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم آن (یحصل) فعل مضارع معروف مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (ھی) ضمیر مؤنث مقصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (من) حرف جار مبنی بر سکون (ضمیر) مفرد منصرف صحیح مجرد لفظاً مجرور محلاً مبنی بر فتح (راجح) بسوئے فاعل۔ فاعل اپنے فعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر (ان) کی خبر ہوا۔ (ان) اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر (ف) حرف تفصیل مبنی بر سکون (ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (ھی) ضمیر مؤنث مقصل پوشیدہ اسم آن محلاً مرفوع (ھی) ضمیر مؤنث مقصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ھی) ضمیر مؤنث مقصل پوشیدہ مضاف الیہ مجرور

وان كان متعدياً فيرفع الفاعل وينصب المفعول نحو اعجبني ضرب زيدٍ عمراً أو زيدٌ في المثالين مجرور لفظاً لاضافة المصدر اليه ومرفوع معنىً لانه فاعل وهو على خمسة انواع

الثاني من العوامل القياسية المصدر

ترکیب صفحہ ۱۸۸

الثانی من العوامل القیاسیة المصدر

احدها ان یکون مضافا الی الفاعل ویذکر المفعول منصوبا کالمثال المذکور وثانیها ان یکون مضافا الی الفاعل ولم یذکر المفعول نحو عجبت من ضرب یدٍ وثالثها ان یکون مضافا الی المفعول حال کونه مبنیا للمفعول القائم مقام الفاعل نحو عجبت من ضربِ یدٍ ای من ان یُضرَبَ زیدٌ و رابعها ان یکون مضافا الی المفعول ویذکر الفاعل مرفوعا نحو عجبت من ضرب اللص الجلاد

ترکیب
صفحہ ۱۹۰

الثانی من العوامل القیاسیة المصدر

وخامسها ان یکون مضافاً الی المفعول و یحذف الفاعل نحو قوله تعالیٰ لا یسأم الانسان من دعاء الخیر ای من دعائه الخیر اعلم ان هذه الصور جاریة فی مصدر الفعل المتعدی واما فی مصدر الفعل اللازم فصورة واحدة وهی ان یضاف الی الفاعل نحو اعجبنی قعود زید وفاعل المصدر لا یکون مستتراً

(ف) قولہ مضافاً الی المفعول۔ اس سے معلوم ہوا کہ مضاف الیہ کا مفعول ہونا ضروری ہے۔

(ف) قولہ یحذف الفاعل۔ یعنی فاعل کا حذف کرنا جائز ہے۔

(ف) قولہ لا یسأم الانسان من دعاء الخیر۔ ترجمہ۔ آدمی بھلائی مانگنے سے نہیں اکتاتا۔ ۱۲

(ف) قولہ ای من دعائه الخیر۔ اس سے معلوم ہوا کہ مضاف الیہ کا مفعول ہونا ضروری نہیں بلکہ کبھی فاعل بھی ہوتا ہے۔ اور کبھی مفعول بھی۔ ۱۲

(ف) قولہ اعلم ان هذه الصور جاریة فی مصدر الفعل المتعدی۔ اس سے معلوم ہوا کہ متعدی کے مصدر کی جو صورتیں شارح نے ذکر کی ہیں وہ سب لازم کے مصدر میں بھی جاری ہیں۔ ۱۲

(ف) قولہ واما فی مصدر الفعل اللازم فصورة واحدة۔ اس سے معلوم ہوا کہ لازم کے مصدر میں صرف ایک ہی صورت جاری ہے۔ ۱۲

(ف) قولہ وفاعل المصدر لا یکون مستتراً۔ ترجمہ۔ مصدر کا فاعل ضمیر مستتر نہیں ہوتا۔ ۱۲

(ف) قولہ وفاعل المصدر لا یکون مستتراً۔ اس سے معلوم ہوا کہ مصدر کا فاعل ضمیر مستتر نہیں ہوتا۔ ۱۲

(ف) قولہ وفاعل المصدر لا یکون مستتراً۔ اس سے معلوم ہوا کہ مصدر کا فاعل ضمیر مستتر نہیں ہوتا۔ ۱۲

ترکیب صفحہ ۱۹۲

الثالث من العوامل القياسية اسم الفاعل

ولا يتقدم[1] معموله عليه والثالث اسم فاعل وهو كل اسم اشتق[2] من فعل لذات من[3] قام[4] به الفعل وهو يعمل[5] عمل فعله كالمصدر فان كان مشتقا من الفعل اللازم فيرفع الفاعل فقط مثل زيد قائم ابوه وان كان مشتقا من الفعل المتعدي

[1] قوله ولا يتقدم معموله عليه يعني مصدر كے معمول فاعل ہو یا مفعول جائز نہیں خواہ معمول ظرف یا جار مجرور ہو ہر حال میں توسع ہے بجز آپ کے قول تقدیم ما لیس بظرف ولا جار ومجرور الا توسعا بلغ معه السعي

(السعي) مصدر پر مقدم ہے علامہ آمدی کے قول لا تناخ الکعبة بجوز (راحلة) مصدر پر مقدم ہے علامہ آمدی کے قول لا تناخ الکعبة بجوز (راحلة) مصدر پر مقدم ہے

(معه) ظرف ہے

عمل فعل کی مناسبت ساتھ اشتقاق کی مناسبت پر مبنی ہے ورنہ فی نفسہ عمل اسم کا فعل و فروع میں ضعیف ہونا اور مصدر کا ضعیف ہونا نظر بآں کہ اس کے معمول کی تقدیم جائز نہیں بجواب اول مصدر میں ضعف ہے

(۲) (ان) مصدریہ اور فعل کی تاویل میں ہوتا ہے کیونکہ (ان) مصدریہ کا صلہ فعل ہوتا ہے اور صلہ موصول پر مقدم نہیں ہوتا

جواب (ان) مصدریہ معمول الفعل پر مقدم نہیں ہوتا

سوال صلہ موصول پر مقدم نہیں ہوتا اور اس کا معمول (فعل) صلہ ہے اور صلہ موصول پر مقدم نہیں ہوتا

جواب ہم تسلیم کرتے ہیں کہ واحد حکم میں ہے لیکن یہ واحد قرار دینا ہے جس کی وجہ نہیں

(۳) (من) موصولہ ہے اور فعل کی تاویل میں ہوتا ہے

اول کلام کا جزو واحد قرار دینا ہے

اخیر کلام کا جزو واحد قرار دینا ہے

اخیر میں ضمیر ہونے کی وجہ سے بعض کے نزدیک صلہ موصول پر مقدم نہیں ہوتا

بعض کے نزدیک صلہ موصول پر مقدم نہیں ہوتا

(۴) (قام) فعل ہے

(۵) (یعمل) فعل ہے

اسم فاعل کی تاویل میں ہوتا ہے

اسم فاعل کی تاویل میں ہوتا ہے

اسم فاعل کی تاویل میں ہوتا

ترکیب
صفحہ ۱۹۴

الثالث من العوامل القياسية اسم الفاعل

فيرفع الفاعل وينصبُ[1] المفعول به ايضاً مثل زيد ضارب علامه عمراً وشرط[2] عمله ان يكون بمعنى[3] الحال او الاستقبال و انما اشترط باحدهما ليكمل[4] مشابهته بالفعل المضارع لانه لما كان مشابهاً بالفعل المضارع بحسب[5] اللفظ

[1] قوله وينصب المفعول بالضمير الخ يعني اسم فاعل كو ضمير منصوب پر عمل دينا ثابت ہے اور اسم فاعل كا اسم ظاہر منصوب پر عمل دينا ثابت نہيں ہے ليكن مصنف اور جو مصنف كے ہم مشرب ہيں اسم فاعل كے اسم ظاہر منصوب پر عمل كو اسم فاعل كے ضمير منصوب پر عمل كے ساتھ ملحق كرتے ہيں اور اسم فاعل كے اسم ظاہر منصوب پر عمل كو بھى ثابت مانتے ہيں اور اسى پر مصنف نے اس عبارت ميں اعتماد كيا ہے اور اسى پر اعتماد كرتے ہوئے مصنف نے اس عبارت ميں اسم فاعل كے ضمير منصوب پر عمل كرنے كى شرط كو ذكر نہيں كيا ہے اور اسى پر اعتماد كرتے ہوئے مصنف نے اس عبارت ميں اسم فاعل كے ضمير منصوب پر عمل كرنے كى شرط كو ذكر نہيں كيا ہے اور اسى پر اعتماد كرتے ہوئے مصنف نے اس عبارت ميں اسم فاعل كے ضمير منصوب پر عمل كرنے كى شرط كو ذكر نہيں كيا ہے

[2] قوله وشرط عمله الخ يعني اسم فاعل كا عمل كرنا اس كے معنى ميں حال يا استقبال كے ہونے كى شرط پر موقوف ہے اور اسم فاعل كا عمل كرنا اس كے معنى ميں ماضى كے ہونے كى شرط پر موقوف نہيں ہے

[3] قوله بمعنى الحال الخ يعني اسم فاعل كا عمل كرنا اس كے معنى ميں حال يا استقبال كے ہونے كى شرط پر موقوف ہے اور اسم فاعل كا عمل كرنا اس كے معنى ميں ماضى كے ہونے كى شرط پر موقوف نہيں ہے

[4] قوله ليكمل الخ يعني اسم فاعل كا عمل كرنا اس كے معنى ميں حال يا استقبال كے ہونے كى شرط پر موقوف ہے اور اسم فاعل كا عمل كرنا اس كے معنى ميں ماضى كے ہونے كى شرط پر موقوف نہيں ہے

[5] قوله بحسب اللفظ الخ يعني اسم فاعل كا عمل كرنا اس كے معنى ميں حال يا استقبال كے ہونے كى شرط پر موقوف ہے اور اسم فاعل كا عمل كرنا اس كے معنى ميں ماضى كے ہونے كى شرط پر موقوف نہيں ہے

ف ۲ يفتحتين بمعنى انداز اور بسكون سين بھى جائز ہے ۱۲

ترکیب صفحہ ۱۹۶

عامل مائۃ۔ منتج بخل العامل البتہ

الثالث من العوامل القياسية اسم الفاعل

في عدد الحروف والحركات والسكنات فكان حينئذٍ مشابهًا بحسب المعنى ايضًا ويشترط ايضًا اعتماده[1] على المبتدأ فيكون خبرًا عنه مثل المثال المذكور او على الموصول فيكون صِلةً له نحو الضارب عمرًا في الدار اى الذى هو ضارب عمرًا في الدار او على الموصوف فيكون صفةً له

[1] قوله اعتماده - اعتماد
يعنى تكيه كردن چيزى بر امرى وبر كرده
شده از كسى يا چيزى كه در كار كردن
بدو يعنى ياريكه كردن بدو كسى را در كارى

Powered by Google

(۱۴۴) مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔ (فا) فصیحہ مبنی برفتح (یکون) فعل ناقص (۱۵)

(۱۵) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۴۵) اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر صلہ۔ اسم موصول اپنے (۱۴۴)

(۱۴۶) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۴۷) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۴۸) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۴۹) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۵۰) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۵۱) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۵۲) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۵۳) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۵۴) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۵۵) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۵۶) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۵۷) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۵۸) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۵۹) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۶۰) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۶۱) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۶۲) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۶۳) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۶۴) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۶۵) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۶۶) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۶۷) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۶۸) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۶۹) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۷۰) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۷۱) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۷۲) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۷۳) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۷۴) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۷۵) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۷۶) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۷۷) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۷۸) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۷۹) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۸۰) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۸۱) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۸۲) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۸۳) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۸۴) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۸۵) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۸۶) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۸۷) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۸۸) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۸۹) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۹۰) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۹۱) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۹۲) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۹۳) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۹۴) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۹۵) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۹۶) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۹۷) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۹۸) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۱۹۹) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۰۰) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۰۱) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۰۲) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۰۳) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۰۴) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۰۵) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۰۶) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۰۷) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۰۸) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۰۹) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۱۰) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۱۱) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۱۲) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۱۳) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۱۴) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۱۵) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۱۶) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۱۷) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۱۸) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۱۹) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۲۰) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۲۱) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۲۲) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۲۳) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۲۴) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۲۵) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۲۶) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۲۷) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۲۸) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۲۹) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۳۰) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۳۱) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۳۲) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۳۳) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۳۴) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۳۵) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۳۶) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۳۷) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۳۸) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۳۹) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۴۰) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۴۱) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۴۲) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۴۳) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۴۴) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۴۵) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۴۶) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۴۷) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۴۸) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۴۹) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۵۰) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۵۱) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۵۲) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۵۳) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۵۴) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۵۵) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۵۶) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۵۷) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۵۸) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۵۹) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۶۰) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۶۱) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۶۲) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۶۳) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۶۴) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۶۵) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۶۶) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۶۷) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۶۸) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۶۹) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۷۰) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۷۱) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۷۲) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۷۳) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۷۴) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۷۵) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۷۶) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۷۷) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۷۸) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۷۹) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۸۰) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۸۱) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۸۲) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۸۳) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۸۴) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۸۵) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۸۶) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۸۷) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۸۸) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۸۹) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۹۰) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۹۱) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۹۲) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۹۳) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۹۴) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۹۵) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۹۶) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۹۷) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۹۸) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۲۹۹) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۳۰۰) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۳۰۱) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۳۰۲) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۳۰۳) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۳۰۴) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۳۰۵) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بصیغہ واحد مذکر غائب ناقص یائی مبنی برفتح مرفوع محلاً بسبب اسم فاعل۔

(۳۰۶) مضارع معروف

مثل مررت برجل ضارب ابنه جاريةً
او على ذى الحال فيكون حالاً عنه مثل
مررت بزيدٍ راكبًا ابوه او على حرف النفى او
الاستفهام بان يكون قبله حرف النفى او
الاستفهام مثل ما قائمٌ ابوه واقائمٌ ابوه
وان فُقِدَ فى اسم الفاعل احد الشرطين
المذكورين فلا يعمل اصلًا

التالث من العوامل القياسية
اسم الفاعل

١ حرف النفى جنس
٢ الاستفهام
٣ ما قائم ابوه
٤ اقائم ابوه
٥ اصلًا

ترکیب
صفحہ ۲۰۰

(فعل) مفرد منصرف صحیح
افراغ لفظاً موصوف (ضارب)
بلا جعل ضارب (اسم فاعل) مفرد منصرف صحیح
جاء مجرور لفظاً مضاف الیہ جعل مضاف
اپنے مضاف الیہ سے ملکر جملہ مقدر کی
مثال بترکیب معلوم مضاف (ہ) مفرد مجرور
فصل مضاف الیہ مجرور لفظاً موصوف مثال
بسبب اعتلال عین سے ملکر جزم شاذ مقدر کی
فعل مجرور لفظاً مضاف الیہ جعل مضاف
اپنے مضاف الیہ سے ملکر جزم شاذ مقدر کی
مبنی بر سکون (ر) مفرد مجرور لفظاً
افراغ مضاف (ہ) مفرد مجرور لفظاً
جاء مبنی بر سکون (ر) مفرد مجرور لفظاً

(ہ) ترکیب معلوم (ربا) حرف جار
فعل یا فاعل (ربا) مفرد منصرف
مبنی بر سکون (ز) مفرد مجرور لفظاً
افراغ مضاف (ہ) مفرد مجرور لفظاً
جاء مبنی بر سکون (ر) مفرد مجرور لفظاً

(ہ) ترکیب معلوم (ربا) حرف جار
فعل یا فاعل (ربا) مفرد منصرف
مبنی بر سکون (ز) مفرد مجرور لفظاً
افراغ مضاف (ہ) مفرد مجرور لفظاً
جاء مبنی بر سکون (ر) مفرد مجرور لفظاً

ترکیب
صفحہ ۲۰۰

(فعل) مفرد منصرف صحیح
افراغ لفظاً موصوف (ضارب)
بلا جعل ضارب (اسم فاعل) مفرد منصرف صحیح
جاء مجرور لفظاً مضاف الیہ جعل مضاف
اپنے مضاف الیہ سے ملکر جزم شاذ مقدر کی
مثال بترکیب معلوم مضاف (ہ) مفرد مجرور
فصل مضاف الیہ مجرور لفظاً موصوف مثال
بسبب اعتلال عین سے ملکر جزم شاذ مقدر کی
فعل مجرور لفظاً مضاف الیہ جعل مضاف
اپنے مضاف الیہ سے ملکر جزم شاذ مقدر کی
مبنی بر سکون (ر) مفرد مجرور لفظاً
افراغ مضاف (ہ) مفرد مجرور لفظاً
جاء مبنی بر سکون (ر) مفرد مجرور لفظاً

ترکیب
صفحہ ۲۰۰

(فعل) مفرد منصرف صحیح
افراغ لفظاً موصوف (ضارب)
بلا جعل ضارب (اسم فاعل) مفرد منصرف صحیح
جاء مجرور لفظاً مضاف الیہ جعل مضاف
اپنے مضاف الیہ سے ملکر جزم شاذ مقدر کی
مثال بترکیب معلوم مضاف (ہ) مفرد مجرور
فصل مضاف الیہ مجرور لفظاً موصوف مثال
بسبب اعتلال عین سے ملکر جزم شاذ مقدر کی
فعل مجرور لفظاً مضاف الیہ جعل مضاف
اپنے مضاف الیہ سے ملکر جزم شاذ مقدر کی
مبنی بر سکون (ر) مفرد مجرور لفظاً
افراغ مضاف (ہ) مفرد مجرور لفظاً
جاء مبنی بر سکون (ر) مفرد مجرور لفظاً

الثالث من العوامل القياسية اسم الفاعل

بَلْ يَكُونُ حِينَئِذٍ مُضَافًا إِلَى مَا بَعْدَهُ مِثْلُ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ ضَارِبِ عَمْرٍو أَمْسِ وَإِنْ كَانَ اسْمُ الْفَاعِلِ مُعَرَّفًا بِاللَّامِ يَعْمَلُ فِي مَا بَعْدَهُ فِي كُلِّ حَالٍ سَوَاءٌ كَانَ بِمَعْنَى الْمَاضِي أَوِ الْحَالِ أَوِ الِاسْتِقْبَالِ وَسَوَاءٌ كَانَ مُعْتَمِدًا عَلَى أَحَدِ الْأُمُورِ الْمَذْكُورَةِ أَوْ غَيْرَ مُعْتَمِدٍ

قولہ مضافًا الی ما بعدہ یعنی دونوں شرطوں میں سے کسی ایک کے منتفی ہونے پر اسم فاعل کی جانب

ہوگیا ہے اور اضافت لفظی کے لئے شرط ہے کہ صفت کا صیغہ بمعنی حال یا استقبال ہو

اضافت لفظی ہوگی یہ ہے کہ اسم فاعل بمعنی ماضی ہو

(ع) کہ اضافت اپنیں اور اپنے فاعل کے درمیان حائل نہ ہو

ہے اور اضافت معنوی ہوگی۔ اور مضاف الیہ اس کا مفعول ہوگا۔ اور اضافت لفظی ہوگی جو تعریف کا افادہ نہیں کرتی۔ اور مضاف الیہ اس کا فاعل ہوگا۔ جیسے ضارب عمرو زیدکی صفت ہونے کی صورت میں ضارب عمرو زید امس۔ اور ضارب عمرو زیدا غدا۔ اور ضارب عمرو زیدا الآن۔ اور ضارب عمرو زیدا کی صفت ہونے کی صورت میں ضارب عمرو زیدا امس۔ اور ضارب عمرو زیدا غدا۔ اور ضارب عمرو زیدا الآن۔ اور اس صورت میں اضافت لفظی ہوگی۔ اور مضاف الیہ اس کا مفعول ہوگا۔ اور اضافت معنوی ہوگی۔ اور مضاف الیہ اس کا فاعل ہوگا

ترکیب
صفحہ ۲۰۲

الثالث من العوامل القياسية
اسم الفاعل

مثل الضارب عمرا الآن او امس او غدا هو زيد اعلم ان اسم الفاعل الموضوع للمبالغة كضراب وضروب ومضراب بمعنى كثير الضرب وعلامة وعليم بمعنى كثير العلم وحذر بمعنى كثير الحذر مثل اسم الفاعل الذي ليس للمبالغة

عامل مائۃ عشری بجلد الکامل التمرین

ترکیب صفحہ ۲۰۴

الرابع من العوامل القياسية
اسم المفعول

في العمل وإن زالت المشابهة اللفظية بالفعل لكنهم جعلوا ما فيها من زيادة المعنى قائما مقام ما زال من المشابهة اللفظية ورابعها اسم المفعول وهو كل اسم اشتق

ترکیب
صفحہ ۲۰۶

الرابع
من العوامل القياسية
اسم المفعول

لذات[1] مَن[2] وقع عليه الفعل وهو يعمل
عمل[3] فعله المجهول فيرفع[4] اسماً واحداً
بانه قائم مقام فاعله وشرط عمله كونه
بمعنى[5] الحال والاستقبال واعتماده على
المبتدأ كما في اسم الفاعل مثل زيدٌ
مضروبٌ غلامه الآن او غداً او الموصول
نحو المضروب غلامه زيدٌ

[1] قوله لذات مَن وقع عليه الفعل خارج عن ذات اسم المفعول بالكلية لانه اسم لمن وقع عليه الفعل فالذات المذكورة في تعريفه ليست ذات اسم المفعول بل ذات من وقع عليه الفعل

[2] قوله مَن وقع عليه الفعل يشمل ما اذا كان الفعل واقعاً على صفة من صفاته نحو ضُرِبَ زيدٌ وجهُه فان الوجه صفة من صفات زيد وقد وقع عليه الفعل

[3] قوله عمل فعله المجهول يشمل ما اذا كان الفعل المجهول متعدياً الى مفعولين نحو اُعطِيَ زيدٌ درهماً فان اسم المفعول يعمل عمل فعله المجهول فيرفع زيداً ويجعله قائم مقام فاعله وينصب درهماً على المفعولية

[4] قوله فيرفع اسماً واحداً اي مفرداً فيشمل المفرد والمثنى والمجموع والمؤنث والمذكر

[5] قوله بمعنى الحال والاستقبال اي دلالة بالالتزام فلا ينافي ما مر من دلالته على الزمان بالتضمن

ترکیب
صفحہ ۲۰۸

والموصوف مثل جاءني رجل مضروب غلامه او ذي الحال مثل جاءني زيد مضروباً غلامه او حرف النفي او الاستفهام مثل ما مضروب غلامه واذا انتفى فيه احد الشرطين المذكورين ينتفي عمله وحينئذٍ يلزم اضافته الى ما بعده واذا دخل عليه الالف واللام يكون مستغنياً عن الشروط في العمل مثل جاءني المضروب غلامه

الرابع من العوامل القياسية للمفعول

ترکیب صفحہ ۲۱۰

(م م) اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر فاعل۔ جَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وخامسها الصفة المشبهة وهي مشابهة باسم الفاعل في التصريف وفي كون كل منهما صفة مثل حسن حسنان حسنون حسنة حسنتان حسنات على قياس ضارب ضاربان ضاربون ضاربة ضاربتان ضاربات وهي مشتقة من الفعل اللازم دالة على ثبوت مصدرها لفاعلها

الخامس من العوامل القياسية الصفة المشبهة

ترکیب
صفحہ ۲۱۲

الخامس من العوامل القياسية الصفة المشبهة

على سبيل[1] الاستمرار والدوام[2] بحسب الوضع[3] وتعمل[4] عمل فعلها من غير اشتراط زمان لكونها بمعنى الثبوت[5] واما اشتراط الاعتماد فمعتبر فيها الا ان الاعتماد على الموصول لا يتاتى فيها لان اللام الداخلة عليها ليست[6] بموصول بالاتفاق وقد يكون معمولها منصوبا على التشبيه بالمفعول[7] فافهم

[1] قوله على سبيل الاستمرار والدوام اى مراد استمرار والدوام سے مراد متقابل حدوث ہے جس کے معنی زمانوں میں تحقق وجود کے ہیں

[2] قوله بحسب الوضع یعنی بلحاظ حسب الاستعمال کے بحسب الوضع سے مراد اطلاق ہے

[3] قوله تعمل عمل فعلها یعنی صفت مشبہ بھی فعل کی طرح عمل کرتی ہے لیکن اس کا عمل فعل کے عمل سے کمزور ہوتا ہے

[4] قوله لكونها بمعنى الثبوت یعنی صفت مشبہ میں ثبوت سے مراد وہ تحقق ہے جو زمانوں میں سے کسی ایک زمانہ سے مقید نہ ہو

[5] قوله واما اشتراط الاعتماد فمعتبر فيها الا ان الاعتماد على الموصول لا يتاتى فيها لان اللام الداخلة عليها ليست بموصول بالاتفاق یعنی صفت مشبہ میں اعتماد موصول پر نہیں ہوتا کیونکہ اس پر داخل ہونے والا لام موصول کا نہیں ہوتا

[6] قوله وقد يكون معمولها منصوبا على التشبيه بالمفعول یعنی صفت مشبہ کا معمول کبھی مفعول کے ساتھ مشابہت حاصل کرنے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے

[7] قوله على التشبيه بالمفعول یعنی صفت مشبہ کا معمول کبھی مفعول کے ساتھ مشابہت حاصل کرنے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے

ترکیب
صفحہ ۲۱۴

السادس من العوامل القياسية المضاف

وعلى التمييز في النكرة ومجرورًا على الاضافة
وتكون صيغة اسم الفاعل قياسية
وصيغها سماعية مثل حسن وصعب
وشديد وسادسها المضاف كل اسم
اضيف الى اسم خفيض الاول الثاني
مجردًا عن اللام والتنوين وما يقوم مقامه
من نوني التثنية والجمع

ترکیب
صفحہ ۲۱۶

السادس من العوامل اللفظية المضاف

لاجل[1] الاضافة والاضافة[2] اما بمعنى اللام[3] المقدرة ان لم يكن المضاف اليه من جنس المضاف ولا يكون ظرفا له مثل غلام[4] زيد واما بمعنى من[5] ان كان من جنسه مثل خاتم فضة واما بمعنى في[6] ان كان ظرفا له نحو ضرب اليوم

ترکیب
صفحہ ۲۱۸

التوابع من العوامل القياسية الاسم التام

وسابعها الاسم التام كل اسم ثم فاستغنى عن الاضافة بان يكون فى اخره تنوين او ما يقوم مقامه من نونى التثنية والجمع او يكون فى اخره مضاف اليه وهو ينصب النكرة على انها تمييز له فيرفع منه الابهام مثل عندى رطل زيتاً ومنوان سمناً وعشرون درهماً ولى ملؤه عسلاً

ترکیب
صفحہ ۲۰۰

(۴۴) اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اَنْتُمَا (ھما) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے موخر (ھم)

(۴۵) منصوب بتقدیر اَعْنِیْ مضاف (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون بر اتحاد متکلم۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا (ثابت) مقدر کا ثابت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً
اسم فاعل صیغہ واحد مونث غائبہ (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر خبر مقدم (عشرون) جمع مذکر سالم حکماً مرفوع

وامّا المعنوية فمنها عدد ان

المراد من العامل المعنوي ما يعرف بالقلب وليس للسان حظ فيه احدهما العامل في المبتدأ والخبر وهو الابتداء اى خلو الاسم عن العوامل اللفظية نحو زيد منطق وثانيهما العامل في الفعل المضارع وهو صحة وقوع الفعل المضارع موقع الاسم مثل زيد يعلم فيعلم مرفوع

وامّا المعنوية فمنها عدد ان

(۴۵) ھُوَ مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بتقدیر اولا وہ معنی (زید) مفرد مذکر صحیح (۴۴۴)

(۴۵) یعنی فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (۴۵)

ترکیب
صفحہ ۲۲۲

لصحة وقوعه موقع الاسم اذ يصح ان يقال
موقع يعلم عالم فعامله معنوي وعند الكوفيين
ان عامل الفعل المضارع تجرده عن العامل
الناصب والجازم وهو مختار ابن مالك رح

تمت

واما المعنوية فهما عدمان

دیباچہ

البشیر العامل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمداً لمن اسمہ اعرف المعارف + والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیہ مصدر العلوم والعواطف + وعلیٰ اٰلہ وصحبہ الذین ھم نجاۃ لھدایۃ النحو بالطرائف۔ ما دام کتب النحو تقرء ویکتب الصحائف

امّا بعد فقیر سید غلام جیلانی ابن المولوی سید غلام فخر الدین ابن امام علمائے نحویین واقف اسرار قاب قوسین مولنا المولوی حکیم سید مخاوت حسین قدس اللہ تعالیٰ روحھما وافاض علینا من برکاتھما فی الدارین۔ اصحاب علم کی خدمات میں گذارش کرتا ہے کہ گذشتہ سال ۱۳۸۲ھ میں کتاب مستطاب (شرح مائۃ عامل) پڑھانے کا اتفاق ہوا جس میں یہ طلبہ شریک تھے۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب اشرفی (بہاری) مولوی عبد المعز صاحب اشرفی (بہاری) مولوی صوفی نذیر احمد صاحب نیازی (مرادآبادی) مولوی حافظ غیاث الدین صاحب اشرفی (مرادآبادی) مولوی امداد علی صاحب (اڑیسوی) مولوی قاری فرہاد عالم صاحب (بہاری) مولوی صوفی مصیر الدین صاحب (بہاری) ادھر ان طلبہ نے پُرزور تحریک کی کہ اس کتاب کی ترکیب نحوی اردو زبان میں تحریر کردی جائے۔ ادھر محترم ومعظم حامی سُنّت ماحی بدعت حضرت مولنا رفاقت حسین صاحب مدظلہ العالی بہاری مفتی اعظم کانپور کا زمانہ درازسے اصرار تھا کہ اردو زبان میں نحو کی ایک کتاب ایسی تالیف کردی جائے جو محقق مسائل اور کثیر جزئیات پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ اسقدر آسان اور سلیس زبان میں ہو کہ مبتدی طلبہ اس سے بآسانی استفادہ حاصل کرسکیں لیکن کثرت کار اور ہجوم افکار کے باعث تعمیل ارشاد سے قاصر رہا۔ فقیر نے دیکھا کہ اس کتاب کی ابتک جسقدر ترکیبیں اردو زبان میں شائع ہوئیں سب کی سب علم نحو کے معیار سے گری ہوئی ہیں اور مقصود ترکیب کسی سے پورا نہیں ہوتا۔ کیونکہ مقصود ترکیب یہ ہے کہ نحو میر میں پڑھے ہوئے مسائل کا اجرا کریا جائے۔ اور کلمات کے اعرابی وبنائی حالات بتائے جائیں۔ تاکہ پڑھے ہوئے مسائل زبان پر بار بار جاری ہونے سے مبتدی کو محفوظ ہوسکیں اور عربی عبارت پڑھنے میں خطا سرزد نہ ہو۔ نظر برآں فقیر نے موقع کو غنیمت سمجھا۔ اور روزانہ سبق کی ترکیب لکھ کر دیتا رہا۔ یہانتک کہ پوری کتاب کی ترکیب بفضلہ تعالیٰ مکمل ہوگئی۔ مبتدی کی حالت کو

پیشِ نظر رکھتے ہوئے ترکیب میں الف لام تعریف کے اقسام بیان نہیں کئے۔ نیز نوع اول کی ترکیب میں اجمال رکھا۔ اور نوع ثانی سے قدرے قدرے تفصیل شروع کی تاکہ مبتدی پر دفعتاً زیادہ بار نہ پڑ جائے۔ پھر رئیس الاتقیا وحضرت مولٰنا الحاج مولوی حافظ قاری شاہ محمد مبین الدین صاحب صدر مدرس دارالعلوم مظہر اسلام بریلی مدظلہ العالی۔ اور استاد المدرسین حضرت مولٰنا مولوی الحاج محمد یونس صاحب مہتمم جامعہ نعیمیہ مرادآباد ادام اللہ تعالٰی فیوضہ الی یوم التناد کے مشورہ مبارکہ سے بجائے تحشیۂ جدید استاد الاساتذہ حضرت مولٰنا مولوی الٰہی بخش صاحب قدس سرہٗ کے حاشیۂ فارسی کو اردو میں کرنا شروع کیا۔ لیکن کہیں کہیں اسکے بعض مضامین بضرورت حذف کئے اور کثیر مضامین اضافہ کر دئے گئے۔ تاکہ مفتی اعظم کانپور کے ارشاد کی من وجہٍ تعمیل ہو جائے۔ یہ بھی بکرمہ تعالٰی پایۂ تکمیل کو پہونچا۔ اور دونوں کو (البشیر الکامل بحلِّ شرح مائۃ عامل) کے ساتھ موسوم کرتا ہوں۔

فیارب محمد اجعلہ بین الشروح الاعرابیۃ + کالقرآن بین الکتب السّماویۃ بحرمۃ حبیبک المصطفٰی وآلہٖ وصحبہٖ المجتبٰی علیہ وعلیہم التحیۃ والثنا۔ لاسیما بحرمۃ سیّدی الکریم۔ الحافظ السّیّد محمّد ابراھیم ادام اللہ تعالٰی ظلہٗ علینا بلطفہ العمیم۔ ارباب علم کی خدمات میں باادب درخواست ہے کہ اضافہ کردہ مضامین اور ترکیب نحوی میں جو غلطیاں پائیں فقیر کو مطلع کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ فقیر شکریہ کے ساتھ قبول کر کے طبع ثانی میں اُنکی اصلاح کر دے گا۔

اس سے پیشتر شرح مائۃ کی اردو تراکیب بہت سی شائع ہوئیں۔ سب کی سب نحوی معیار سے گری ہوئی ہیں اور کسی سے مقصودِ ترکیب حاصل نہیں ہوتا۔ بالخصوص ایضاح العوامل وہ تو اغلاط کی پوٹ اور طلبہ کو گمراہ کرنے والی ہے۔ ٹائیٹل پیج پر اسکی خصوصیات میں پہلی خصوصیت یہ بیان کی گئی ہے کہ دارالعلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجۂ علیا کے مدرس مولٰنا ظہور احمد صاحب کی تصنیف ہے۔ کتاب کے مطالعہ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ درجۂ علیا کے ان مدرس صاحب کو صرف میر اور ھدایۃ النحو کے مسائل بھی مستحضر نہیں۔ اور شانِ الوہیت وشانِ رسالت میں سوءِ ادبی تو آپکو دیوبندی اکابر کے ترکہ میں پہونچی ہے۔ بسم اللہ کی ترکیب میں تحریر کرتے ہیں (اللہ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے ملکر مضاف الیہ ہوا (اسم مضاف کا) اسلاف کرام کی باادب تعبیر یہ ہے۔ اسم جلالت اپنی دونوں صفتوں سے ملکر مضاف الیہ ہوا۔ اور (آلہٖ) کی ترکیب میں لکھتے ہیں۔ (آل) مضاف (ہٗ) ضمیر واحد غائب جو کہ راجع ہے محمد (صلعم) کی طرف) یہاں پر بھی باادب تعبیر یہ ہے کہ (راجع بسوئے اسم رسالت) نیز اسم رسالت کے ساتھ۔ (صلعم) لکھنا حرماں نصیبی ہے۔ فتاوٰی حدیثیہ صفحہ ۱۶۴ میں ہے ولا یقتصر کتابتھا بنحو صلعم فانہ عادۃ المحرومین یعنی صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ بنظر اقتصار لفظ (صلعم) نہ لکھے کہ یہ حرماں نصیب اشخاص کی عادت ہے۔ امام سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ پہلا شخص جس نے درود شریف کا ایسا اقتصار کیا (سیاستہٗ) اُس کا ہاتھ کاٹا گیا تھا (السنیۃ الانیقہ فی فتاوٰی افریقہ) اب میں طلبہ کو گمراہی سے بچانے کے پیشِ نظر اس کتاب کی موٹی موٹی ترکیبی خامیاں بطور نمونہ صفحہ وار بیان کرتا ہوں جس سے میرے دعوئ مذکور کی تصدیق بھی ہو جائے گی۔

دیوبندی ترکیب کی خامیاں

(۱) صفحہ ۶ پر بسم اللہ کی ترکیب میں فرماتے ہیں (الرحمٰن پہلی صفت الرحیم اسکی دوسری صفت) **اقول** یہ دونوں صیغۂ صفت ہیں جن کو ترکیب میں فاعل کیسا تھ لائے بغیر صفت قرار دینا خطائے فاحش ہے۔ الفوائد الشافیہ معروف بہ زینی زادہ ۶ میں سید شریف قدس سرہٗ کی شرح مفتاح سے نقل کرکے فرمایا (لان اسم المفعول وسائر الصفات المشتقۃ مع مرفوعاتھا معمولۃ) اسی طرح (للہ) کے متعلق ثابت اور الشاملۃ۔ الکاملۃ المصطفی المجتبیٰ سب کو بدون ضم مرفوع خبر اور صفت قرار دیدیا ہے۔ اسی طرح (افضل علماء الانام) میں افضل اسم تفضیل کو۔ ہدایۃ النحو میں اسم تفضیل کا استعمال بوجوہ ثلثہ بیان کرنیکے بعد صفحہ ۵۶ پر فرمایا۔ (وعلی الاوجہ الثلثۃ یضمر فیہ الفاعل وھو یعمل فی ذلک المضمر) اسی لئے کہا تھا کہ ان درجہ علیا کے مدرس صاحب کو ہدایۃ النحو کے مسائل بھی محفوظ نہیں۔ چہ جائیکہ فوقانی کتابیں۔ بفحوائے بغلط بر ہدف زند تیرے۔ کہیں کہیں صحیح ترکیب کر گئے ہیں۔ ورنہ پوری کتاب میں صیغہائے صفات کی ترکیب بغیر ضم مرفوعات فرمائی ہے۔

(۲) صفحہ ۷ پر (وجعل الجنۃ مثواہ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (جعل فعل افعال قلوب میں سے) **اقول** استغفر اللہ ثم استغفر اللہ۔ کبر کلمۃ تخرج من افواھھم۔ سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ہی اشخاص کے حق میں فرمایا تھا۔ (ان العبد لیتکلم بالکلمۃ من سخط اللہ لا یلقی لھا بالا یھوی بھا فی نار جھنم) ترجمہ بیشک بندے کی زبان سے کبھی بے خیالی میں ایسا کلمہ نکل جاتا ہے جس کے سبب وہ نار دوزخ میں پڑ جائے۔ (بخاری) اس (جعل) کو افعال قلوب سے قرار دینا اسی قبیل سے ہے۔ کیونکہ اسمیں مستتر ضمیر فاعل کا مرجع اسم جلالت ہے اور جس (جعل) کو افعال قلوب سے شمار کرتے ہیں وہ بمعنی اعتقاد غیر مطابق آتا ہے چنانچہ رضی شرح کافیہ میں ہے وتستعمل عد وجعل لاعتقاد کون الشیٔ علی صفۃ اعتقاد أو غیر مطابق فاذا ولیتھما الاسمیۃ نصبا جزئیھا نحو کنت اعدہ فقیرا فبان غنیا وقال تعالیٰ وجعلوا الملائکۃ الذین ھم عباد الرحمٰن اناثا ای اعتقدوا فیھم الانوثۃ اھ اور اعتقاد غیر مطابق صفت نقص ہے۔ اسی کو جہل مرکب کہتے ہیں اور (جعل الجنۃ مثواہ) جملہ دعائیہ۔ تو ان چاروں باتوں کے پیش نظر اسکا مفہوم جناب باری عزاسمہٗ کے حق میں صفت نقص کے حصول کی دعا ہوا جو شان الوہیت میں کھلی ہوئی بے ادبی ہے۔ اسیواسطے ہمنے کہا تھا کہ سوء ادبی آپ کو کابر عن کابر ترکہ میں پہونچی ہے۔ بلکہ یہ (جعل) افعال تصییر سے ہے جو متعدی بدو مفعول ہوتے ہیں۔ کما فی ھمع الھوامع شرح جمع الجوامع للسیوطی علیہ الرحمۃ۔

اسی صفحہ پر (فاللفظیۃ منھا علی ضربین) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (اللفظیۃ ذوالحال یا موصوف من حرف جار رجعا ضمیر مجرور۔ جار مجرور ملکر متعلق کائنۃ کے ہو کر حال ہوا ذوالحال کا یا صفت ہوئی موصوف کی) **اقول** سبحان اللہ کائنۃ صفت نکرہ اور اللفظیۃ موصوف معرفہ۔ یہیں دارالعلوم دیوبند شریف میں درجۂ علیا کے مدرس نحوداں جنکی اس ترکیب پر تفضیل پر قربان ہوجائیں وہاں کے جملہ مبتدیان نحو میر خواں۔ ناظرین۔ ہم نے تو یہی کہا تھا کہ ان مدرس صاحب کو ہدایۃ النحو کے مسائل محفوظ نہیں لیکن اب ترکیب مذکور سے ظاہر ہوا کہ ذات شریف کو نحو میر بھی یاد نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں بھی اس بات کی تصریح کردی گئی ہے کہ موصوف

اگر معرفہ ہو تو صفت کا معرفہ ہونا شرط ہے اور یہ ذات شریف (کائنۃ) نکرہ کو (اللفظیۃ) معرفہ کی صفت قرار دے رہے ہیں۔

(۳) صفحہ ۸ پر (فقط) کی شرط مقدر (اذا جرت بحا الاسم) بیان کر کے اُسکی ترکیب میں فرماتے ہیں۔ (اذا احرف شرط) **اقول** حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العظیم۔ یہ ہیں العلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجۂ علیا کے مدرس جو ہم کو فخر بتا رہے ہیں اور یہی مکتب میں ہمیں مُلّا: کار طفلاں تمام خواہد شد۔ اس سے بھی مذکورہ بالا قول کی تائید ہوتی ہے کہ ذات شریف کو نحو میر تک یاد نہیں۔ کیونکہ اُسمیں (اذا) کے اسماء ظروف سے ہونے کی تصریح ہے۔

(۴) صفحہ ۹ پر (نحو بہ داءٌ) کی ترکیب میں (بہ داءٌ) کو جملہ قرار دیکر نحو کا مضاف الیہ قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ صحیح نہیں کیونکہ (بہ داءٌ) اس مقام پر مراد اللفظ ہے تو ترکیب یوں کیجائیگی کہ نحو مضاف اور لفظ بہ داءٌ مضاف الیہ۔ پھر بتقدیر ارادۂ معنی ترکیب معرف کر کے جملہ قرار دیا جائیگا۔ چنانچہ صاحب الفوائد الشافیہ علیہ الرحمۃ نے کافیہ میں ایسے مقامات پر یوہیں ترکیب فرمائی ہے۔ وجہ یہ کہ بہ داءٌ کو جملہ قرار دیکر مضاف الیہ قرار دیں تو لازم آئیگا کہ لفظ نحو جملہ کی طرف مضاف ہو۔ حالانکہ یہ اُن الفاظ سے نہیں جو جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ جملہ کی طرف مضاف ہونیوالے الفاظ حسب بیان مغنی اللبیب صرف آٹھ ہیں۔ (۱) اسمائے زمان (۲) حیث۔ (۳) لفظ آیۃ بمعنی علامت (۴) ذُو (۵) بدن (۶) ریث (۷) قول (۸) قائل۔ ساری کتاب میں ان بزرگ نے ایسے مقامات پر یہی تفصیل فرمائی ہے۔ اگر الفوائد الشافیہ پیشِ نظر ہوتی تو شاید تفصیل مذکور میں مبتلا نہ ہوتے لیکن جنہیں نحو میر تک یاد نہیں اُنکی نظر میں الفوائد الشافیہ ہونا چہ معنی دارد۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی ایسے ہی ترکیب فرما گئے ہیں جسکی تقلید نہ کی جائیگی

نحوی ترکیب میں ایک نئے سُر کی ایجاد

ان ذات شریف نے اسی صفحہ پر (نحو قول۔ تعالیٰ) کی ترکیب میں ایک نئے سُر کی ایجاد فرمائی ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں تعالیٰ فعل اپنے فاعل سے ملکر حال ہوا ذوالحال حال ملکر مضاف الیہ ہوا قول مصدر مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ ملکر قول ہوا) یہی نیا سُر ہے جسکو ٹائیٹل پیج پر خصوصیات میں شمار کرنا بھول گئے ہیں جیسے یہ بھول گئے کہ نحوی ترکیب میں مضاف مضاف الیہ ملکر مرفوعات میں سے کوئی مرفوع ہوتا ہے یا منصوبات میں سے کوئی منصوب یا مجرورات میں سے کوئی مجرور

(۵) صفحہ ۱۰ پر (اشتریت الفرس بسرجہ) کو ترکیب میں جملہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقول** فراموش کردہ نحو میر یہاں پر یاد آگئی اور ذات شریف یہ سمجھ گئے کہ (اشتریت الفرس بسرجہ) میں وہی (اشتریت) ہے جسکو نحو میر میں جملہ انشائیہ کی قسم عقود کی مثال میں (بِعْتُ) کیساتھ ذکر کیا ہے۔ حالانکہ یہ اشتریت وہ نہیں کیونکہ اشتریت کا استعمال انشا میں مجاز ہے جسکے لئے قرینہ ضروری۔ اور وہ یہاں مفقود۔ اسیواسطے یہ جملہ خبریہ ہے۔

(۶) اسی صفحہ پر (وَاللّٰہِ لَاَفْعَلَنَّ کَذَا) کی ترکیب میں (کَذَا) کو جار مجرور قرار دیکر لَاَفْعَلَنَّ کا متعلق (ظرف لغو) قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ (کَذَا) اس مقام پر اسم کنایہ ہے جو لَاَفْعَلَنَّ فعل متعدی کا مفعول بہ واقع ہے۔ علاوہ ازیں کاف حرف تشبیہ ظرف لغو نہیں ہوتا۔ وہ ہمیشہ ظرف مستقر ہوا کرتا ہے۔ الفوائد الشافیہ میں صفحہ ۴ پر فرمایا (لِاَنَّ الکاف مع مجرورہ یکون ظرفًا مستقرًا لا لغوًا کما فی حاشیۃ انوار التنزیل للمرلی الشہاب)

(۷) صفحہ ۱۱ پر (وَلَا تُلْقُوا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ) کی ترکیب میں جو بائے زائدہ کی مثال ہے (بِاَیْدِیْکُمْ) جار مجرور کو

لَاتَتَعَلَّقُوْا فعل سے متعلق قرار دیا ہے اَقُوْلُ یہ غلط اور باۓ زائدہ کے معنی نہ سمجھنے پر مبنی ہے۔ وجہ یہ کہ حرف جر زائد فعل یا شبہ فعل سے متعلق نہیں ہوا کرتا اس لئے کہ فعل یا شبہ فعل سے تعلق بایں وجہ ہوتا ہے کہ یہ اُسکے معنی اپنے مدخول تک پہونچاتا ہے۔ اور حرف جار زائد پہونچاتا نہیں تو متعلق بھی نہ ہوگا۔ نحوی مسائل سمجھنے کیلئے کچھ لطیف کی ضرورت ہے۔ اسی واسطے کسی نے کہا تھا۔ نحویاں را مغز باید چوں شہاں۔ تسکین خاطر کے لئے امام سیوطی علیہ الرحمۃ کا ارشاد سُن لیجئے جس میں تعلق کو غلط قرار دے رہے ہیں۔ ہمع الھوامع شرح جمع الجوامع صفحہ ۱۰۸ ج دوم میں فرمایا۔

(وَلَا یتعلق) مِنْ حروف الجر (زائدۃ) کالباء وَمِنْ فِیْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا وھل من خالق غیر اللّٰہ وَذٰلِکَ لان معنی التعلق الارتباط المعنوی والاصل ان افعالا تصرف عن الوصول الی الاسماء فاعینت علی ذلک بحروف الجر والزائد انما دخل فی الکلام تقویۃ وتوکیدا ولم یدخل للربط (الا اللام المقویۃ) فانھا تتعلق بالعامل المقوی نحو مصدقا لما معھم وفعال لما یرید وان کنتم للرویا تعبرون لان التحقیق انھا لیست زائدۃ محضۃ لما تخیل فی العامل مِنَ الضعف الذی نزل منزلۃ القاصر او لامعدیۃ محضۃ لاطراد صحۃ اسقاطھا فلھا منزلۃ بین منزلتین (وقول الحوفی) فی اعرابہ (انَّ الْبَاءَ فِیْ) اَلَیْسَ اللّٰہُ (باحکم الحاکمین متعلق وھم) ای غلط نشاء عن ذھول اھ فات شریف نے یہی تفصیل اسی صفحہ پر (ردف لکم) کی ترکیب میں فرمائی ہے جو کلام زائدہ کی مثال ہے۔ اور مزید برآں یہ کہ (ردف) کا فاعل (ھُوَ) ضمیر مستتر بیان فرمایا ہے حالانکہ وہ لفظ (بعض) ہے جو قرآن کریم میں مذکور ہے۔ سورۂ نمل شریف میں پوری آیت یوں ہے۔ قُلْ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ رَدِفَ لَکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔ ان دونوں آیات کی ترکیب میں مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی ہر دو حرف جار زائد کو ظرف لغو قرار دیا ہے جو قابلِ تقلید نہیں۔

نحوی ترکیب میں دیوبندی بدعت

(۸) صفحہ ۱۲ پر (مِنْ وَھِیَ لِابْتِدَاءِ الْغَایَۃِ) کی ترکیب میں (مِنْ) کو معطوف علیہ اور (وَ) کو حرف عطف اور (ھِیَ) کو معطوف قرار دیا ہے اَقُوْلُ اس واو کو حرف عطف قرار دینا دیوبندی بدعت ہے جو شریعت نحو میں سَیِّئَہ ہے۔ کیونکہ صحت عطف کے لئے واجب ہے کہ معطوف کی اقامت معطوف علیہ کی جگہ صحیح ہو اور یہاں پر (ھِیَ) کو (مِنْ) کی جگہ رکھنا صحیح نہیں ورنہ اضمار قبل الذکر لازم آئے گا جو باطل ہے۔ قول کافیہ والمعطوف فی حکم المعطوف علیہ الخ کی شرح کرتے ہوئے شارح رضی نے فرمایا۔ فالمقصود ان المعطوف یجب ان یکون بحیث لو حذف المعطوف علیہ جاز قیامہ مقامہ اھ (ترتیب ابوسعیدی) بلکہ (مِنْ) بتدائے اول ہے اور (ھِیَ) بتدائے ثانی جو اپنی خبر لابتداء الغایۃ سے مل کر بتدائے اول کی خبر ہے اور یہ (وَ) زائدہ ہے عاطفہ نہیں جیسے کہ ان ذات شریف نے لکھ مارا۔ چنانچہ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی (مِنْ) کو بتدائے اول قرار دینے کی صورت میں اسکو زائدہ تحریر فرمایا ہے۔

(۹) اسی صفحہ پر (اخذت مِنَ الدَّرَاھِمِ ای بعض الدَّرَاھِمِ) کی ترکیب میں (اخذت مِنَ الدراھم) جملہ کو مُفَسِّرَہ اور (بعض الدَّرَاھِمِ) مفرد کو مُفَسَّر قرار دیا ہے۔ اَقُوْلُ یہ دیوبندی بدعت بھی سیئہ ہے کیونکہ (ای) حرف تفسیر جملہ کی جملہ کیساتھ اور مفرد کی مفرد کے ساتھ تفسیر کے لئے آتا ہے۔ نہ مفرد کیساتھ جملہ کی تفسیر کیلئے۔ بلکہ یہ بھی درست نہیں کہ (مِنَ الدَّرَاھِمِ) کو مفسَّر اور (بعض الدَّرَاھِمِ) کو مفسِّر قرار دیا جائے جیسا کہ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے اختیار فرمایا ہے کیونکہ بر تقدیر تفسیر المفرد بالمفرد (ای) کے ماقبل کے لئے اُس کا مابعد عطف بیان یا بدل ہوتا ہے۔ چنانچہ ہمع الھوامع جلد ثانی صفحہ ۱۷۱ میں ہے (ای) بالفتح والسکون حرف (للتفسیر بمفرد) نحو عندی

عسجدا ای ذھب وغضنفرا ای اسد (فتالیھا) عطف بیان علی ما قبلھا (او بدل) منہ ام اور عطف بیان وبدل کا اپنے معطوف علیہ اور مبدل منہ کیساتھ اعراب میں اتحاد ضروری ہے۔ خواہ لفظی اعراب میں یا تقدیری میں یا محلی میں۔ دونوں کا اعراب ایک ہی قسم کا ہو یا مختلف۔ یہاں پر اگر صرف جار کو مفسّر قرار دیا جائے تو اُس کے لئے سرے سے اعراب ہی نہیں ہوتا پھر اعراب میں اتحاد کیسے ہوگا۔ اور جار مجرور کے مجموعہ کے لئے اعراب ہوتا ہے مگر مسامحۃً اور وہ بھی جبکہ عامل محذوف کے قائم مقام ہوں اور یہاں پر (اخذت) عامل مذکور ہے تو (مِنَ الدَّراھم) مجموعہ کیلئے بھی اعراب نہ ہوا۔ پس (مِنَ الدَّراھِم) مجموعہ کو بھی مفسّر قرار دینا درست نہیں غرضکہ کسی طرح چونٹھیک نہیں بیٹھتی۔ بفضلہ تعالیٰ صحیح ترکیب وہی ہے جسکو ہمنے بیان کیا ہے۔ اُس کے پیشِ نظر (ای) یہاں پر تفسیر الجملہ بالجملہ کے لئے ہے۔ حاشیۃ الصبان علی الاشمونی جلد ثانی صفحہ ۱۷۸ میں ہے وَالتحقیق ان ذلک المتعلق انما یعمل فی المجرور وانہ الذی فی محل نصب بالمتعلق بمعنی انہ یقتضی نصبہ لو کان متعدیًا الیہ بنفسہ فمتعلق المجرور بہ تعلق عمل واما الجار فلا عمل للمتعلق فیہ ونسبۃ التعلق الیہ مسامحۃ او مرادھم تعلق الایصال لان الحرف یوصل معانی الافعال الی الاسماء فعلم ان المحل للمجرور فقط۔ ھذا اذا لم یقع عوضًا عن العامل المحذوف والا حکم علی مجموعھما باعراب العامل رفعًا نحو زید فی الدار او نصبًا نحو خرج زید بثیابہ او جرًا نحو مررت برجل من الکرام افادہ الدمامینی وغیرہ۔ اور مجموعہ جار مجرور کیلئے بیان کردہ اعراب کا حکم مسامحۃً ہوتا ہے جسکو اسی جلد کے صفحہ ۱۷۳ میں بایں الفاظ بیان فرماچکے ہیں۔ وقد علم من ھذا التحقیق ان جملۃ مذ ومنذ خبریۃ علی التسامح الشائع فی اعراب نحو زید فی الدار بقولھم زید مبتدأ وفی الدار خبر وان الخبر فی الحقیقۃ متعلق مذ ومنذ علی الراجح اھ

(۱۰) صفحہ ۱۳ پر (بخوقولہ تعالیٰ۔ فاجتنبوا الرجس من الاوثان ای الرجس الذی ھو الاوثان اور نحو قولہ تعالیٰ یغفر لکم من ذنوبکم اور نحو قولہ تعالیٰ وَلَا تاکلوا اموالھم الی اموالکم ای مع اموالکم۔ کی ترکیب میں وہی دیوبندی نیا سُر الاپا ہے۔ کہ مضاف مضاف الیہ ملکر قول ہوا۔ بلکہ آخر کتاب تک اُسی سُر میں بولے ہیں۔ اور فاجتنبوا الرجس من الاوثان کو جملہ قرار دیکر مفسّر اور الرجس الذی ھو الاوثان کو مفسّر۔ اسی طرح لَا تاکلوا اموالھم الی اموالکم میں الی اموالکم کو مفسّر اور مع اموالکم کو مفسّر قرار دیا ہے۔ اور یغفر لکم من ذنوبکم میں (من) زائدہ کو متعلق۔ اور نحو سرت من البصرۃ الی الکوفۃ کی ترکیب میں سرت من البصرۃ الی الکوفۃ کو جملہ قرار دیکر مضاف الیہ۔ اور الی لانتھاء الغایۃ فی المکان) کی دو ترکیبیں کی ہیں۔ دوسری میں انتھاء الغایۃ کو موصوف اور فی المکان کو (کائنۃ) نکرہ کے متعلق قرار دیکر اُس نکرہ کو انتھایۃ الغایۃ معرفہ کی صفت قرار دیا ہے۔ جس سے نحو میر یاد نہونے کی تائید ہوتی جارہی ہے۔ ان سب صورتوں میں صحیح ترکیب ہماری بیان کردہ ہے۔

(۱۱) صفحہ ۱۴ پر قد یکون ما بعدھا داخلا فی ما قبلھا میں (داخلًا) کی ترکیب کرتے ہوئے فرماتے ہیں (داخلًا صیغہ اسم فاعل اسمیں ضمیر ھو مستتر جو کہ راجع ہے۔ ما موصول کی طرف اسکا نائب فاعل) **اقول** سُبحان اللہ یہ دیوبندی نحو دانی ہے کہ اسم فاعل کیلئے نائب فاعل بنتے بھی جانتے ہیں کہ اسم فاعل کے لئے فاعل ہوتا ہے۔ نائب فاعل نہیں ہوتا پھر اسی صفحہ پر (اذا قمتم الی الصلوٰۃ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (اذا حرف شرط) جس سے ناظرین کو باور کرایا جارہا ہے کہ دار العلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجۂ علیا کے مدرس صاحب کو نحو میر تک یاد نہیں۔ اسی صفحہ پر ایک اور دیوبندی بدعت کا اظہار فرمایا ہے وہ یہ کہ قد یکون ما بعدھا داخلًا فی ما قبلھا۔ کو جزائے مقدم اور ان کان ما بعدھا من جنس ما قبلھا کو شرط مؤخر قرار دیکر فرماتے ہیں۔ (جزائے مقدم اور شرط مؤخر ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا) **اقول** ان ذات شریف سے کوئی پوچھے کہ نحویوں نے تو جملہ کی کسی قسم کو (جملہ شرطیہ جزائیہ) کیساتھ موسوم کیا نہیں تو ایجاد بندہ سے یا بندی۔

(۱۲) صفحہ ۱۵ پر (سوت البلد حتی السُّوق) کی ترکیب میں (البلد) کو مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ (سوت) فعل متعدی نہیں حتی کہ مفعول بہ کا مقتضی ہو یہ مفعول فیہ ہے اور (قرأت ودرسی حتی الدعاء ای مع الدعاء) کی ترکیب میں وہی بوبندی روٹ اختیار فرمائی ہے کہ حتی اللہ مضاف اور مع الدعاء مضاف الیہ

(۱۳) صفحہ ۱۶ پر (فلا یقال حتاۃ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (حتی) جار (ہ) مجرور۔ جار مجرور ملکر بحکم لفظ ذا نائب فاعل ہوا) **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ جب یہ استعمال صحیح نہیں تو۔ جار مجرور ملکر نائب فاعل نہ کہا جائے گا۔ جار کو مجرور کیساتھ بروقت صحت استعمال ملایا جاتا ہے۔ بلکہ یوں کہیں گے کہ لفظ (حتاۃ) نائب فاعل۔ چنانچہ مولوی الٰہی بخش صاحب نے بھی اسی طرح فرمایا ہے۔

(۱۴) صفحہ ۱۷ پر (نحو مَرَرْتُ علیہ بمعنی مررت بہ) کی ترکیب میں (مررت علیہ) کو جملہ قرار دیکر ذو الحال بنایا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ ذو الحال ہونا اسم کے خواص سے ہے۔ اور جملہ اسم نہیں ہوتا پھر ذو الحال کیسے ہوگا۔ جس کو نحو میر تک یاد نہ ہو اسکی رسائی یہاں تک کیسے ہو سکتی ہے۔ ہم سے سُنئے اور یاد رکھئے۔ حاشیۂ ملا عبد الحکیم سیالکوٹی برحاشیۂ ملا عبد الغفور قدس سرہما نیز بحث خواص اسم صفحہ ۸۰ میں ہے (ومن جملتها تاء التانيث المتحركة وياء النسبة وكونه فاعلاً ومفعولاً وموصوفاً وذا حال وتمييزاً ومثنى ومجموعاً ومنادى ومصغراً ومكبراً اھ صحیح ترکیب ہماری بیان کردہ ہے۔

(۱۵) اسی صفحہ پر (ان کنتم علی سفر) کی ترکیب میں (علی سفر) کو (کائنۃً) کے متعلق قرار دیکر (کائنۃً) کو (کنتم) کی خبر بنایا ہے۔ **اقول** یہ بھی غلط ہے کہ فعل ناقص کی خبر اسکے اسم کیساتھ تذکیر اور جمع میں مطابق نہیں جو ضروری ہے۔ بلکہ اس کا متعلق (کائنین) بصیغۂ جمع مذکر مقدر نکالا جائے گا۔

(۱۶) صفحہ ۱۸ پر (لیس کمثلہ شئ) کی ترکیب میں (کاف) زائدہ کو (کائناً) مقدر کے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کہ حرف جار زائد متعلق نہیں ہوا کرتا کما مرّ مفصلاً۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی اسکو ظرف مستقر قرار دے گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں۔ صحیح ترکیب ہماری بیان کردہ ہے۔

(۱۷) صفحہ ۱۹ پر (نحو مارأیتہ مُذ یوم الجمعۃ او منذ یوم الجمعۃ) کی ترکیب میں (مذ یوم الجمعۃ) کو معطوف علیہ اور (منذ یوم الجمعۃ) کو معطوف قرار دیکر مارأیتہ کے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ من حیث اللفظ (مُذ) اور (مُنذُ) کی دو مثالیں مقصود ہیں نہ من حیث المعنی کہ لفظ نحو اُن الفاظ میں نہیں جو جملہ من حیث المعنی کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ کما مرّ تفصیلہ۔ اور جار کا تعلق بروقت ارادۂ معنی ہوتا ہے۔ منذ یوم الجمعۃ سے پیشتر (مارأیتہ) بقرینۂ سابق اختصاراً محذوف کر دیا ہے تو اصل میں (مارأیتہ مُنذُ یوم الجمعۃ) من حیث اللفظ معطوف ہے اور (مارأیتہ مذ یوم الجمعۃ) من حیث اللفظ معطوف علیہ ہے اور (او) بمعنی (و) ہے جیسے اس حدیث میں (فانما علیك نبی او صدیق او شهید) جب شے پر مصاحب کا عطف بواسطہ (او) کیا جائے یا مُوکّد پر مُوکِّد کا جیسے ومن یکسب خطیئۃ او اثما میں ایک قول پر۔ یا مقام اباحت میں واقع ہو جیسے جالس الحسن او ابن سیرین میں تو (او) بمعنی (و) ہوتا ہے (کذا فی الاشمونی۔ عبارت کتاب اور حدیث شریف از قبیل عطف مصاحب ہے۔ فتشکر۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی معطوف معطوف علیہ قرار دیکر متعلق قرار دے گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں۔

(۱۸) اسی صفحہ پر (وقد تکونان بمعنی جمیع المدۃ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (تکونان فعل مضارع تثنیہ مونث غائب فعل ناقص اس میں ضمیر هما مستتر جو کہ راجع ہے مذ و منذ کی طرف وہ اس کا اسم) **اقول** یہ غلط ہے اسواسطے ہمنے کہا تھا کہ ذات شریف کو صرف میر بھی یاد نہیں ان ذات شریف کے متعلق ہمنے جو کچھ کہا یا کہیں گے خدانخواستہ وہ کسی پرخاش پر مبنی نہیں بلکہ اظہار حقیقت ہے۔ مضارع کے صیغۂ تثنیہ میں ضمیر فاعل (هما) مستتر نہیں ہوتی۔ بلکہ الف ضمیر بارز فاعل ہے چنانچہ صرف میر صفحہ ۱۱ میں ہے۔ ردتا دد تنصر و تنصران علامت غیبت و

حرف استقبال ست و الف علامت تثنیہ مونث و ضمیر فاعل ست)۔

(۱۹) اسی صفحہ پر (نحو مَا أُتِيَهُ مذیوعین او منذیومین) کی ترکیب میں بھی وہی سابق تفصیل فرمائی ہے جسکی تفصیل ہم ابھی بیان کر چکے ہیں

نحوی ترکیب میں دوسرا نیا سُر

(۲۰) صفحہ ۲۰ پر (الا نکرۃ موصوفۃ) اور (الا فعلا ماضیا) اور (الا علی الاسم الظاہر) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (الا) حرف استثنا لغو۔ **اقول** یہ ذات شریف نے نحوی ترکیب میں دوسرا نیا سُر اختیار کیا ہے اور آخر کتاب تک اسی سُر میں بولے ہیں۔ اس لفظ (لغو) کا تعلق (استثنا) کیساتھ قرار دیں یا (حرف) کیساتھ دونوں صورتیں لغو ہیں۔ نحویوں کی زبان میں نہ الا (حرف لغو) کہلاتا ہے نہ استثنا (استثنائے لغو) یہ خاص دار العلوم شریف کی بولی ہے جسکی لغویت کا ثبوت خود ذات شریف اسی صفحہ پر یہ الفاظ پیش فرماتے ہیں (دو امر قسم کیلئے تین شرطیں ہیں۔ ایک حذف فعل۔ دوسرا یہ کہ قسم امر و سوال مستعمل نہیں ہوتا الخ تیسرا یہ کہ ضمیر پر نہیں آتا الخ) ناظرین آپنے دیکھا لفظ (دوسرا) اور لفظ (تیسرا) شرط کے لئے استعمال فرمارہے ہیں جو اُردو زبان میں مؤنث مستعمل ہے۔

(۲۱) صفحہ ۲۱ پر (وَقَدْ تَكُونُ بمعنی رب) کی ترکیب میں (بمعنی رب) کو (مستعملاً) مقدر کے متعلق کر کے اُسکو (تکون) کی خبر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ بر تقدیر اشتقاق خبر (تکون) کے اسم کیساتھ خبر کی تانیث میں مطابقت واجب ہے۔ اور (مستعملاً) مؤنث نہیں۔

(۲۲) اسی صفحہ پر (نحو وعالم یعمل یعلمہ) کی ترکیب میں (یعمل یعلمہ) کو (عالم) کی صفت کر کے (وعالم) جار مجرور کو فعل مقدر سے متعلق کرنے کے بجائے۔ جار مجرور کو (نحو) کا مضاف الیہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کہ جار مجرور مضاف الیہ نہیں ہوا کرتے۔ کیونکہ مضاف الیہ اسم ہوا کرتا ہے یا جملہ۔ اور جار مجرور نہ اسم ہیں نہ جملہ۔

(۲۳) صفحہ ۲۲ پر (وَاللّٰهِ لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو) کی ترکیب میں دونوں (لا) کو نفی جنس کا فرما کر (زیدٌ) اور (عمرو) کو اُن کا اسم قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ اور یہ اسی بات کی تائید کرتا ہے کہ ذات شریف کو نحو میر تک یاد نہیں۔ کیونکہ لائے نفی جنس کے بعد اگر معرفہ واقع ہو تو وہ عمل نہیں کرتا پھر اس کیلئے اسم کیسے ہوگا۔ اگر یاد نہ ہو تو سُنئے۔ نحو میر صفحہ ۱۸ میں ہے (و اگر بعد او معرفہ باشد تکرار لا با معرفہ دیگر لازم باشد ورنہ لا ملغی باشد یعنی عمل نکند و آں معرفہ مرفوع باشد ابتدا چوں لا زید عندی ولا عمرو)

(۲۴) اسی صفحہ پر (فان کان جوابہ جملۃ اسمیۃ فان کانت مثبتۃ وجب ان تکون مصدرۃ بان او لام الابتداء) کی ترکیب میں (اسمیۃ) اسم منسوب کو بغیر ضم مرفوع (جملۃ) کی صفت قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ جس اسم کے آخر یائے نسبت ہو وہ بھی عمل کرتا ہے۔ بعض نحویوں کے نزدیک بتاویل (مُنْتَسِبٌ) ہو کر اسم فاعل کی طرح اور بعض کے نزدیک بتاویل (منسوب) ہو کر اسم مفعول کی طرح۔ اسکے مرفوع کو بر تقدیر اول فاعل اور بر تقدیر دوم نائب فاعل کہتے ہیں۔ تو جس طرح اسم فاعل اور اسم مفعول کیساتھ ترکیب میں ان کے مرفوع کو نہ ملانا خطائے فاحش ہے۔ اسی طرح اسم منسوب کے ساتھ ترکیب میں اُسکے مرفوع کو نہ ملانا خطائے فاحش یقین نہ ہو تو سُنئے۔ الفوائد الشافیہ میں زیر ترکیب (فالعدل خروجہ عن صیغتہ الاصلیۃ) صفحہ ۲۳ پر فرمایا (وما اشتہر بین المعربین من ان الاصلیۃ صفۃ لصیغۃ بالضم نائب الفاعل فمسامحۃ او غلط فاحش بیقین کما مرّ التفصیل نقلاً عن شرح المفتاح للسید الشریف فاحفظہ فانہ ینفعک فی مواضع شتی) انکے نزدیک (اسم بیائے نسبت) بتاویل (منسوب) ہے نظر بریں اُس کیلئے نائب فاعل بیان فرمایا۔ اور ہمع الہوامع جلد دوم صفحہ ۱۹۲ میں اسم منسوب الیہ کے تغیرات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا (اذ یلحقہ ثلث تغیرات لفظی وہو

کسر ما قبل الیاء وانتقال الاعراب الیھا۔ ومعنوی وھو صیرورتہ اسما لما لم یکن لہ وحکمی وھو رفعہ لما بعدہ علی الفاعلیۃ کالصفۃ المشبھۃ نحو مررت برجل قرشی ابوہ کانک قلت منتسب الی قریش ابوہ ویطرد ذلک فیہ وان لم یکن مشتقا وان لم یرفع الظاھر رفع الضمیر المستکن فیہ کما یرفعہ اسم الفاعل المشتق)

ان کے نزدیک بتاویل (مُنْتَسِب) ہے لہذا اُس کیلئے فاعل بیان فرمایا۔ اور (فان کانت مثبتۃ) کی (فا) کو حرف تفصیل لکھا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ یہ (فا) نحات کی اصطلاح میں حرف تفصیل نہیں کہلاتی بلکہ اسکو نحوی فائے جزائیہ کہتے ہیں کیونکہ اس کا مابعد شرط ماقبل کیلئے جزا ہوتا ہے۔

(۲۶) صفحہ ۲۳ پر بھی (وان کان جوابہ جملۃ فعلیۃ فان کانت مثبتۃ) کی ترکیب میں (فعلیۃ) اسم منسوب کو بدون ضم مرفوع صفت قرار دیا ہے اور (فان کانت) کی (فا) کو حرف تفصیل۔ اسکے علاوہ۔

تیسرا نیا سُر

یہ اختیار فرمایا کہ (ان کان جوابہ الخ) کو جملہ شرطیہ جزائیہ تحریر کیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ یہ جملہ شرطیہ معطوفہ ہے۔ اسکو جزائیہ کہنے کی کوئی تک نہیں۔ نیز اسی صفحہ پر (واللہ لا افعلن کذا) کی ترکیب میں (کذا) کو جار مجرور کہکر لا فعلن سے متعلق قرار دیا ہے۔ یہ سابق کی طرح تفضیل ہے کیونکہ (کذا) جار مجرور نہیں۔ اسم کنایہ ہے۔

(۲۷) اسی طرح صفحہ ۲۴ پر (وان کانت منفیۃ فان کانت فعلا ماضیا الخ) کی ترکیب میں (ان کانت منفیۃ الخ) کو جملہ شرطیہ جزائیہ۔ اور (فان کانت) کی (فا) کو حرف تفصیل اور (واللہ ما افعلن کذا) اور (واللہ لا افعلن کذا) اور (واللہ لن افعلن کذا) کی ترکیب میں (کذا) کو جار مجرور قرار دیا ہے۔

(۲۸) صفحہ ۲۵ پر (ان کان قبل القسم جملۃ کالجملۃ التی وقعت جوابہ) کی ترکیب میں (وقعت) کی ضمیر مستتر کا مرجع جملہ قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے ورنہ جملہ صلہ کا عائد موصول سے خلو لازم آئے گا بلکہ اس کا مرجع (الّتی) ہے۔

(۲۹) اور (جوابہ) کو (وقعت) کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ بھی غلط کہ (وقعت) فعل متعدی نہیں بلکہ (وقعت) معنی (صارت) کو متضمن ہے۔ ضمیر مستتر اسم اور (جوابہ) خبر کما فی الفوائد الشافیہ صـ۱۴۱۔

(۳۰) صفحہ ۲۶ پر (والفاعل فیھا ضمیر مستتر) کی ترکیب میں (مستتر) کو اسم فاعل تحریر کرکے اسمیں ضمیر پوشیدہ کو نائب فاعل قرار دیا ہے **اقول**۔ یہ غلط ہے کہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ فاعل ہوتا ہے۔

(۳۱) اسی صفحہ پر (تعینتا للفعلیۃ) کی ترکیب میں (ھی) ضمیر مستتر کو اُسکا فاعل قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے بدو وجہ اول اسلئے کہ صیغہ تثنیہ میں ضمیر واحد مستتر ہو نیکے کیا معنی۔ دوم اسلئے کہ ماضی کے صیغہ تثنیہ میں ضمیر مستتر ہی نہیں ہوتی بلکہ الف ضمیر بارز فاعل ہے۔ یہ وہی بات ہے کہ ذات شریف کو صرف میر تک یاد نہیں۔ اگر یاد رہو تو سُنئے۔ صرف میر مذا میں ہے (والف در نصوتا علامت تثنیہ مونث وضمیر فاعل ست)۔

النوع الثانی

(۳۲) صفحہ ۲۷ پر (وھی تدخل علی المبتدأ والخبر) کی ترکیب میں (ھی) کو بتدا بتا کر (تدخل) کی ضمیر مستتر فاعل کا مرجع (حروف) قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے ورنہ جملہ خبر کا عائد مبتدا سے خلو لازم آئیگا بلکہ (ھی) مستتر کا مرجع (ھی) بارز ہے۔

(۳۳) صفحہ ۲۸ پر (وھی للتشبیہ) کی ترکیب میں (للتشبیہ) جار مجرور کا متعلق محذوف (مستعمل) بصیغۂ مذکر نکال کر اُسکو (ھی) مبتدا کی خبر قرار دیا ہے۔ اسی طرح (ھی للاستدراک) اور (ھی للتمنی) کی ترکیب میں۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ خبر کی (ھی) مبتدا کے ساتھ تانیث میں مطابقت نہیں رہتی۔ جو واجب ہے۔ بلکہ اس کا متعلق صیغۂ مؤنث نکالا جائے گا۔

(۳۴) اسی صفحہ پر (تکونان متغایرتین) کی ترکیب میں (متغایرتین) کو اسم فاعل تحریر کرنیکے باوجود اُس میں ضمیر مستتر کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے کما مرّ۔ بلکہ ضمیر مستتر فاعل ہے۔

(۳۵) صفحہ ۲۹ پر بھی (ھی للترجی) کی ترکیب میں (ھی) کو مبتدا قرار دیکر (للترجی) کو (مستعمل) کیمتعلق قرار دیکر اسکو خبر (ھی) قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کما مرّ۔

(۳۶) اسی صفحہ پر (یستعمل فی الممکنات کما مرّ) کی ترکیب میں (کما مرّ) کو (یستعمل) مذکور کے متعلق قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے کہ کاف حرف تشبیہ ہمیشہ ظرف مستقر ہوتا ہے۔ کما مرّ)

(۳۷) اسی صفحہ پر (فلا یقال لعل الشباب یعود) کی ترکیب میں (لعل الشباب یعود) کو بایں طور جملہ انشائیہ بنا کر کہ (الشباب) اسم (لعل۔ اور (یعود) خبر لا یقال) کا نائب فاعل قرار دیا ہے **اقول** یہ بدو وجہ غلط ہے۔ اولاً اسلئے کہ جملہ نائب فاعل نہیں ہوتا۔ کیونکہ نائب فاعل ہونا اسم کے خواص سے ہے۔ ثانیاً اسلئے کہ جب یہ استعمال درست نہیں تو نہ اسکے معنی مراد ہو سکتے ہیں نہ اسکے اجزا کو اسم و خبر قرار دیا جائے گا۔ پھر ترکیب کیسی صرف یہ کہیں گے کہ لفظ (لعل الشباب یعود) نائب فاعل۔ اگر یقین نہ ہو تو ہم سے سُنئے الفوائد الشافیہ صفحہ ۱۴ میں کافیہ کے قول زید یحب مرفوعاً وامتنع ضرب غلامہ زیداً۔ کی ترکیب کرتے ہوئے فرمایا (وعاطفۃ۔ امتنع ماض۔ ضرب غلامہ زیداً۔ مراد اللفظ مرفوع تقدیراً فاعل امتنع وھو معہ جملۃ فعلیۃ لا محل لھا عطف علی جملۃ جائز ولما کان ھذا اللفظ ممتنع القول لا یراد معناہ و لا یعرب اجزائہ کما توھمہ بعض الطلبۃ)

النوع الثالث

(۳۸) صفحہ ۳۰ پر (ترفعان الاسم) کی ترکیب میں اور (تنصبان الخبر) کی ترکیب میں دونوں فعلوں کے اندر ضمیر فاعل (ھما) بیان کی ہے **اقول** یہ غلط ہے کما مرّ مزید برآں یہ کہ جملہ اولی کو معطوف علیہ اور جملہ ثانیہ کو معطوف قرار دیکر بایں شرح بولتے ہیں (معطوف علیہ معطوف سے ملکر جملہ فعلیہ معطوفہ ہوا) جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ذات شریف کو نحوی ترکیب سے اصلا مس نہیں۔ کیونکہ معطوف علیہ اور معطوف کو ایسے مقامات پر ملاتے ہیں جن میں ان کا ماقبل سے کسی قسم کا تعلق ہو۔

النوع الرابع

(۳۹) صفحہ ۳۱ پر (وھی بمعنی مع) اور (ھی للاستثناء) کی ترکیب میں (ھی) کو مبتدا بتا کر دونوں جگہ جار مجرور کا متعلق مقدر (مستعمل) بصیغۂ مذکر قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے کما سبق۔

(۴۰) اسی صفحہ پر (ھذہ الحروف الخمسۃ تنصب الاسم اذا کان مضافاً الی اسم آخر) کی ترکیب میں (ھذہ الحروف الخمسۃ) کو مبتدا۔ اور (تنصب الاسم) کو جزائے مقدم اور (اذا کان مضافاً الی اسم آخر) کو شرط موخر بتا کر جملہ شرطیہ کو خبر مبتدا قرار دیا ہے۔

اقولُ - یہ غلط ہے۔ کیونکہ یہاں پر (اِذَا) معنی شرط کو متضمن نہیں بلکہ محض ظرفیت کے لئے ہے۔ اور مابعد کی طرف مضاف۔ اور (تنصب) خبر مبتدا کا مفعول فیہ۔ (اِذَا) کو شرطیہ قرار دینے سے جزا کا تقدم لازم آئیگا جو خلاف اصل ہے جسکا ارتکاب بلاضرورت نہیں کیا جاتا اور یہاں ضرورت متحقق نہیں

(۴۱) صفحہ ۳۲ پر (ھیا شریف القوم) اور (ای افضل القوم) کی ترکیب میں (شریف) اور (افضل) دونوں صفت کے صیغوں کو بغیر ضم فاعل لکھا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے کما مضیٰ۔ ان دونوں کی صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھی جائے۔

النوع الخامس

(۴۲) صفحہ ۳۳ پر (اسلمت اَنْ ادخل الجنۃ) اور (اسلمت اَنْ دخلت الجنۃ) کی ترکیب میں (اَنْ اَدْخُلَ الجنۃ) اور (اَنْ دخلت الجنۃ) کو (اسلمت) کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے کیونکہ (اسلام) بمعنی (داخل شدن در دین محمدی) متعدی نہیں۔ اور یہ (اسلمت) باین معنی (اسلام) سے مشتق ہے۔ اور صحیح بات یہ کہ اس (اَنْ) سے پیشتر (لام) حرف جر برائے تعلیل محذوف ہے جس کے حذف کو (اَنْ) اور (اَنَّ) سے پیشتر نحوی قیاسی کہتے ہیں۔

(۴۳) اسی صفحہ پر (اصلحھا لَا اَنْ عند الخلیل) کی ترکیب میں (لَا اَنْ) کو ذوالحال اور (عند الخلیل) کو حال قرار دیا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے ورنہ (اصلحھا) مبتدا پر (لَا اَنْ) خبر مقید کا حمل درست نہ رہے گا۔ اور صحیح ترکیب یہ کہ (عند الخلیل) مبتدائے محذوف (ھُوَ) کی خبر ہے۔ اور یہ ترکیب بھی کر سکتے ہیں کہ (عند الخلیل) کو نسبت کا ظرف قرار دیں جو مبتدا اور خبر کے درمیان ہے۔ کما فی الفوائد الشافیہ صفحہ ۱۱۰۔

(۴۴) اسی صفحہ پر (ای یکون ما قبلھا سببًا لما بعدھا) کی ترکیب میں (قبلھا) اور (بعدھا) کی ضمیر مضاف الیہ کا مرجع (مَا) کو قرار دیا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے بلکہ (کے) اس کا مرجع ہے۔

(۴۵) صفحہ ۳۴ پر (اسلمت کَیْ ادخل الجنۃ) کی ترکیب میں (ادخل الجنۃ) کو جملہ فعلیہ خبریہ بنا کر (اسلمت) کا مفعول لہٗ قرار دیا ہے **اقولُ** - یہ غلط ہے۔ کیونکہ جملہ مفعول لہٗ نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ مفعول لہٗ ہونا اسم کا خاصہ ہے۔ اور صحیح یہ کہ یہ دو جملے ہیں۔ ایک (اسلمت) اور دوسرا (کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ) اور یہ جملہ معللہ ہے۔ کما فی الفوائد الشافیہ صفحہ ۲۹۹۔

(۴۶) اسی صفحہ پر (فانّ الاسلام سبب لدخول الجنۃ) کی ترکیب میں (سبب) کو مصدر قرار دیکر (لدخول الجنۃ) کو اس سے متعلق کیا ہے **اقولُ** - یہ غلط ہے اسلئے کہ (سبب) مصدر نہیں۔ ورنہ (الاسلام) پر حمل درست نہ ہوگا۔ کہ دو متغایر مصادر میں حمل نہیں ہوتا بلکہ (سبب) بمعنی مَا یتوصل بہ الی غیرہ ہے یعنی (ذریعہ) اور (لدخول الجنۃ) ظرف مستقر ہو کر اسکی صفت ہے۔

النوع السادس

(۴۷) صفحہ ۳۵ پر (مثل لم یضرب بمعنی ما ضرب) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (مثل) مضاف (لم یضرب) (مراد لفظ) متعلق کائنٌ کے ہو کر مبتدا **اقولُ** - یہ غلط بلکہ مجنونانہ بڑ ہے۔

(۴۸) صفحہ ۳۶ پر (وھی ضد کلام الامر ای لطلب ترک الفعل) کی ترکیب میں (ضد کلام الامر) کو مفسّر اور (لطلب ترک الفعل) کو (ثابتۃ) مقدر سے متعلق کر کے (ثابتۃ) کو مفسّر قرار دیا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے۔ کیونکہ جب (اَیْ) تفسیر المفرد بالمفرد کے لئے لایا جائے تو ماقبل معطوف علیہ یا مبدل منہ ہوتا ہے اور مابعد عطف بیان یا بدل کما مرّ عن الہمع۔ اور عطف بیان میں واجب ہے کہ معطوف علیہ کیلئے تعریف

تنکیر اور تذکیر و تانیث میں مطابق ہو۔ یہاں پر مطابقت نہیں کہ (ثابتۃ) نکرہ اور مؤنث ہے۔ اور (ضد لام الامر) معرفہ اور مذکر اشمونی شرح الفیہ کے قول (لاجمائھم) پر حاشیۃ الصبان جلد سوم صفحہ ۶۴ میں فرمایا۔ (ای علی وجوب مطابقۃ البیان والمبین تعریفاً و تنکیراً افراداً وغیرہ۔ وتذکیراً وغیرہا) تو (ثابتۃ) کا عطف بیان ہونا باطل ہوا۔ اور بدل کیلئے اگرچہ تعریف و تنکیر میں مطابقت واجب نہیں مگر تذکیر و تانیث میں واجب ہے چنانچہ اشمونی جلد سوم صفحہ ۹۸ میں ہے۔ (واما الافراد والتذکیر وضدادھما فان کان بدل کل وافق متبوعہ فیھا مالم یمنع مانع من التثنیۃ والجمع اھ) یہاں پر (ثابتۃ) مؤنث ہے اور (ضد) مذکر تو اُس کا بدل ہونا بھی باطل ٹھہرا۔ مولوی اہی بخش صاحب مرحوم بھی اس مقام پر ترکیب مذکور کر گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ (ای) یہاں پر تفسیر الجملۃ بالجملۃ کے لئے ہے اور (لطلب ترک الفعل) ظرف مستقر ہو کر (ھی) محذوف مبتدا کی خبر ہے۔ اور یہ جملہ مفسرہ۔

(۴۹) صفحہ ۳۷ پر (وتسمی الاولی شرطاً والثانیۃ جزاءً) کی ترکیب میں (الثانیۃ) کو فعل مقدر تسمی کا نائب فاعل اور (جزاءً) کو اُسکا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ تقدیر تسمی کی طرف ضرورت داعی نہیں اور تقدیر بلا دون ضرورت خطا ہے صحیح یہ کہ (الثانیۃ) کا عطف (الاولی) پر ہے اور (جزاءً) کا (شرطاً) پر۔ الفوائد الشافیۃ صفحہ ۲۸ میں ہے (وفیہ تقدیر شیء بلا اقتضاء وھو مدخول کما فی مغنی اللبیب۔

النوع السّابع

(۵۰) صفحہ ۳۸ پر (حال کونھا مشتملۃ) کی ترکیب میں (مشتملۃ) کو اسم فاعل کہنے کے باوجود اسمیں ضمیر مستتر کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقول** ۔ یہ غلط ہے جو مبتدی طلبہ پر بھی مخفی نہیں۔

(۵۱) صفحہ ۳۹ پر (ویکون الفعل الاول سببا للفعل الثانی) کی ترکیب میں (سببا) کو سابق کی طرح مصدر قرار دیا ہے۔ اور (وتسمی الاول شرطا والثانی جزاءً) کی ترکیب میں سابق کی طرح (الثانی) اور (جزاءً) کو تسمی محذوف کا نائب فاعل اور مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کما مرّ آنفاً۔

(۵۲) اسی صفحہ پر (فالجزم واجب فی المضارع) کی ترکیب میں (واجب) کو اسم فاعل تسلیم کرنے کے باوجود اُسمیں ضمیر مستتر کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقول** ۔ یہ غلط ہے۔ کما سبق آنفاً۔

(۵۳) اسی صفحہ پر (وھو لا یستعمل الا فی ذوی العقول) کی ترکیب میں بیان کیا کہ (لا یستعمل) میں ضمیر (ھی) مستتر ہے **اقول** یہ غلط ہے کہ (لا یستعمل) صیغہ مذکر ہے اور (ھی) ضمیر مؤنث اور صیغہ مذکر میں ضمیر مؤنث پوشیدہ نہیں ہوتی۔ بلکہ اُسمیں ضمیر مستتر (ھو) ہے۔

(۵۴) صفحہ ۴۰ پر (نحو من یکرمنی اکرمہ) کی ترکیب میں (من) کو اسم موصول قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ یہ نہیں سوجھا کہ اسمائے جازمہ کی بحث ہو رہی ہے اور یہ مثال (من) جازمہ کی ہے۔ ہر ہر صفحہ اسی قسم کی خرافات سے لبریز ہے۔ ہر صفحہ کی خرافات کو بالاستیعاب بیان نہیں کر رہا ہوں۔ ورنہ اس کے لئے دفتر درکار ہے نہ اتنی فرصت۔ ابتک جو خرافات ظاہر کی گئیں اور آئندہ جو ظاہر کی جائینگی بطور نمونہ ہیں۔ تاکہ ناظرین کو دار العلوم دیوبند میں درجہ علیا کے مدرس مولوی ظہور احمد صاحب کی خود دانی معلوم ہو جائے۔

(۵۵) اسی صفحہ پر (ما تشترا اشتر) کی ترکیب میں (ما) کو شرطیہ قرار دیکر چھوڑ دیا ہے اُس کیلئے محل اعراب بیان نہیں کیا۔ **اقول** ۔ یہ غلط ہے کہ (ما) یہاں پر مبتدا مرفوع محلاً۔ اور (تشترا اشتر) شرط و جزا ملکر اُس کی خبر ہے۔

(۵۶) اسی صفحہ پر (بخلاف ھو لا یستعمل الا فی غیر ذوی العقول) کی ترکیب میں فرمایا۔ (غیر) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر متعلق ہوا

(لا یستعمل فعل کے) **اقول**۔ یہ غلط ہے مبتدی بھی سُنکر فلک شگاف قہقہہ لگائیں گے کہ اُس سے پیشتر (فی) حرف جار موجود اور یہ مجرور واقع ہوا ہے علاوہ ازیں ترکیب میں حرف جار کو متعلق کہا کرتے ہیں نہ اسم کو۔

(۵۷) صفحہ ۴۱ پر (متی تذھب اذھب) کی ترکیب میں (متی) کو حرف شرط فرمایا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ اتنا نہ سوجھا کہ (متی) کو اسمائے جازمہ میں شمار کیا ہے۔ پھر حرف کیسے ہوگا۔

(۵۸) اسی صفحہ پر (اینما تمش امش) کی ترکیب میں (اینما) کو حرف شرط فرمایا۔ **اقول** یہ بھی غلط کا سمائے جازمہ بیان ہو رہے ہیں اُنہیں میں سے یہ بھی ہے اگر ضعف بصر کی شکایت تھی تو چشمہ لگانا چاہیئے تھا۔ مگر یہ چشمہ کام نہ دے گا چشمۂ ادب کی ضرورت ہے۔

(۵۹) صفحہ ۴۲ پر (مھما تذھب اذھب) اور (حیثما تقعد اقعد) کی ترکیب میں (مھما) اور (حیثما) کو اسم جازم کہکر چھوڑ دیا۔ اور دونوں کا محل اعراب بیان نہیں کیا۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ دونوں مفعول فیہ مقدم ہیں۔ اسی طرح صفحہ ۴۱ پر (آنی تکن اکن) کی ترکیب میں (آنی) کو اسم جازم کہکر چھوڑ آئے ہیں۔ محل اعراب بیان نہیں کیا۔ وہ بھی مفعول فیہ مقدم ہے۔

(۶۰) صفحہ ۴۳ پر (اذ ما تفعل افعل) کی ترکیب میں (اذ ما) کو اسم جازم کہکر چھوڑ دیا ہے محل اعراب بیان نہیں کیا۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ بر قول شارح علیہ الرحمۃ (ما) کی طرح مفعول بہ مقدم منصوب محلاً ہے اور بر قول تحقیق مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً۔

النوع الثامن

(۶۱) صفحہ ۴۴ پر (اذا ترکب مع احد واثنین او ثلث او اربع الخ) کی ترکیب میں (اذا) کو ابتداءً فرمایا (اذا) اسم ظرف متضمن معنی شرط) پھر ذات شریف نے اسکی شرط و جزا بیان نہیں کی۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے کہ یہاں پر (اذا) معنی شرط کو متضمن نہیں۔ بلکہ ظرفیت محضہ کیلئے ہے۔

(۶۲) اسی صفحہ پر (وان کان مونثا فتقول احدی عشرۃ امراۃ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (شرطیہ اپنی جزا سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ زمخشری اور اُن کے متبعین کے نزدیک شرط و جزا کا مجموعہ جملہ شرطیہ کہلاتا ہے اور باقی نحات کے نزدیک جملہ فعلیہ کما فی الھمع صفحہ ۱۳ جلد اول۔ اور خود ان ذات شریف نے اسی کتاب ایضاح العوامل کے مقدمہ میں صفحہ ۲ پر باقی نحات کے قول کو بطور سرقہ اپنی تحقیق قرار دیکر فرمایا۔ (اور اگر تدقیق نظر کی جائے تو قول تحقیقی یہی ہوگا۔ کہ اصل الاصول صرف دو قسمیں ہیں۔ ایک اسمیہ دوسرا فعلیہ۔ اس لئے کہ ظرفیہ در حقیقت یا تو فعلیہ ہوتا ہے یا اسمیہ جیسا کہ بصری اور کوفی نحویوں کا قول ہے۔ اسی طرح شرطیہ اصل میں جملہ فعلیہ ہے۔ حرف شرط داخل ہو جانے سے اخفش نے اسکو ایک مستقل قسم شرطیہ بنا دیا) اے سُبحان اللہ۔ آپ اور تدقیق نظر۔ اور وہ بھی باوجود ضعف بصر۔ ماشاء اللہ جسکو نحو میر اور صرف میر تک محفوظ نہوں وہ تدقیق نظر کرے۔ استغفر اللہ۔ ایں خیال ست و محال ست و جنوں۔ اگر باور نہو تو سُنئے آپ فرماتے ہیں۔ کہ (ظرفیہ در حقیقت یا تو فعلیہ ہوتا ہے یا اسمیہ جیسا کہ بصری اور کوفی نحویوں کا قول ہے) اولاً اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ بصری اور کوفی نحویوں کا یہ قول ہے تو ذات شریف کی تدقیق نظر نے کیا تیر مارا۔ اُس سے کیا نئی بات پیدا ہوئی۔ یہ تو پہلے سے اُن کا قول تھا ہی۔ صدہا سال پیشتر جو بات کہی گئی تھی اُسکو اپنی تحقیق قرار دے رہے ہو سامی کا نام تدقیق نظر ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ مگر ہمیں اسپر بھی تعجب نہیں کہ دار العلوم دیوبند میں پہلے سے یہی ہوتا چلا آرہا ہے۔ کہ سابقہ حواشی و شروح کو طبع کرا کر اپنی جانب منسوب کرتے رہے ہیں۔ تاکہ ناواقف سمجھیں کہ دار العلوم میں درسی کتب کی خدمات انجام دی جا رہی ہیں۔ چنانچہ اسی دار العلوم دیوبند کے شیخ الادب مولوی اعزاز علی صاحب نے کتب ادب پر جو حواشی چڑھائے ہیں سب کے سب میں بلفظہ سابقہ حواشی موجود ہیں مگر آخر میں تحریر کر دیا۔ اعزاز علی غفرلہ۔ جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت کی ذہنی کاوش کا نتیجہ ہے

حالانکہ گرہ کا کچھ بھی نہیں۔ ثانیاً اگر بصری اور کوفی نحویوں نے کہا تھا کہ ظرفیہ اصل میں فعلیہ یا اسمیہ ہے تو انہوں نے جملہ کی فعلیہ۔ اسمیہ۔ ظرفیہ۔ تین قسمیں کیوں قرار دیں دو پر اقتصار کیوں نہیں کیا۔ کیا آپ کی طرح اُن کے سر میں بھی پھوڑا نکلا تھا کہ قسیم شے کو اصل میں شی قرار دیگئے۔ استغفر اللہ۔ حقیقت یہ ہے کہ ذات شریف جملہ ظرفیہ کے معنی ہی نہیں سمجھے۔ اب ہم سے سُنئے۔ معنی اللبیب جلد دوم صفحہ ۴۰ میں ہے (والظرفیۃ) المصدرۃ بظرف او مجرور نحو اعند زید طنی الدار زید اذا قدرت زیدًا فاعلًا بالظرف والجار والمجرور لا بالاستقرار المحذوف ولا مبتدأ مخبرًا عنہ بھما) یعنی ظرفیہ وہ جملہ ہے جس کے شروع میں ظرف ہو یا جار مجرور جیسے اعندک زید اور افی الدار زید جبکہ ان مثالوں میں زید کا رافع ظرف اور جار مجرور کو قرار دیں نہ استقرار محذوف کو (ورنہ فعلیہ ہو جائے گا اگر استقر فعل مقدر مانا اور اب اصل عبارت یوں ہوگی اَاستقر عندک زید۔ اس صورت میں زید کا رافع فعل استقر ہے یا اسمیہ ہو جائیگا اگر مستقرٌ اسم فاعل مقدر مانا۔ اور اب اصل عبارت یوں ہوگی۔ امستقرٌ عندک زید۔ اس صورت میں زید کا رافع مستقر اسم فاعل ہے اور یہ جملہ اسمیہ اسلئے ہوا کہ مثال مذکور میں (مستقر) مبتدا کی قسم ثانی ہے۔ اور (زید) فاعل قائم مقام خبر) اور نہ زید کو مبتدا مؤخر اور ظرف یا جار مجرور کو خبر مقدم قرار دیں ورنہ جملہ اسمیہ ہوگا نہ ظرفیہ) چونکہ بصریہ کے نزدیک ظرف اور جار مجرور کا عمل اعتماد کیساتھ مشروط ہے۔ کہ اُن سے پیشتر استفہام ہو یا نفی یا موصوف یا موصول یا مسند الیہا یا ذو الحال۔ نہ کوفیہ کے نزدیک اور نہ اخفش کے نزدیک جو نحات بصریہ سے ہیں۔ نظر بریں اُن دونوں مثالوں میں ہمزۂ استفہام ذکر فرمایا تاکہ مثالیں اتفاقی ہو جائیں۔ اب تو ایمان لے آئیے کہ ظرفیہ اصل میں نہ فعلیہ نہ اسمیہ بلکہ قسم مستقل ہے۔ ثالثاً جملہ شرطیہ کے اضافہ کی نسبت اخفش کی جانب غلط۔ اس کے موجد آپکے دینی مورثِ اعلیٰ یا میں معنی کہا کہ دیوبندیت کا جنم بطن اعتزال سے ہوا ہے۔ خیر یہ اخفش۔ زمخشری سے گئے۔ سو سال مقدم ہیں۔ انکی وفات ۲۱۵ھ میں ہوئی اور زمخشری کی ۵۳۸ھ میں۔ اور امام سیوطی علیہ الرحمۃ ہمع الھوامع (ج ۱ صفحہ ۱۳ میں فرماتے ہیں (وزاد الزمخشری وغیرہ فی الجمل الشرطیۃ) اور زمخشری وغیرہ نے جملوں میں شرطیہ کا اضافہ کیا۔ اگر اضافہ کرنیوالے یہ اخفش تھے تو زمخشری کی جانب نسبت امام ہرگز نہ فرماتے۔ جس کا زمانہ کئی صدی متاخر ہے کیونکہ ایسے مقام علماء قوم کی طرف نسبت فرمایا کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں اتنا نہیں سوجھا کہ یہ اخفش نحات بصرہ میں سے تھے۔ جن کے نزدیک جملہ کی صرف تین قسمیں ہیں۔ اسمیہ۔ فعلیہ۔ ظرفیہ۔ جسکو زمخشری نے شرطیہ کیساتھ موسوم کیا۔ وہ اُن کے نزدیک فعلیہ کہلاتا ہے۔ اور یہ تسمیہ اُن کی اصطلاح کے بعد حادث ہوا۔ اسی واسطے امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے ہمع الھوامع میں بعد عبارت مذکورہ فرمایا۔ والصواب انھا فعلیۃ۔ تاکہ اقسام جملہ میں بے ضرورت اضافہ نہو۔ ورنہ لا مشاحۃ فی الاصطلاح کے پیش نظر زمخشری کا تخطئہ درست نہوگا تخطئہ کے باوجود ترکیب میں یہی اصطلاح حادث رائج ہو گئی۔ چنانچہ الفوائد الشافیہ میں اسی پر عمل فرمایا اور اُنکی اتباع میں ہمنے بھی اُسی کو اختیار کیا ہے۔ الغرض جب یہ تسمیہ بصریین کی اصطلاح کے بعد حادث ہوا تو نام نہاد دقیق میں یہ کہنا کس طرح درست ہوگا کہ (حرف شرط داخل ہو جانے سے اخفش نے اسکو ایک مستقل قسم شرطیہ بنا دیا) لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

(۶۳) صفحہ ۴۵ پر (وطریق ترکیب غیرھا الی تسع مع عشر) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (الی حرف جر۔ تسع مجرور۔ جار مجرور سے ملکر متعلق ہوا مصدر کے) **اقول**۔ یہ غلط ہے بلکہ ظرف مستقر ہو کر (غیرھا) سے حال ہے۔ فہم شریف کی اس عبارت کے معنی تک رسائی نہیں ہوئی۔ ورنہ (لَاُضِلَّنَّھُم) کا مصداق نہ بنتے

(۶۴) اسی صفحہ پر (ان تقول فی المذکر ثلثۃ عشر رجلًا واربعۃ عشر رجلًا الی تسعۃ عشر رجلًا) کی ترکیب میں (الی تسعۃ عشر رجلًا کو (تقول) مذکور سے متعلق قرار دیا ہے **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ بھی ظرف مستقر ہو کر (وما زاد علیھما) حرف عطف اور معطوف علیہ[1] مقدر عند التحقیق کے فعل (زاد) کی ضمیر فاعل سے حال ہے کیونکہ (الی) کے ما قبل کا ممتد ہونا ضروری ہے۔ اور یہ دونوں

(۶۵) اسی صفحہ پر (بتانیث الجزء الاول) کو بھی (تقول) مذکور سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے بلکہ یہ بھی ظرف مستقر ہو کر (ثلثۃ عشر رجلًا) ممتد نہیں ہوا ۱۲

... مورث اعلیٰ علامہ زمخشری معتزلی میں یا الزام خاطر نہو۔

سے حال ہے۔

(۶۶) اسی صفحہ پر (وفی المؤنث ثلث عشرۃ امراۃ واربع عشرۃ امرأۃ الی تسع عشرۃ امرأۃ بتذکیر الجزء الاول) کی ترکیب میں (الی تسع عشرۃ امرأۃ) کو اور (بتذکیر الجزء الاول) کو باعتبار عطف اسی (تقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے بلکہ یہ دونوں بھی سابق کی طرح ظرف مستقر ہو کر حال ہیں۔ مگر بطریق سابق کہ اول حال اور دوم حال بعد حال۔ اور اسکو ہماری ترکیب سے سمجھئے۔

(۶۷) صفحہ ۴۷ پر (واما طریق الترکیب فی الواحد والاثنین الی تسع مع عشرون واخواتہ الی تسعین) کی ترکیب میں (الی تسع) کو اور (الی تسعین) کو (الترکیب) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے کیونکہ ایک معنی کے دو حرف جار بدون عطف ایک شے سے متعلق نہیں ہوتے۔ اگر یاد نہ ہو تو سنئے۔ الفوائد الشافیہ صفحہ ۳۴ میں ہے (وعدم تعلق الجارین لمعنی واحد بفعل واحد مشروط بعدم التبعیۃ واما علی طریق التبعیۃ فلا مانع من ذلک التعلق کما فی مررت بزید وبعمرو کما فی الاظہار)

(۶۸) اسی صفحہ پر (فان کان الممیز مذکرا فتقول (الی) بتذکیر الجزء الاول) کی ترکیب میں (بتذکیر) کو (فتقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے بلکہ یہ بھی ظرف مستقر ہو کر حال ہے۔

(۶۹) اسی صفحہ پر (وان کان الممیز مونثا فتقول (الی) بتانیث الجزء الاول) کی ترکیب میں (بتانیث) کو (فتقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ بھی غلط ہے اور یہ بھی ظرف مستقر ہو کر حال ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ (وان کان الممیز مذکرا الخ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (شرطا اپنی جزا سے ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ جزائیہ ہوا) اور (وان کان الممیز مونثا الخ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (شرطا اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا) اول ترکیب میں اصطلاح قدیم اور حادث دونوں مخلوط ہیں۔ اور ترکیب اول و دوم میں اسی دیوبندی نئے سر (جزائیہ) کا اختلاط جسکو پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

(۷۰) صفحہ ۴۷ پر (تقول فی الممیز المذکر (الی) بتانیث الجزء الاول) کی ترکیب میں (بتانیث) کو (تقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ بھی غلط ہے اور یہ بھی سابق کی طرح ظرف مستقر ہو کر حال ہے۔

(۷۱) اسی صفحہ پر (وفی الممیز المؤنث تقول (الی) بتذکیر الجزء الاول) کی ترکیب میں (بتذکیر) کو (تقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ بھی غلط۔ اور یہ بھی ظرف مستقر ہو کر حال ہے۔ ان تمام مذکورہ بالا مقامات کی صحیح ترکیب البشیر الکامل میں ملاحظہ فرمائیے۔ اور لوح دل پر نقش کر لیجئے تاکہ پھر تضلیل میں گرفتار نہوں۔

(۷۲) اسی صفحہ پر (ثلثۃ وعشرون رجلا) کی ترکیب میں (ثلثۃ وعشرون) کو معطوف علیہ معطوف قرار دئے بغیر ممیز بنایا ہے۔ اسی طرح (اربعۃ وعشرون رجلا) کی ترکیب میں اور اسی طرح (ثلث وعشرون امراۃ) کی ترکیب میں اور اسی طرح (اربع وعشرون امرأۃ) کی ترکیب میں **اقول**۔ یہ بھی غلط۔ صحیح یہ کہ معطوف علیہ معطوف بنا کر ممیز قرار دیا جائے گا۔

(۷۳) اسی صفحہ پر (وعلی ھذا القیاس) کی ترکیب دوم میں (القیاس) پر الف لام عوض تنوین بتایا ہے۔ **اقول**۔ یہ بھی غلط کیونکہ الف لام تعریف کے لئے ہوتا ہے اور تنوین تنکیر کیلئے اور دونوں میں منافات پھر ایک دوسرے کا عوض کیونکر ہو جائے گا۔ البتہ الف لام کبھی اسم ظاہر مضاف الیہ کا عوض ہوتا ہے جیسے وعلم آدم الاسماء کلہا میں (الاسماء) پر الف لام (المسمیات) مضاف الیہ کے عوض ہے اور کبھی ضمیر مضاف الیہ کے عوض جیسے واشتعل الراس شیبا میں (الراس) پر الف لام یا ضمیر مضاف الیہ کے عوض ہے بیضاوی شریف صفحہ ۶۱ میں فرمایا۔ (اذ التقدیر اسماء المسمیات فحذف المضاف الیہ لان لام المضاف علیہ وعوض عنہ اللام کقولہ تعالی۔ واشتعل الراس شیبا) اور کبھی زائدہ جیسے اسمائے موصولہ پر اور کبھی استفہام کے لئے جیسے قطرب نے حکایت کیا۔ (الفعلت) بمعنی ھل فعلت۔

(۷۴) صفحہ ۴۸ پر (ان کان متضمنًا لمعنی الاستفہام) کی ترکیب میں فرمایا (متضمنًا اسم فاعل شبہ فعل ضمیر ھو مستتر اُس کا نائب فاعل) **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ کما مرّ۔

(۷۵) اسی صفحہ پر (کم رجلاً ضربتہ) کی ترکیب میں (کم رجلاً) کو (ضربت) فعل محذوف کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ اور (ضربتہ) مذکور اُس محذوف کی تفسیر۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ اور ذات شریف بالکل چوپٹ۔ ابتدائی کتابیں تک محفوظ نہیں۔ اور شارح بننے کا شوق دامنگیر۔ یہاں پر (کم رجلاً) مبتدا ہے اور (ضربتہ) خبر۔ باور نہو تو ھدایۃ النحو کا مطالعہ کیجئے۔

(۷۶) اسی صفحہ پر (ان کان بینھما فاصلۃ) کی ترکیب میں (بینھما) کو (ثابتًا) محذوف کا ظرف بنا کر (ثابتًا) کو خبر مقدم اور (فاصلۃ) کو (کان) کا اسم موخر قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ بلکہ (ثابتۃ) بصیغۂ مؤنث مقدر ماننا جائیگا۔ ورنہ خبر کی اسم فعل ناقص کیساتھ تانیث میں مطابقت نہ رہے گی جو بر تقدیر اشتقاق خبر واجب ہے۔

(۷۷) صفحہ ۴۹ پر (کم رجلٍ ضربتُ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (ضربت فعل ضمیر واحد متکلم اَنَا اُس کا فاعل۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے ضربت میں (تا) ضمیر بارز فاعل ہے۔ (انا) فاعل نہیں ذات شریف کی یہ تفصیل اسپر مبنی ہے کہ دار العلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجہ علیا کے مدرس صاحب کو صرف میر یاد نہیں۔ سُنئے صرف میر صفحہ ۱۱۱ میں ہے۔ (وتائے مضموم در نصرتُ ضمیر واحد متکلم ست خواہ مذکر خواہ مؤنث و فاعل فعل ست)

(۷۸) صفحہ ۵۰ پر (وَلَا یکونُ متضمنًا لمعنی الاستفہام) کی ترکیب میں (متضمنًا) کو اسم فاعل بتا کر اُسمیں مستتر ضمیر کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ کما مرّ مرارًا۔

النوعُ التاسعُ

(۷۹) اسی صفحہ پر (وانما سمیت باسماء الافعال) کی ترکیب میں (باسماء) کو (سمیت) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ (سمیت) متعدی بدو مفعول ہے۔ مفعول ثانی پر (بائے) زائدہ آتی ہے اور حرف جر زائد متعلق نہیں ہوا کرتا۔ کما سبق۔

(۸۰) صفحہ ۵۱ پر (مثل رویدَ زیدًا ای امھل زیدًا) کی ترکیب میں (رویدَ زیدًا) کو جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے کیونکہ اسمائے افعال بر مذہب صحیح جملہ اسمیہ ہوتے ہیں ہمع الھوامع جلد اول صفحہ ۱۳ میں ہے۔ (فالاسمیۃ التی صدرھا اسم کزید قائم وھیھات العقیق)

(۸۱) اسی صفحہ پر (دونک زیدًا) کی ترکیب میں (دونک زیدًا) کو جملہ فعلیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ یہ بھی اسمائے افعال سے ہے۔ اور اسمائے افعال جملہ اسمیہ ہوتے ہیں۔

(۸۲) صفحہ ۵۲ پر (علیک زیدًا) اور (حیھل الصلوٰۃ) اور (ھا زیدًا) کی ترکیب میں سب کو جملہ فعلیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کما سبق آنفًا۔

(۸۳) صفحہ ۵۳ پر (وفاعلھا ضمیر المخاطب المستتر فیھا) کی ترکیب میں (المستتر) کو اسم فاعل بیان کر کے ضمیر مستتر کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ اور (ھیھات زید) کو جملہ فعلیہ۔ **اقولُ**۔ یہ سب غلط ہے۔ کما سبق۔

النوع العاشر

(۸۴) صفحہ ۵۴ پر (لانھا لا تکون بمجرد الفاعل کلامًا تامًا فلا تخلو عن نقصان) کی ترکیب میں (لا تکون بمجرد الفاعل کلامًا تامًا) کو جملہ فعلیہ بنا کر قائم مقام شرط قرار دیا ہے۔ اور (فلا تخلو عن نقصان) کو جزا **اقولُ**۔ یہ غلط ہے جسکا صدور ابتدی سے بھی متصور نہیں

(۸۵) اسی صفحہ پر (علی الجملۃ الاسمیۃ. ای المبتدأ والخبر) کی ترکیب میں (الجملۃ الاسمیۃ) کو مفسر اور (المبتدأ والخبر)

کو مفسّر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ بولی غلط ہے۔ جس میں ذات شریف کے ساتھ ہندوستانی مدارس کے عام معلمین بھی شریک ہیں۔ جب کہ (ای) حرف تفسیر کا ماقبل اور مابعد مفرد ہوں تو نحوی ماقبل کو مطوف علیہ یا مبدل منہ کہتے ہیں۔ اور مابعد کو عطف بیان یا بدل۔ اسیواسطے دونوں کی اعراب میں موافقت واجب ہے۔ ورنہ کتب نحو میں کوئی باب ایسا نہیں جس میں مفسّر اور مفسّر کے احکام بیان کئے گئے ہوں۔ ہمع الھوامع کی عبارت گذر چکی ہے۔ اور مغنی اللبیب جلد اول صفحہ ۶۶ میں زیر بحث (ای) فرمایا (وحرف تفسیر تقول عندی عسجد ای ذھب وعضنفرای اسد ومابعدھا عطف بیان علی ماقبلھا اوبدل اھ)

(۸۶) صفحہ ۵۵ پر (وھی قد تکون زائدۃ) کی ترکیب میں (قد تکون زائدۃ) کو جملہ اسمیہ خبریہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے بلکہ افعال ناقصہ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوتے ہیں۔ اگر یقین نہ ہو تو سُنئے۔ مغنی اللبیب جلد دوم صفحہ ۴۰ میں ہے (والفعلیۃ ھی التی صدرھا فعل کقام زید وضُرِب اللص وکان زیدٌ قائمًا وظننتہ قائمًا ویقوم زید وقُم)

(۸۷) صفحہ ۵۶ پر (ھُوَ للانتقال ای لانتقال الاسم الخ) کی ترکیب میں (للانتقال) کو مفسّر اور (لانتقال الاسم الخ) کو مفسّر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے یہاں پر (ای) تفسیر المفرد بالمفرد کیلئے نہیں۔ ورنہ واجب ہوگا کہ مابعد عطف بیان ہو یا بدل۔ اور (لانتقال الاسم الخ) نہ عطف بیان ہو سکتا ہے نہ بدل۔ کیونکہ یہ دونوں اسم ہوتے ہیں یا جملہ۔ اور جار مجرور دونوں میں سے کچھ نہیں۔ بلکہ یہاں پر (ای) تفسیر الجملۃ بالجملۃ کیلئے ہے۔ اور (لانتقال الاسم الخ) ظرف مستقر ہو کر (ھُوَ) مبتدا محذوف کی خبر۔ اور مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفسّرہ۔

(۸۸) پھر ان مفسّر اور مفسّر کو (مستعلۃ) مقدر سے متعلق کر کے (مستعلۃ) کو (ھُوَ) مبتدا کی خبر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے ورنہ خبر تذکیر میں مبتدا کیساتھ مطابق نہ رہے گی۔ حالانکہ بر تقدیر اشتقاق خبر مطابقت واجب ہے۔

(۸۹) صفحہ ۵۷ پر (وقد تکون تامّۃ بمعنی الانتقال الخ) کی ترکیب میں (تامّۃ) کو موصوف اور (بمعنی الانتقال الخ) کو (کائنۃ) مقدر سے متعلق کر کے (کائنۃ) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ صفت تانیث میں موصوف کیساتھ مطابق نہیں۔ حالانکہ مطابقت واجب ہے۔

(۹۰) اسی صفحہ پر (فھذہ الثلثۃ) کی ترکیب میں (ھٰذہ) کو اسم اشارہ اور (الثلثۃ) کو مشار الیہ فرمایا ہے۔ **اقول** یہ بولی بھی غلط ہے۔ بلکہ اسم اشارہ کے بعد کو نحوی ترکیب میں صفت یا عطف بیان یا بدل کہتے ہیں۔

(۹۱) اسی صفحہ پر (وباوقاتھا التی ھی الصباح الخ) کی ترکیب میں ایک نیا ستم ڈھایا۔ وہ یہ کہ (ھا) ضمیر مضاف الیہ کو موصوف اور (التی ھی الصباح) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ یہ مسلک جمہور ضمیر نہ موصوف ہوتی ہے نہ صفت۔ ھدایۃ النحو صفحہ ۳۰ میں ہے۔ والمضمر لا یوصف ولا یوصف بہ۔ اور اگر مسلک کسائی اختیار کیا جائے۔ کہ انکے نزدیک ضمیر کا موصوف ہونا درست ہے۔ تو معنوی حیثیت سے غلط کہ ضمیر موصوف کا مرجع افعال مذکورہ ہیں۔ اُنپر ان اوقات کا حمل درست نہیں اور صفت کا موصوف پر حمل ہوتا ہے غرضکہ کسی طرح چول ٹھیک نہیں بیٹھتی۔

(۹۲) اسی صفحہ پر (معناہ حصل غناہ فی وقت الصباح) کی ترکیب میں (معناہ) کو مبتدا اور (حصل غناہ فی وقت الصباح) کو جملہ فعلیہ کر کے خبر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے ورنہ جملہ خبر کا عائد سے خلو لازم آئے گا جو شریعت نحو میں حرام ہے۔ بلکہ یہ من حیث اللفظ خبر ہے۔ مولوی آبی بخش صاحب مرحوم نے بھی جملہ کر کے خبر قرار دیا ہے جو قابل اتباع نہیں۔

(۹۳) صفحہ ۵۸ پر (معناہ حصل حکومتہ فی وقت الضحیٰ) اور (معناہ حصل قراءتہ فی وقت المساء) کی ترکیب میں بھی طریقہ بالا اختیار کیا ہے۔ **اقول** یہ بھی غلط ہے۔ وجہ وہی جو اوپر ذکر کی گئی۔

(۹۴) اسی صفحہ پر (قد تکون بمعنی صار) کی ترکیب میں (بمعنی) کو (ثابتًا) مقدر سے متعلق کر کے (ثابتًا) کو خبر (تکون) قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ

غلط ہے۔ کیونکہ خبر (تکون) کے اسم کیساتھ تانیث میں مطابق نہیں۔ حالانکہ بر تقدیر اشتقاق خبر مطابقت واجب ہے۔ کما مرّ۔

(۹۵) اسی صفحہ پر مثل (اصبح زید بمعنی دخل زید فی الصباح) کی ترکیب میں (اصبح زید) کو جملہ کرکے مفسّر اور (بمعنی الخ) کو (ثابتًا) سے متعلق کرکے (ثابتًا) کو مفسّر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ اوّلاً اسلئے کہ بغیر حرف تفسیر مفسّر اور مفسّر کیسا۔ ثانیاً۔ اسلئے کہ دونوں اعراب میں متحد نہیں کیونکہ (ثابتًا) منصوب ہے، اور (اصبح زید) محل جر میں۔ ناظرین۔ دیکھا آپنے دارالعلوم دیوبند میں درجۂ علیا کے مدرس ایسے قابل ہوتے ہیں۔ تو درجۂ سفلی کے مدرسین کے حق میں کیا رائے قائم کی جائے۔ اس کا فیصلہ ہم آپ ہی پر چھوڑتے ہیں۔ ساری کتاب اسی قسم کی خرافات سے بھری ہے۔ اسی واسطے شروع میں ہم نے اسکو اغلاط کی پوٹ کہا تھا۔

(۹۶) صفحہ ۵۹ پر شرح مأتہ عامل کی عبارت ذات شریف کی شرح میں بایں طور ہے۔ (ھما لا قتران مضمون الجملۃ بوقتیھما ھی النھار واللیل) پھر اس عبارت کی ترکیب میں (وقتیھما) کو موصوف اور جملہ (ھی النھار واللیل) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ دونوں غلط ہیں۔ عبارت تو اسلئے کہ (ھی) اپنے مرجع کیساتھ مطابق نہیں اگر مرجع (وقتیھما) کا مضاف ہے تو مطابقت اسلئے نہیں کہ وہ تثنیہ اور (ھی) واحد۔ اور اگر مرجع اُسکا مفرد وقت ہے تو بھی مطابقت نہیں کہ وہ مذکر اور (ھی) مؤنث صحیح عبارت یوں ہے (ھما لا قتران مضمون الجملۃ بالنھار واللیل) اور ترکیب اسلئے غلط کہ (وقتیھما) میں (وقتی) موصوف بوجہ اضافت معرفہ ہے اور (ھی النھار واللیل) جملہ خبریہ جو معرفہ کی صفت واقع نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے۔ اگر اس میں کچھ شک ہو تو ہم سے سُنئے۔ کافیہ اور اُسکی شرح الفوائد الضیائیہ یعنی شرح جامی صفحہ ۲۱۱ میں ہے۔ (وتوصف النکرۃ لا المعرفۃ بالجملۃ الخبریۃ التی ھی فی حکم النکرۃ)

(۹۷) اسی صفحہ پر (وقد تکونان بمعنی صار) کی ترکیب میں (تکونان) کے مذکر ضمیر (ھما) مستتر کو اسم قرار دیا ہے اور (بمعنی صار) کو (ثابتتان) مقدر سے متعلق کرکے اُسکو خبر قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ دونوں غلط۔ اول اسلئے کہ مضارع کے صیغۂ تثنیہ میں ضمیر مستتر نہیں ہوتی۔ بلکہ الف ضمیر بارز اسم فعل ناقص ہے اور دوم اسلئے کہ افعال ناقصہ کی خبر منصوب ہوتی ہے نہ مرفوع تو (ثابتتین) مقدر ہے نہ (ثابتتان)

(۹۸) صفحہ ۶۰ پر (وھی لتوقیت شی بمدۃ ثبوت خبرھا لا سمھا فلا بدّ من ان یکون قبلھا حالۃ۔ فعلیۃ او اسمیۃ) کی ترکیب میں (لتوقیت شی الخ) کو (ثابت) مقدر سے متعلق کرکے اُسکو (ھی) مبتدا کی خبر قرار دیا ہے۔ اور (ھی لتوقیت شی الخ) کو جملہ اسمیہ بنا کر قائم مقام شرط قرار دیا ہے اور (فلا بدّ من ان یکون) کو جزا۔ **اقول**۔ دونوں غلط ہیں۔ اوّل اسلئے کہ (ثابت) خبر مشتق ہونیکے باوجود (ھی) مبتدا کیساتھ تانیث میں مطابق نہیں اور دوم اسلئے کہ یہاں پر کوئی کلمہ شرط نہیں پھر شرط یا قائم مقام شرط کے کیا معنی۔ علاوہ ازیں جملہ اسمیہ قائم مقام شرط نہیں ہوا کرتا۔ یہ دارالعلوم دیوبند میں جدید مسائل نحو گڑھے جارہے ہیں۔

(۹۹) اسی صفحہ پر (اجلس مادام زید جالسًا) کی ترکیب میں (مادام زید جالسًا) کو جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیکر (اجلس) کا مفعول فیہ بنایا ہے **اقول**۔ یہ غلط ہے کیونکہ مفعول فیہ اسم ہوتا ہے نہ جملہ۔ مصیبت تو یہ ہے کہ ذات شریف کو نحو میر بھی یاد نہیں۔ اگر یاد نہ ہو تو ہم سے سُنئے۔ نحو میر صفحہ ۲۱ میں مفعول فیہ کی تعریف بایں الفاظ مذکور ہے (مفعول فیہ اسمیت کہ فعل مذکور در و واقع شود)

(۱۰۰) اسی صفحہ پر (زید قائم) کی ترکیب میں (قائم) کو اسم فاعل بیان کرکے اُسمیں ضمیر مستتر (ھو) کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ اسم فاعل کیلئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ فاعل ہوتا ہے۔

(۱۰۱) صفحہ ۶۱ پر (وکل واحد من ھذہ الافعال الاربعۃ) کی ترکیب میں (واحد) کو اسم فاعل شبہ فعل قرار دیکر (من ھذہ الخ) کو اُس سے متعلق کیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے کیونکہ (واحد) اسم فاعل شبہ فعل نہیں۔ بلکہ اسم عدد ہے جو اسم فاعل کی طرح شبہ فعل نہیں۔ حتی کہ اُس سے حرف جار

متعلق ہو جائے۔ اگر یقین نہ ہو تو ہم سے سنئے جمع الجوامع اور اُس کی شرح ہمع الھوامع جلد دوم صفحہ ۱۵۱ میں ہے (یصاغ من اثنین) فما فوقھما (الی عشرۃ وزن فاعل) بفتحاء من المذکر وفاعلۃ (بالتاء من المونث بمعنی بعض مما صیغ منہ) ولا یتصور ذلک فی معنی الواحد لان الواحد نفسہ ھو اسم العدد فلا اصل لہ یکون مصاغا منہ اھ) بلکہ (من ھذہ الخ) ظرف مستقر ہو کر (واحد) کی صفت ہے۔

(۱۰۲) اسی صفحہ پر (وقال بعضھم فی کل زمان) کی ترکیب میں (فی کل زمان) کو (قال) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے اور سوء فہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہے جس کا متعلق بقرینۂ سابق محذوف۔ اصل عبارت یوں ہے (وقال بعضھم لیس لنفی مضمون الجملۃ فی کل زمان) تو اس کا متعلق (نفی) ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی بے خیالی میں (قال) سے متعلق کر گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں۔

(۱۰۳) اسی صفحہ پر قبل ازیں (وھی لنفی مضمون الجملۃ فی زمان الحال) کی ترکیب میں (ھی) کو مبتدا قرار دیکر (لنفی) کو (مستعمل) مقدر سے متعلق کر کے اُسکی خبر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ (مستعمل) خبر مشتق (ھی) مبتدا کیساتھ تانیث میں مطابق نہیں۔ حالانکہ مطابقت واجب ہے۔ کما لا یخفی علی المبتدئین فضلا عن المعلمین۔

(۱۰۴) صفحہ ۶۲ پر (واعلم ان تقدیم اخبار ھذہ الافعال علی اسمائھا جائز) کی ترکیب میں (جائز) کی ضمیر مستتر کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ (جائز) اسم فاعل ہے جس کے لئے فاعل ہوتا ہے۔ نائب فاعل نہیں ہوتا۔

(۱۰۵) صفحہ ۶۳ پر (واعلم ان حکم مشتقات ھذہ الافعال کحکم ھذہ الافعال فی العمل) کی ترکیب میں (کحکم) کے (حکم) کو مصدر قرار دے کر (فی العمل) کو اُس سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ دونوں باتیں غلط۔ حکم اس مقام پر بمعنی مصدر نہیں۔ بلکہ اُسی معنی میں ہے جو شرح جامی میں پڑھے تھے مگر یاد نہیں لے ہے۔ اور جب تجھ میری یاد نہیں رہی تو یہ کیا یاد رہتے۔ خیر۔ اب ہم سے سنئے۔ اور یاد رکھئے گا۔ حکم الشیء ھو الاثر الثابت لذلک الشیء بہا پر باء بمعنی ہے اور یہ معنی مصدری نہیں پھر (فی العمل) اس سے کیونکر متعلق ہو گا۔ نیز پیشتر بحوالہ الفوائد المشائیہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ کان تشبیہ ہمیشہ ظرف مستقر ہوتا ہے۔ بلکہ (فی العمل) کا متعلق وہی ہے جو (کحکم) کا ہے یعنی (ثابت) مقدر۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم سے بھی اس مقام میں مسامحہ ہوا ہے جو قابلِ تقلید نہیں۔

النوع الحادی عشر

(۱۰۶) صفحہ ۶۴ پر (لدخول تاء التانیث الساکنۃ) کی ترکیب (التانیث) کو موصوف اور (الساکنۃ) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ اتنا نہیں سوجھا کہ ساکن (تا) ہوتی ہے یا تانیث بلکہ (تاء التانیث) کی صفت ہے۔

(۱۰۷) صفحہ ۶۵ پر بمعنی (قارب زید الخروج) کی ترکیب میں (قارب زیدا الخروج) کو جملہ فعلیہ کر کے مضاف الیہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ لفظ (معنی) اُن الفاظ میں نہیں جو جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ جملہ کی طرف مضاف ہونے والے الفاظ پیشتر بیان کر دیئے گئے۔

(۱۰۸) صفحہ ۶۶ پر (یجب ان یکون خبرہ مطابقا لاسمہ) کی ترکیب میں (مطابقا) کو اسم فاعل تحریر کر کے اسمیں ضمیر مستتر (ھو) کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔

(۱۰۹) اسی صفحہ پر (ھذا ای کون الخبر مطابقا للفاعل اذا کان الفاعل اسما ظاھرا) کی ترکیب میں (ھذا) مفسّر اور (کون الخبر الخ) کو مفسّر قرار دیا ہے۔ مفسّر اور تفسیر کو ملا کر جزائے مقدم۔ اور (اذا کان الفاعل اسما ظاھرا) کو شرط مؤخر۔ **اقول** دونوں غلط۔ اوّل اس لئے کہ یہ بولی تجھیوں کی نہیں سکما مرّ۔ دوم اسلئے کہ جزا جملہ ہوتی ہے۔ اور مفسّر اور تفسیر کا مجموعہ جملہ نہیں۔ صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھی جائے۔

(۱۱۰) اسی صفحہ پر (اما اذا کان مضمرا فلیست المطابقۃ شرطا) کی ترکیب میں (اما) کو حرف استدراک اور (اذا کان مضمرا الخ) کو جملہ شرطیہ

قرار دیا ہے۔ **اقول** ۔ یہ غلط کہ (اَمّا) استدراک کیلئے نہیں آتا بلکہ یہ (اَمّا) شرطیہ ہے جسکی شرط جو باً محذوف ہوتی ہے ۔ اور (اذا) برائے ظرفیت محضہ اپنے مابعد کی طرف مضاف اور (لیست) کا مفعول فیہ مقدم ۔ اور (فلیست المطابقۃ شیئاً) شرط محذوف کی جزا ہے ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب کی ترکیب بھی اس مقام پر قابلِ اتباع نہیں کہ اُنہوں نے اس عبارت کو جملہ شرطیہ قرار نہیں دیا ۔ حالانکہ جملہ شرطیہ ہے ۔

(۱۱۱) صفحہ ۶۷ پر (فیکون الفعل المضارع مع اَنْ فی محلّ الرفع بانّہ اسمہ) کی ترکیب میں (مع اَنْ) کو (یکون) کا ظرف اور (بانّہ) کو اُس سے متعلق کیا ہے ۔ **اقول** یہ دونوں غلط اور قصور فہم پر مبنی ہیں ۔ (مع اَنْ) ظرف مستقر ہو کر (الفعل المضارع) سے حال ہے اور (بانّہ) بھی اُسی (ثابتاً) مقدر سے متعلق ہے ۔ جس سے (فی محل الرفع) متعلق تھا ۔

(۱۱۲) اسی صفحہ میں واقع (بخلاف الوجہ الاول) کو (فلا یحتاج) سے متعلق قرار دیا ہے ۔ **اقول** ۔ یہ غلط ہے اور سوء تفہم پر مبنی ۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہو کر (ھٰذا الوجہ) سے حال ہے ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے اسکو (فلا یحتاج) کی ضمیر فاعل سے حال قرار دیا ہے ۔ یہ بھی قابلِ اتباع نہیں ۔

(۱۱۳) صفحہ ۶۸ پر (فیکون الاول ناقصاً والثانی تامّاً) کی ترکیب میں (الثانی) اور (تامّاً) کو (یکون) محذوف کا اسم و خبر قرار دیا ہے **اقول** ۔ یہ غلط ہے کہ تقدیر بلا ضرورت جائز نہیں کما مرّ بلکہ (الثانی) کا عطف (الاول) پر ہے اور (تامّاً) کا (ناقصاً) پر ۔

(۱۱۴) اسی صفحہ پر (کاد زید یجیٔ) کو ترکیب میں جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے ۔ **اقول** ۔ یہ غلط ہے اور اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ افعال مقاربہ کی بحث تک کافیہ اور شرح جامی میں نہیں پڑھی اور اگر دونوں کو پڑھا تو یاد نہیں جیسے نحو میر اور صرف میر یاد نہیں رہیں عسیٰ میں چونکہ معنی (رجا) ہیں اسلئے وہ اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوتا ہے ۔ اور (کاد) برائے (رجا) موضوع نہیں ۔ پھر وہ کیوں جملہ انشائیہ ہوگا ۔ اگر یاد نہ ہو تو سُنئے ۔ کافیہ اور شرح جامی صفحہ ۳۵۷ میں ہے (والثانی) ای ما وضع لدنو الخبر دُنُوّ حصولِ (کاد تقول کاد زید یجیٔ) فتخبر عن دنو الخبر لعلمک بانشاءہ علی الحصول للفاعل فی الحال ۔ دیکھئے (فتخبر) یا آواز بلند پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ (کاد زید یجیٔ) جملہ خبریہ ہے ۔ انشائیہ نہیں ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی اسکو جملہ انشائیہ قرار دے گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں ۔ اور اگر اس غلط فہمی کا سبب ۔ مختصر المعانی صفحہ ۲۱۹ کی یہ عبارت ہے (فالانشاء ان لم یکن طلباً کافعال المقاربۃ) ۔ تو اسکو یوں زائل فرما لیجئے کہ عبارت تقدیر مضاف پر محمول ہے ۔ اور مراد بعض افعال مقاربہ ہیں ۔ چنانچہ علامہ سوتی علیہ الرحمۃ کے حاشیہ جلد اول صفحہ ۶۳۹ میں ہے (ای کبعض افعال المقاربۃ اذ الانشاء انما یظھر فی افعال الرجاء وھی عسیٰ وحری واخلولق ولا یظھر فی غیرھا من افعال الشروع والمقاربۃ)

(۱۱۵) صفحہ ۶۹ پر (قال بعضھم ان حرف النفی فیہ مطلقاً یفید معنی النفی) کی ترکیب میں (فیہ) کو ظرف مستقر کر کے (حرف النفی) سے حال قرار دیا ہے ۔ **اقول** ۔ یہ غلط ہے اور معنی عبارت نہ سمجھنے پر مبنی بلکہ یہ (یفید) کا ظرف لغو مقدم ہے ۔

(۱۱۶) اسی صفحہ پر (بل لاثبات باق علی حالہ) کی ترکیب میں (باق) کو اسم فاعل تسلیم کر لینے کے باوجود اُسمیں ضمیر مستتر (ھُوَ) کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے ۔ **اقول** ۔ یہ غلط ہے ۔ کما مرّ غیر مرّۃ ۔

(۱۱۷) صفحہ ۷۰ پر (وخبرہ یجیٔ فعلاً مضارعاً دائماً بغیر اَنْ) کی ترکیب میں (بغیر اَنْ) کو (یجیٔ) سے متعلق قرار دیا ہے ۔ **اقول** ۔ یہ غلط ہے اور کوتاہی فہم پر مبنی ۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہو کر (فعلاً مضارعاً) کی صفت ہے ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (یجیٔ) سے متعلق کر گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں

(۱۱۸) اسی صفحہ پر (کرب زید یخرج) کو جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے ۔ **اقول** ۔ یہ غلط ہے ۔ جملہ انشائیہ صرف وہ افعال مقاربہ ہوتے ہیں جنکی وضع رجاء کے لئے ہے اور وہ صرف وہی تین ہیں جو حاشیہ سوتی علیہ الرحمۃ میں مذکور ہوئے ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی اسکو جملہ انشائیہ قرار دیا ہے جو قابلِ اتباع نہیں ۔

(۱۱۹) اسی صفحہ پر (مثل اوشک نزیلان یجئ او یجئ) کی ترکیب میں (یجئ) کو (ان یجئ) پر معطوف قرار دیا ہے۔ اور (اوشک نزیلان یجئ) کو جملہ انشائیہ۔ **اقول** ۔ یہ دونوں غلط ہیں۔ بلکہ (یجئ) سے (اوشک نزیل) بقرینۂ سابق محذوف ہے۔ اور کل کا (اوشک نزیلان یجئ) پر عطف ہے۔ اور جملہ خبریہ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی (ان یجئ) پر معطوف قرار دیا ہے۔ اور جملہ کو انشائیہ۔ جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۲۰) صفحہ ۲ پر (وھذہ الثلثۃ مرادفۃ لکرب) کی ترکیب میں (مرادفۃ لکرب) کو اسم فاعل تسلیم کر لینے کے باوجود اسمیں ضمیر مستتر (ھی) کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقول** ۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ فاعل ہوتا ہے۔ کما بیناہ غیر مرۃ۔

النوع الثانی عشر

(۱۲۱) صفحہ ۲ پر (نعم الرجل زید) کی ایک ترکیب بایں طور کی ہے۔ (نعم فعل مدح الرجل فاعل زید مخصوص بالمدح۔ فعل مدح اپنے فاعل اور مخصوص بالمدح سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ **اقول** ۔ یہ بولی غلط ہے۔ کوئی نحوی اس کا قائل نہیں۔ نیز قول معتمد پر مجموعہ ایک جملہ اسمیہ ہے یا دو جملے۔ اول فعلیہ اور دوم اسمیہ جیسے کتاب میں مذکور ہے۔ اور ایک ترکیب یہ کہ (الرجل) مبدل منہ اور (زید) بدل۔ **اقول** ۔ یہ بھی غلط کیونکہ واجب ہے کہ بدل کی اقامت مبدل منہ کی جگہ صحیح ہو۔ اور یہاں پر نعم زید۔ کہنا درست نہیں کیونکہ نعم کا فاعل معرف باللام ہوتا ہے۔ یا مضاف یا ضمیر مبہم ممیز بنکرہ۔ زید ان تینوں میں سے کوئی نہیں۔

(۱۲۲) اسی صفحہ پر (نعم الرجل زید) کی ایک ترکیب یہ کی ہے کہ نعم الرجل جملہ فعلیہ انشائیہ خبر مقدم اور زید مبتدائے مؤخر۔ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ **اقول** ۔ یہ غلط ہے بلکہ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی جملہ اسمیہ انشائیہ فرما گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔ اگر باور نہ ہو تو ہم سے سنئے محرم آفندی جلد دوم صفحہ ۴۱۹ میں ہے۔ (فعلی الوجہ الاول نعم الرجل زید جملۃ واحدۃ) ای اسمیۃ خبریۃ مرکبۃ من المبتداء والجملۃ الفعلیۃ الانشائیۃ۔

(۱۲۳) اسی صفحہ پر (نعم الرجل خبرہ مقدم علیہ) کی ترکیب میں (خبرہ) کو موصوف اور (مقدم علیہ) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقول** ۔ یہ غلط ہے کیونکہ صفت تعریف میں موصوف کیساتھ مطابق نہیں۔ موصوف بوجہ اضافت معرفہ ہے اور صفت نکرہ۔

(۱۲۴) اسی صفحہ پر (او مرفوع بانہ خبر مبتداء محذوف) کی ترکیب میں (مرفوع) کو مبتدائے محذوف زید کی خبر قرار دیا ہے۔ **اقول** ۔ یہ غلط۔ بلکہ (مرفوع) سابق پر معطوف ہے۔

(۱۲۵) اسی صفحہ پر (نعم الرجل ھو زید) کی ترکیب میں (الرجل) کو مبدل منہ اور (ھو زید) جملہ کو بدل قرار دیا ہے۔ **اقول** ۔ یہ غلط ہے۔ ورنہ (نعم) کی اسناد (ھو زید) جملہ کی طرف لازم آئے گی۔ کیونکہ جو فعل مبدل منہ کی طرف مسند ہوتا ہے وہی بدل کی طرف۔ اور جملہ کی طرف اسناد بر قول صحیح باطل اسلئے کہ مسند الیہ ہونا اسم کا خاصہ ہے۔

(۱۲۶) اسی صفحہ پر (فیکون علی التقدیر الاول جملۃ واحدۃ وعلی التقدیر الثانی جملتین) کی ترکیب میں (علی التقدیر الثانی) کو (یکون) محذوف سے متعلق قرار دیا۔ اور (جملتین) کو اس محذوف کی خبر۔ **اقول** ۔ یہ غلط ہے کہ تقدیر بدون مقتضی جائز نہیں۔ بلکہ (علی التقدیر الثانی) کا عطف (علی التقدیر الاول) پر ہے۔ اور (جملتین) کا (جملۃ واحدۃ) پر۔

(۱۲۷) صفحہ ۳ پر (وقد یحذف المخصوص اذا دل علیہ قرینۃ) کی ترکیب میں (قد یحذف المخصوص) کو جزائے مقدم اور (اذا دل علیہ قرینۃ) کو شرط مؤخر قرار دیا ہے۔ **اقول** ۔ یہ غلط ہے۔ یہاں پر (اذا) متضمن معنی شرط نہیں۔ بلکہ برائے ظرفیت محضہ۔ مابعد کی طرف مضاف ہے اور (یحذف) کا مفعول فیہ

(۱۲۸) صفحہ ۴۷ پر (نعم الرجل زید) اور دیگر امثلہ کی ترکیب میں (الرجل) اور (الرجلان) وغیرہ کو فاعل اور (زید) اور (الزیدان) وغیرہ کو مخصوص بالمدح قرار دے کر فرمایا کہ فعل مدح اپنے فاعل و مخصوص بالمدح سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ **اقول** یہ بولی غلط ہے کما مرّ۔ مخصوص بالمدح فعل کے معمولات یا متعلقات سے نہیں۔ حتیٰ کہ اُس کیساتھ ترکیب میں ملانا درست ہو۔ مرفوعات منصوبات مجرورات معمول ہیں۔ اُن میں سے کسی کا نام نحویوں کے یہاں مخصوص بالمدح نہیں۔ پھر مخصوص بالمدح کہنے سے اعراب کیسے ظاہر ہوگا۔

(۱۲۹) صفحہ ۵۷ پر (وحکم المخصوص بالذم کحکم المخصوص بالمدح فی جمیع الاحکام المذکورۃ) کی ترکیب میں (حکم) ثانی کو مصدر قرار دے کر (فی) کو اُس سے متعلق کیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ یہاں پر (حکم) مصدری معنی میں نہیں ہے اور نہ (فی) اُس سے متعلق۔ بلکہ (الحکم) کے متعلق مقدر (ثابت) سے (فی) متعلق ہے۔

(۱۳۰) اسی صفحہ پر (بئس الرجل زید) اور بعض دیگر امثلہ کو جملہ اسمیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے بلکہ ایک جملہ ہونے کی تقدیر پر سب کے سب جملہ اسمیہ خبریہ ہیں۔ کما مرّ۔

(۱۳۱) صفحہ ۶۷ پر (اصلہ حبب) کی ترکیب میں لفظ (اصل) کو مصدر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط۔ ورنہ لازم آئے گا کہ (حبب) کا حمل درست نہو۔ کیونکہ مصدر پر بجز مرادف یا حصہ کسی دوسری چیز کا حمل صحیح نہیں۔ بلکہ یہ (اصل) بمعنی مایقابل الفرع ہے۔

(۱۳۲) صفحہ ۷۷ پر (اعرابہ کاعراب مخصوص نعم فی الوجھین المذکورین) کی ترکیب میں (اعراب) دوم کو مصدر قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ اُسی معنی میں ہے۔ جسکو علامہ ابن حاجب قدس سرہٗ کافیہ شریف میں بایں الفاظ بیان فرما گئے ہیں۔ الاعراب ما اختلف آخرہ۔ یہ اصطلاحی معنی ہیں۔ اور لغت میں حسب بیان امام سیوطی علیہ الرحمۃ دس معانی میں مستعمل ہوتا ہے (۱) الابانۃ جیسے اعرب الرجل حاجتہ او عن حاجتہ۔ حدیث میں ہے والثیب تعرب عن نفسھا۔ (۲) الاجالۃ جیسے اعرب الدابۃ صاحبھا ای اجالھا۔ (۳) التحسین جیسے اعربت الشئ ای حسنتہ۔ (۴) التغییر جیسے اعرب اللہ المعدۃ ای غیرھا۔ (۵) ازالۃ الفساد جیسے اعربت الشئ ای زلت عربہ ای فسادہ۔ (۶) تکلم بالعربیۃ جیسے اعرب زید ای تکلم بالعربیۃ (۷) صیرورۃ الخیل لعراب لاحد جیسے اعرب زید ای صارت لہ خیل عراب (۸) تکلم بالفحش جیسے اعرب زید ای تکلم بالفحش۔ (۹) تولد ولد عربی اللون لاحبی جیسے اعرب زید ای تولد لہ ولد عربی اللون (۱۰) اعطاء العربون جیسے اعرب المشتری ای اعطی بعض الثمن۔ از (۶) تا (۱۰) معانی میں ملازم ہے۔ اور بروقت عدم قرینہ صارفہ کتب علوم میں الفاظ اصطلاحی معانی پر محمول ہوتے ہیں۔ فتامل۔

(۱۳۳) صفحہ ۸۷ پر (حَبَّذا زیدٌ رجلًا) اور (حَبَّذا زیدٌ راکبًا) اور (حَبَّذا زیدٌ رجلًا) اور (حَبَّذا زیدٌ راکبًا) کی ترکیب میں (زید) کو ممیز اور (رجلًا) کو ممیز اور (زید) کو ذوالحال اور (راکبًا) کو حال قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے اور شی لطیف کے فقدان پر دلیل روشن۔ ان تمام مثالوں میں (ذا) ممیز اور ذوالحال ہے۔ اگر یقین نہو تو ہم سے سُنئے۔ شرح جامی صفحہ ۳۶۵ میں ہے (وذوالحال ھو ذا لان زیدًا مخصوص والمخصوص لا یجئ الا بعد تمام المدح والترکیب من تمامہ فالراکب حال من الفاعل لا عن المخصوص) ممیز کا ذکر نہیں فرمایا اسلئے ملا عبدالحکیم سیالکوٹی قدس سرہٗ تکملہ میں صفحہ ۵۲۹ پر فرماتے ہیں (لم یتعرض لبیان الممیز لظھورہ اذ لا ابھام فی المخصوص)۔

النوع الثالث عشر

(۱۳۴) صفحہ ۹۷ پر (وانما سمیت بھا) کی ترکیب میں (بھا) کو (سمیت) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ یہ (ما) زائدہ ہے جو فعل سے

متعلق نہیں ہوتی۔ کما مرّ

(۱۳۵) اسی صفحہ پر (ولا دخل فیہ للجوارح) کی ترکیب میں (و) کو عاطفہ قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے۔ بلکہ (و) حالیہ ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب نے بھی (و) کو عاطفہ فرمایا ہے اور (فیہ) کو لائے نفی جنس) کی خبر اول اور (للجوارح) کو خبر ثانی۔ یہ بھی قابل اتباع نہیں بلکہ (فیہ) برائے (دخل) ظرف لغو ہے۔ وجہ ہماری ترکیب میں دیکھی جائے۔

(۱۳۶) صفحہ ۸۰ پر (لان بعضہا للشک وبعضہا لليقين) کی ترکیب میں (بعضہا) ثانی کو (انّ) محذوف کا اسم اور (لليقين) کو اُس محذوف کی خبر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کہ تقدیر بلا مقتضی درست نہیں۔ بلکہ (بعضہا) ثانی کا عطف (بعضہا) اول پر ہے اور (لليقين) کا عطف (للشک) پر

(۱۳۷) اسی صفحہ پر (وھی تدخل علی المبتداء والخبر) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (ھی) مبتدا۔ تدخل فعل مضارع معروف ھی ضمیر مستتر راجع ہے اضافت کی طرف اُس کا فاعل) **اقول** یہ غلط ہے بلکہ اس کا مرجع مبتدا ہے ورنہ جملہ خبر کا عائد مبتدا۔ خلو لازم آئے گا جو باطل ہے۔

(۱۳۸) اسی صفحہ پر (وھی سبعۃ ثلثۃ منہا للشک وثلثۃ منہا لليقين وواحدۃ منہا مشترک بینھما) کی ترکیب میں (سبعۃ) کو مبدل منہ اور جملہ (ثلثۃ منہا للشک) کو بدل قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ بر قول صحیح مفرد سے جملہ من حیث الجملۃ بدل نہیں ہوتا۔ زمخشری۔ ابن مالک ابن جنی جوازکے قائل ہیں جس پر استشہاد میں ایک شعر اور ایک آیت پیش کی گئی ہے۔ شعر یہ ہے:۔ الی اللہ اشکو بالمدینۃ حاجۃ + وبالشام اخری کیف یلتقیان (حاجۃ واخری) مبدل منہ اور (کیف یلتقیان) جملہ بدل۔ آیت یہ ہے مَا یُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ اَلِيمٍ (ما) ثانیہ مبدل منہ اور (ان ربک الآیۃ) بدل۔ امام سیوطی علیہ الرحمۃ ہمع الھوامع جلد ثانی صفحہ ۱۲۸ میں استشہاد مذکور تحریر کرنے کے بعد فرماتے ہیں (والجمھور لم یذکروا ذلک) جمہور نے جملہ کا مفرد سے بدل ہونا ذکر نہیں کیا۔ پھر استشہاد مذکور پر ابوحیان سے بایں الفاظ رد نقل فرماتے ہیں (قال ابوحیان ولیس کیف یلتقیان بدلا بل استینا فا للاستبعاد وکذا ان ربک الآیۃ لئلا یودی الی اسناد الفعل الی الجملۃ وھو ممنوع) **اقول** اسی طرح شعر مذکور میں بدل قرار دینے سے جملہ کا مفعول بہ ہونا لازم آئے گا جو صحیح نہیں کہ مفعول بہ ہونا خاصہ اسم ہے۔ اسیواسطے قول اشمونی (ابدالھا من المفرد) پر حاشیۃ الصبان جلد سوم صفحہ ۱۰۱ میں فرمایا (انما صح ذلک لرجوع الجملۃ فی تقدیر الی المفرد کما فی التصریح) تو ثابت ہوا کہ جملہ من حیث الجملۃ بدل نہیں ہوتا۔ پس یہ جملہ اُسکی صفت ہے۔ اور جملہائے ماقبل بھی باعتبار عطف اُسکی صفت ہیں

(۱۳۹) صفحہ ۸۱ پر (وظننت اذا کان من الظنۃ بمعنی التھمۃ لم یقتض المفعول الثانی) کی ترکیب میں (ظننت) کو مبتدا اور (اذا کان من الظنۃ الخ) کو جملہ فعلیہ شرطیہ جزائیہ قرار دیکر اُسکی خبر بنایا ہے۔ **اقول** یہ غلط کہ دو اصطلاح میں غلط ہے کیونکہ زمخشری وغیرہ کی اصطلاح میں شرطیہ قسیم فعلیہ اور اسمیہ ہے تو اُنکی اصطلاح پر ایک جملہ فعلیہ اور شرطیہ نہیں ہو سکتا۔ کہ قسیمین کا اجتماع باطل۔ اور زمخشری سے متقدمین نحویوں کی اصطلاح پر یہ جملہ فعلیہ ہے۔ اُنکے نزدیک شرطیہ کسی جملہ کا نام نہیں۔ تو یوں کہنا واجب کہ جملہ فعلیہ یا شرطیہ ہو کر خبر۔ اور لفظ (جزائیہ) کا اضافہ دیوبندی بدعت ہے جس کے کوئی معنی نہیں۔

(۱۴۰) صفحہ ۸۲ پر (فانظر ماذا ترٰی) کی ترکیب میں (ذا) کو بمعنی الّذی اسم موصول قرار دیکر (ترٰی) کو جملہ فعلیہ انشائیہ تا کر صلہ قرار دیا ہے **اقول**۔ یہ غلط ہے کہ صلہ جملہ انشائیہ نہیں ہوتا بلکہ خبریہ ہوتا ہے۔ اگر باور نہ ہو تو سنئے۔ ھدایۃ النحو صفحہ ۴۰ میں ہے (وکل الصلۃ جملۃ خبریۃ)۔

(۱۴۱) صفحہ ۸۳ پر (لان مضمونھما معًا مفعول بہ فی الحقیقۃ) کی ترکیب میں (معًا) کو مضمون کا مفعول فیہ قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے اور سوء فہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ضمیر مضاف الیہ سے حال ہے تفصیل کیلئے ہماری ترکیب دیکھئے اور یاد بھی رکھئے تاکہ آئندہ کام آئے۔ اسی صفحہ پر (زعمت اللہ غفور) کی ترکیب میں اپنی موروثی بے ادبی کا مظاہرہ بھی فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں۔ (زعمت فعل یا فاعل اللہ مفعول اول) ہمارے اسلاف کرام کی تعبیر ایسے

مقامات کیوں ہوتی ہے کہ اسم جلالت مفعول اول۔

(۱۴۲) صفحہ ۸۴ پر (زید ظننت قائم) کی ترکیب میں (زید قائم) کو جملہ اسمیہ خبریہ کرکے (ظننت) کا مفعول بہ معنی قرار دیا اور فرمایا ظننت فعل قلب ضمیر اَنَا اُس کا فاعل فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ۔ **اَقُوْلُ** یہ دونوں غلط کہ مثال مذکور بطلان عمل کی ہے اور جب عمل باطل تو مفعول بہ کیسا نیز جملہ مفعول بہ نہیں ہوتا کہ مفعول بہ ہونا خواص اسم سے ہے۔ کما مَرَّ۔ پھر (ظننت) کا فاعل ضمیر اَنَا کہنا صرف میرا دماغ ہونیکی دلیل ہے کیونکہ فاعل (قام) ضمیر یا زید ہے (اَنَا) نہیں۔ مذکورہ بالا تمام خرافات کا صدور (اسی (اَنَا) کا نتیجہ ہے جبتک آدمی میں (اَنَا) موجود ہے ہر مقام پر ٹھوکریں کھاتا رہے گا۔

(۱۴۳) صفحہ ۸۵ پر (ان اعمالها او الغاؤها علی تقدیر التوسط و ابطالها علی تقدیر التأخر) کی ترکیب میں (ابطالها) کو (اَنَّ) محذوف کا اسم اور (علی تقدیر التأخر) کو اُسکی خبر قرار دیا ہے۔ **اَقُوْلُ** یہ غلط ہے کہ تقدیر بدون ضرورت درست نہیں۔ کما مَرَّ۔

(۱۴۴) اسی صفحہ پر (اذا زیدت الهمزة فی اول علمت و رأیت صارا متعدیین الی ثلثة مفاعیل) کی ترکیب میں (صارا) کے تثنیہ ضمیر (هما) مستتر بیان فرمائی ہے۔ **اقول** یہ غلط اور صرف میرا دماغ ہونے کی دلیل ہے۔ اُس میں الف ضمیر بارز اسم ہے۔

(۱۴۵) صفحہ ۸۶ پر (فمعنی المثال الاول حملت زیدا اعلی ان یعلم عمرا فاضلا) کی ترکیب میں (حملت زیدا الخ) کو جملہ فعلیہ خبریہ کرکے خبر قرار دیا ہے۔ **اَقُوْلُ** یہ غلط ہے ورنہ لازم آئے گا کہ جملہ خبر عائد مبتدا سے خالی ہو بلکہ یہ مراد اللفظ ہو کر خبر ہے۔

(۱۴۶) صفحہ ۸۷ پر (اعلم انه لا یجوز حذف المفعول الاول من المفاعیل الثلثة) کی ترکیب میں (من) کو (لا یجوز) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے اور قصور فہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہو کر (المفعول الاول) سے حال ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی فعل مذکور سے متعلق کر گئے ہیں۔ جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۴۷) اسی صفحہ پر (ولا یجوز حذف احدهما بدون الآخر کما مَرَّ) کی ترکیب میں (کما مَرَّ) کو (لا یجوز) سے متعلق کیا ہے۔ **اَقُوْلُ** یہ غلط ہے کیونکہ کاف تشبیہ مذکور سے متعلق نہیں ہوا کرتا بلکہ اُسکا متعلق ہمیشہ مقدر ہوا کرتا ہے۔ کما مَرَّ عن الفوائد الشافیہ۔

العوامل القیاسیۃ

(۱۴۸) صفحہ ۸۸ پر (وما اذا کان متعدیا فینصب المفعول به) کی ترکیب میں (اذا کان متعدیا) کو شرط اور (فینصب المفعول به) کو جزا قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے بلکہ (اذا) ظرف مابعد کی طرف مضاف اور (فینصب) کا مفعول فیہ مقدم ہے اور (فینصب) جزا جسکی شرط وجوبًا محذوف کما مَرَّ۔

(۱۴۹) صفحہ ۸۹ پر (وهو اسم حدث اشتق منه الفعل) کی ترکیب میں (حدث) کو موصوف اور (اشتق منه الفعل) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے کہ فعل حدث سے مشتق نہیں ہوتا۔ بلکہ اسم حدث سے مشتق ہوتا ہے ورنہ لازم آئے گا کہ اسم حدث جو مصدر ہے مشتق منہ نہ رہے۔ پس وہ جملہ (اسم حدث) کی صفت ہے۔

(۱۵۰) صفحہ ۹۰ پر (قال البصریون ان المصدر اصل و الفعل فرع) کی ترکیب میں (الفعل) کو (اَنَّ) محذوف کا اسم اور (فرع) کو اُس محذوف کی خبر قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ کما مَرَّ بلکہ (الفعل) کا عطف (المصدر) پر ہے اور (فرع) کا (اصل) پر۔

(۱۵۱) اسی صفحہ پر (قال الکوفیون ان الفعل اصل و المصدر فرع لاعلال المصدر باعلاله و صحته بصحته) کی ترکیب میں (لاعلال) کو (قال) سے متعلق کیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے اور قصور فہم پر مبنی کیونکہ یہ اصالت فعل اور فرعیت مصدر کی علت ہے۔ قول باصالت فعل و فرعیت مصدر کی علت نہیں حتی کہ (قال) سے تعلق ہو۔ مولوی الٰہی بخش صاحب بھی (قال) سے متعلق فرما گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔ اس سے پیشتر بھی (الاستقلال)

(قال البصریون) میں (قال) سے متعلق کرنا بھی درست نہیں۔ دونوں مقام پر (انّ) کے اسم و خبر کی درمیانی نسبت سے متعلق ہے۔ ہماری ترکیب دیکھی جائے۔

(۱۵۲) صفحہ ۹۱ پر (ولا شک ان دلیل البصریین یدل علی اصالۃ المصدر مطلقا و دلیل الکوفیین یدل علی اصالۃ الفعل فی الاعمال) کی ترکیب میں (مطلقا) کو (یدل) کی ضمیر فاعل سے حال قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ بلکہ (اصالۃ) سے حال ہے۔

(۱۵۳) اور (انّ دلیل البصریین الخ) کو جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ قرار دیا ہے۔ اور (دلیل الکوفیین الخ) کو جملہ اسمیہ خبریہ معطوف پھر دونوں کو ملا کر لائے نفی جنس کی خبر۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ اوّلاً اسلئے کہ (انّ دلیل البصریین الخ) جملہ نہیں کیونکہ (انّ) اپنے مدخول جملہ کو قابل جملہ مفرد کر دیتا ہے۔ ثانیاً اسلئے کہ دلیل الکوفیین الخ جملہ اسمیہ کا باعتبار عطف خبر لائے جنس ہونا درست نہیں ورنہ جملہ خبر کا عائد اسم لا سے خلو لازم آئے گا صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھئے۔

(۱۵۴) صفحہ ۹۲ پر (واکرم متکلما بالهمزة) کی ایک ترکیب میں (بالهمزة) کو ظرف مستقر کے ضمیر (متکلما) سے حال قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے اور شئی لطیف کے فقدان پر مبنی۔ کیونکہ لفظ (اکرم) متکلم نہیں متکلم تو لافظ ہوتا ہے بلکہ صیغۂ متکلم ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب بھی اسکو جائز قرار دے گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۵۵) اسی صفحہ پر (ولا قائل بہ احد) کی ترکیب میں (لا) کو نفی جنس کیلئے اور (قائل بہ) کو اسکا اسم اور (احد) کو اسکی خبر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ لائے نفی جنس خبر کی اسم سے نفی کرتا ہے نہ اسم کی خبر سے یہاں پر (قائل ۷) کی نفی (احد) سے ہے نہ (احد) کی (قائل بہ) سے۔ یہ لائے نفی جنس نہیں بلکہ لا برائے نفی ہے اور (قائل) مبتدا کی قسم ثانی جو مسند ہوتی ہے اور (احد) فاعل قائم مقام خبر۔ اور (قائل) مرفوع منون ہے۔ علاوہ ازیں اگر لا برائے نفی جنس ہو تو (قائلا) منصوب منون ہونا چاہیے کہ (قائل بہ) مشابہ بمضاف ہے۔ اور مانع تنوین مفقود حالانکہ رسم خط مساعد نہیں۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی اسکو لائے نفی جنس فرما گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۵۶) صفحہ ۹۳ پر (فزید فی المثالین مجرور لفظا لاضافۃ المصدر الیہ ومرفوع معنی لانہ فاعل) کی ترکیب میں (فی المثالین) کو (مجرور) کا متعلق مقدم قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے ورنہ تقدیم ما حقہ التاخیر یفید الحصر کے پیش نظر لازم آئیگا۔ کہ زید مذکورہ ہر دو مثال کے سوا کہیں لفظاً مجرور نہ ہو جو بدیہی البطلان ہے۔ بلکہ (فی المثالین) ظرف مستقر ہو کر (زید) سے حال ہے۔

(۱۵۷) نیز (مجرور) اور (مرفوع) کو ممیز اور (لفظا) اور (معنی) کو تمیز قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ تمیز ذات مذکورۃ سے ہوتی ہے یا ذات مقدرۃ سے اول دو قسم میں منحصر ہے۔ (۱) مفرد مقدار جسکے پانچ اقسام ہیں۔ اول عدد جیسے عندی عشرون درهما دوم وزن جیسے عندی منوان سمنا۔ سوم کیل جیسے عندی قفیزان برّا چہارم ذراع جیسے عندی ذراع ثوبا پنجم۔ مقیاس جیسے عندی ملؤہ عسلا۔ (مجرور) اور (مرفوع) ان پانچوں میں سے کوئی بھی نہیں۔ (۲) مفرد غیر مقدار جسکی تعریف محرم آفندی جلد اول صفحہ ۳۹۲ بحوالہ رضی باین الفاظ بیان فرمائی ہے وغیر المقدار کل فرع حصل بالتفریع اسم خاص بالیہ اصلہ للبیان ویکون ذلک الفرع مما یصح اطلاق الاصل علیہ نحو خاتم حدیدا وباب ساجا وثوب خزا۔ اور لا تغیر تسمیۃ البعض بالتبعیض نحو قطعۃ ذهب وقلیل فضۃ لم یجز انتصاب الثانی علی التمییز۔

یعنی مفرد غیر مقدار وہ فرع ہے جس کیلئے تفریع سے ایسا اسم خاص حاصل ہوا جس سے متصلاً اُس فرع کی اصل بیان کیواسطے مذکور ہو۔ اور اُس فرع پر اصل کا اطلاق درست ہو جیسے خاتم حدیدا کہ انگوٹھی لوہے سے بنی۔ اور اُس کیلئے اسم خاص حاصل ہوا یعنی خاتم جس سے اُسکی اصل یعنی حدید بیان کیواسطے متصلاً مذکور ہے۔ اور جیسے باب ساجا اور ثوب خزا۔ اور اگر تفریع سے فرع کیلئے اسم خاص حاصل نہ ہوا تو ثانی کا انتصاب بنا بر تمیز جائز نہیں جیسے قطعۃ ذهب کہ سونے کے بڑے ٹکڑے کو قطعہ کہتے ہیں جو اسم خاص نہیں اور جیسے قلیل فضۃ کہ چاندی کے ہر چھوٹے سے ٹکڑے کو قلیل کہتے ہیں یہ بھی اسم خاص نہیں تو ان دونوں مثالوں میں (ذهب اور فضۃ) مجرور باضافت ہونگے نظر برآں لفظ

۳۲

(مجرور) اور (مرفوع) مفرد غیر مقدار بھی نہیں۔ کیونکہ انکی اصل (لفظاً) اور (معنیً) نہیں۔ بلکہ (جرٌّ) اور (رفعٌ) ہے۔ پس صحیح یہ کہ (لفظاً) اور (معنیً) ذات مقدرہ سے متمیز ہیں جو نسبت کہلاتی ہے۔ یعنی نسبت (مجرور) اور نسبت (مرفوع) بسوئے ضمیر نائب فاعل متمیز ہے (لفظاً) اور (معنیً) اُسکی متمیز۔ اس مقام پر ہم نے ایک اور ترکیب بیان کی ہے جسکو البشیر الکامل میں دیکھا جائے۔

(۱۵۸) اسی صفحہ پر (ویذکر المفعول منصوباً کالمثال المذکور) کی ترکیب میں (کالمثال) کو (یذکر) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کما مرّ غیر مرّۃ۔

(۱۵۹) صفحہ ۹۴ پر (عجبت من ضوب زید ای من ان یضرب زید) کی ترکیب میں (من ضرب زید) کو مفسّر اور (من ان یضوب زید) کو مفسّر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کما مرّ۔ بلکہ یہ (ای تفسیر الجملۃ بالجملۃ) کیلئے ہے۔ اور (ای) کے بعد (عجبت) بقرینۂ سابق محذوف ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی وہی ترکیب کی ہے جو لائق اتباع نہیں۔

(۱۶۰) صفحہ ۹۵ پر (لا یسأم الانسان من دعاء الخیر ای من دعائہ الخیر) کی ترکیب میں بھی جار مجرور یعنی (من دعاء الخیر) کو مفسّر اور (من دعائہ الخیر) کو مفسّر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ بھی غلط۔ کما مرّ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی ایسا ہی قرار دیا ہے جو قابل اتباع نہیں

(۱۶۱) اسی صفحہ پر (واما فی مصدر الفعل اللازم فصورۃ واحدۃ) کی ترکیب میں (فی مصدر الفعل اللازم) کو (کائن) مقدر سے متعلق کرکے (کائن) کو خبر قائم مقام شرط قرار دیا ہے اور (فصورۃ واحدۃ) کو مبتدا قائم مقام جزا۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ جملہ اسمیہ جزا ہے۔ جس کی شرط وجوباً محذوف۔ کما مرّ۔

(۱۶۲) صفحہ ۹۶ پر (وھو یعمل عمل فعلہ کالمصدر) کی ترکیب میں (کالمصدر) کو (یعمل) سے متعلق کیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کہ کاف جار کا متعلق عبارت میں مذکور نہیں ہوتا۔ کما مرّ۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہوکر مبتدائے محذوف (ھو) کی خبر ہے جس کا مرجع عمل اسم فاعل۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (یعمل) سے متعلق قرار دے گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۶۳) صفحہ ۹۷ پر (لیکمل مشابھتہ بالفعل المضارع) اور (لما کان مشابھاً بالفعل المضارع) کی ترکیب میں (با) کو (مشابھتہ) اور (مشابھاً) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کہ حرف جار زائد متعلق نہیں ہوتا۔ کما مرّ غیر مرّۃ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی متعلق کر گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۶۴) اسی صفحہ پر (فیکون خبراً عنہ) کی ترکیب میں (عن) کو (یکون) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہوکر (خبراً) کی صفت ہے یا (خبراً) کا ظرف لغو۔ کما فی الفوائد الشافیہ صفحہ ۶۲۔

(۱۶۵) صفحہ ۹۸ پر (الضارب عمراً فی الدار) کی ترکیب میں (ضارب عمراً) کو جملہ فعلیہ خبریہ کرکے صلہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل وغیرہ صفات اپنے مرفوع سے ملکر جملہ نہیں ہوتے اسلئے کہ انمیں اسناد تام نہیں ہوتی بلکہ شبہ جملہ ہوتے ہیں۔ کافیہ اور اُسکی شرح غایۃ التحقیق بحث تمیز میں ہے۔ (او ما ضاھاھا) من المضاھاۃ وھی المشابھۃ ای فیما شابہ الجملۃ الفعلیۃ وھو اسم الفاعل نحو الحوض ممتلئ ماءً او اسم المفعول نحو ارض مفجرۃ عیوناً او الصفۃ المشبھۃ نحو زید حسن وجھاً او اسم التفضیل نحو زید افضل ابا فان ھذہ الصفات مع ضمائرھا لیست بجملۃ لکن یشابھا لانھا منسوبۃ الی فاعلھا کما ان الفعل منسوب الی فاعلہ)

(۱۶۶) اسی صفحہ پر (فیکون حالاً عنہ) کی ترکیب میں (عن) کو (یکون) سے متعلق کیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے بلکہ (منبثاً) مقدر کا ظرف مستقر ہے اور (وہ) (حالاً) کی صفت۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (عن) کو (یکون) سے متعلق کر گئے ہیں جو لائق اتباع نہیں۔ وجہ یہ کہ (کون) کا صلہ (عن) نہیں آتا۔

(۱۶۷) صفحہ ۹۹ پر (بل یکون حینئذٍ مضافاً الی ما بعدہ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں کہ مضافاً (شبہ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر) **اقول** - یہ غلط ہے کہ شبہ فعل اپنے مرفوع سے ملکر جملہ نہیں ہوتا۔ بلکہ شبہ جملہ ہوتا ہے۔ کما مرّ آنفاً)

(۱۶۸) اسکے بعد (مررت بزیدٍ ضاربِ عمرٍ امس) کی ترکیب میں فرماتے ہیں جسکو اسم فاعل کے عمل نہ کرنیکی مثال میں پیش کیا گیا ہے (ضارب اسم فاعل اپنے فاعل ضمیر اور مضاف الیہ یعنی مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر صفت) **اقول** - یہ غلط ہے ورنہ (ضاربِ عمرٍ) کا زید کیلئے صفت ہونا درست نہ ہوگا وجہ یہ کہ اگر (عمرٍ) کو (ضارب) کا مفعول بہ قرار دیں تو صورت مذکورہ میں صیغۂ صفت اپنے معمول کی طرف مضاف ہوگا۔ اور ایسے صیغہ کی اضافت معنوی نہیں ہوتی بلکہ لفظی ہوتی ہے۔ کافیہ میں ہے (واللفظیۃ ان یکون المضاف صفۃ مضافۃ الی معمولھا) اور اضافت لفظی تعریف کا افادہ نہیں کرتی تو (ضاربِ عمرٍ) نکرہ رہا۔ اور نکرہ کا صفتِ معرفہ واقع ہونا درست نہیں۔ نظر برآں (عمرٍ) مضاف الیہ ہے مفعول بہ نہیں۔ اب (ضارب) کی اضافت اسکی طرف معنوی ہوگی جو تعریف کا افادہ کرتی ہے تو (ضاربِ عمرٍ) معرفہ ہوا اور (زید) کی صفت واقع ہونا درست ہوگیا چونکہ اسم فاعل کا بمعنی حال یا استقبال ہونا مفعول میں عملِ نصب کے لئے شرط ہے۔ فاعل کو رفع دینے کیلئے شرط نہیں۔ لہٰذا مثال مذکور میں (ضارب) مفعول بہ میں عامل نہیں کہ شرط مفقود ہے۔ اور اپنے فاعل (ضمیر) میں عامل ہے۔ کہ اسکی شرط (اعتماد) متحقق ہے۔ اور یہ عمل اضافت لفظیہ کیلئے موجب نہیں اسلئے کہ اضافت لفظیہ میں معمول کی طرف مضاف ہونا ضروری ہے اور یہ (ضارب) اپنے معمول فاعل کی طرف مضاف نہیں۔ (عمرٍ) کی طرف مضاف ہے مگر وہ معمول نہیں پس مضاف باضافت لفظی نہ ہوا۔

(۱۶۹) صفحہ ۱۰۰ پر (سواءٌ کان بمعنی الماضی او الحال او الاستقبال) کی ترکیب میں (سواءٌ) کو مبتدا اور (کان بمعنی الماضی الخ) کو جملہ خبر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ اس تقدیر پر جملہ خبر کا عائد مبتدا سے خلو لازم آتا ہے۔ اور صحیح یہ کہ (سواءٌ) خبر مقدم ہے اور (کان بمعنی الماضی الخ) بتاویل (کونہ بمعنی الماضی او الحال او الاستقبال) مبتدا مؤخر۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے (سواءٌ) کا مبتدا ہونا جائز قرار دیا ہے جو لائق اتباع نہیں۔

(۱۷۰) اسی صفحہ پر (اعلم ان اسم الفاعل الموضوع للمبالغۃ کضوابٍ الخ) کی ترکیب میں (الموضوع) کی ضمیر نائب فاعل کو ذوالحال اور (کضوابٍ الخ) کو ظرف مستقر کے حال قرار دیا ہے **اقول** - یہ غلط ہے۔ ورنہ لازم آئیگا کہ آئندہ آنیوالا حکم انہیں چھ صیغوں کیساتھ مخصوص ہوجائے حالانکہ مبالغہ کے دیگر صیغوں کا بھی یہی حکم ہے جیسے صدیق اور فاروق وغیرہ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی اسکو حال اور ضمیر نائب فاعل کو ذوالحال قرار دیا ہے جو قابل اتباع نہیں صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھ لیں

(۱۷۱) صفحہ ۱۰۱ پر (الکنھم جعلوا ما فیھما من زیادۃ المعنی قائماً مقام ما زال من المشابھۃ اللفظیۃ) کی ترکیب میں (جعلوا) کے اندر ضمیر فاعل (ھم) ممتنع ثانی اور (فیھما) کے متعلق مقدر (حصل) سے (من زیادۃ) کو متعلق بنایا اور (زال سے من المشابھۃ) کو متعلق قرار دیا ہے **اقول** - یہ تینوں باتیں غلط۔ اوّل اسلئے کہ صرف ضمیر یاد ہونے پر مبنی ہے۔ (جعلوا) میں ضمیر فاعل مستتر نہیں۔ بلکہ واو ضمیر بارز فاعل ہے۔ صرف میر صفحہ ۹ میں ہے۔ (واو او در نصوا علامت جمع مذکر ضمیر فاعل است) دوم اسلئے کہ (من زیادۃ المعنی) ظرف مستقر ہو کر (ما) سے حال ہے سوم اسلئے کہ (من المشابھۃ) بھی ظرف مستقر ہو کر (ما) سے حال ہے۔ کیونکہ دونوں (من) برائے تبیین ہیں۔ اور (من) برائے تبیین ظرف مستقر ہو کر حال ہوا کرتا ہے اگر ما مبہم معرفہ ہو۔ اور اگر نکرہ ہے تو صفت۔

(۱۷۲) صفحہ ۱۰۲ پر (وشرط عملہ کونہ بمعنی الحال او الاستقبال) کی ترکیب میں (کون) کو اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے کہ مصدر اپنے متعلقات سے ملکر نحویوں کے نزدیک شبہ جملہ بھی نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ جملہ۔ اسواسطے علامہ ابن حاجب علیہ الرحمۃ نے کافیہ (بحث تمیز) میں اسکی نسبت کہ جملہ اور شبہ جملہ سے علیحدہ بایں طور ذکر فرمایا ہے (او فی اضافۃ مثل یعجبنی طیبہ اباہ ابوۃ وداداً وعلماً)۔

(۱۷۳) اسی صفحہ پر (واعتمادہ علی المبتدأ کما فی اسم الفاعل) کی ترکیب میں (اس) کو (اعتماد) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے کہ (کما) ہمیشہ ظرف مستقر ہوتا ہے۔ کما مرّ غیر مرۃ صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھ لیں اور یاد رکھئے مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (اعتماد) سے متعلق فرما گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۷۴) صفحہ ۱۰۳ پر (مثل زید مضروب غلامہ کان او غدا) کی ترکیب میں (کان) کو معطوف علیہ اور (غدا) کو معطوف قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے

بلکہ (غداً) سے متعلق (زید مضروب غلامہ) بقرینہ سابق محذوف ہے۔ اور یہ مجموعہ ماقبل پر معطوف۔ کیونکہ دو مثالیں مقصود ہیں۔ ایک اسم مفعول بمعنی حال کی اور دوسری اسم مفعول بمعنی استقبال کی مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (غداً) کو (الآن) پر معطوف قرار دیتے گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۷۵) اسی صفحہ پر (واذا استثنی فیہ احد الشیئین المذکورین بنتفی عملہ) کی ترکیب میں (اذا) کو حرف شرط تحریر فرمایا ہے۔ **اقول** یہ غلط۔ کیونکہ (اذا) حرف نہیں بلکہ اسم ہے۔ کما مرّ مراراً۔

(۱۷۶) صفحہ ۴۰ پر (وھی مشابھۃ باسم الفاعل) کی ترکیب میں (با) کو (مشابھۃ) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ یہ (با) زائدہ ہے اور بائے زائدہ متعلق نہیں ہوتی۔ کما مرّ فیما سبق۔

(۱۷۷) اسی صفحہ پر (وفی کون کل منھما وصفۃ) کی ترکیب میں (کون) کو جملہ اسمیہ خبریہ ٹھہرا کر مجرور قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کہ مضاف الیہ جملہ بھی نہیں ہوتا چہ جائیکہ جملہ۔ اور لطف یہ ہے کہ پہلے (کون) کو جملہ فعلیہ قرار دیا تھا۔ اور یہاں پر اسمیہ۔ لیکن اسمیں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ جنتا راج ہے جو چاہے کہو۔

(۱۷۸) اسی صفحہ پر (مثل حسن حسنان حسنون حسنۃ حسنتان حسنات علی قیاس ضارب ضاربان ضاربون ضاربۃ ضاربتان ضاربات) کی ترکیب میں (حسن) کو معطوف علیہ اور باقی مادہ کو معطوفات قرار دیا ہے۔ اسی طرح (ضارب) کو معطوف علیہ اور باقی مادہ کو معطوف **اقول** یہ غلط ہے اور ضعف بصر پر قوی برہان جب حرف عطف ہی نہیں اور نہ اسکو محذوف بتایا تو معطوف علیہ اور معطوف کا سر بے ہنگام نہیں تو کیا ہے صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھیے۔

(۱۷۹) صفحہ ۵۰ پر (وامّا اشتراط الاعتماد فمعتبر فیھا الّا ان الاعتماد علی الموصول لا یاتی فیھا) کی ترکیب میں (اشتراط الاعتماد فمعتبر فیھا) جملہ کو مستثنیٰ منہ قرار دیا ہے اور (الا) کو حرف استثنا۔ اور (ان الاعتماد علی الموصول الخ) جملہ کو مستثنیٰ **اقول** یہ سب غلط۔ بقول شخصے اشتا غلط۔ اطلاغلط۔ مضمون غلط۔ کیونکہ جملہ مستثنیٰ منہ ہوتا ہے نہ مستثنیٰ۔ اسلئے کہ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ہونا اسم کا خاصہ ہے۔ اگر باور نہ ہو تو ہمسے سنیئے۔ حاشیہ ملّا عبد الحکیم سیالکوٹی بر حاشیہ ملّا عبد الغفور قدس سرہما صفحہ ۸۰ میں خود اسم شمار کرتے ہوئے فرمایا (من جملتھا تاء التانیث المتحرکۃ وباء النسبۃ وکونہ فاعلاً ومفعولاً ومبتدأً وموصوفاً وذا حال وتمییزاً ومثنیً ومجموعاً منادیً ومصغراً ومکبراً ومنسوباً ومستثنیً ومستثنیً منہ ومرجعاً للضمیر بالتاویل ومنصرفاً وغیر منصرف وابدال اسم صوت منہ ولا خبار بہ مع مباشرۃ الفعل نحو کیف کنت والقیام اذا خرجت والتاکید والتعریف والتذکیر والتانیث) اور جب الّا کے جملہ ماقبل اور جملہ مابعد کا مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ہونا باطل تو الّا بھی برائے استثنا نہ رہا۔ بلکہ الّا یہاں پر بمعنی (لکن) برائے استدراک ہے۔ اور (لکن) خواہ برائے عطف ہو خواہ برائے استدراک دونوں کا مابعد جملہ اصطلاحاً مستثنیٰ نہیں کہلاتا چنانچہ کافیہ میں مستثنیٰ متصل کی بیان کردہ تعریف کے بعد شرح جامی صفحہ ۱۲۱ میں بالّا واخواتھا) پر فرمایا لاحترز بہ عن نحو جاءنی القوم لا زیدٌ وما جاءنی القوم لکن زیدٌ جاء) اس سے ظاہر ہوا کہ (لکن) عاطفہ کے مابعد جملہ کو مستثنیٰ نہیں کہتے۔ اور اسی عبارت کے بعد متصلاً محرم آفندی صفحہ ۲۰۸ میں ہے۔ (او لکن لاستدراکیۃ نحو جاءنی القوم لکن زیدٌ لم یجئ۔ اس سے معلوم ہوا کہ (لکن) استدراک کے مابعد جملہ کو بھی مستثنیٰ نہیں کہتے۔ علاوہ ازیں اس سے پیشتر مستثنیٰ کے اسم ہونیکی بایں طور تصریح فرمائی کہ تعریف مستثنیٰ متصل میں واقع (المخرج) کی تفسیر میں فرمایا (ای الاسم الذی اخرج) اور مستثنیٰ منقطع کی تعریف میں واقع المذکور) کی تفسیر محرم آفندی صفحہ مذکور میں بایں طور فرمائی (ای الاسم الذی ذکر) اب روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا کہ مستثنیٰ متصل ہو یا منقطع دونوں اسم ہوتے ہیں۔ نظر برآں ذات شریف کا (الّا) کو برائے استثنا قرار دیکر جملہ ماقبل کو مستثنیٰ منہ اور جملہ مابعد کو مستثنیٰ قرار دینا درست نہیں نیز مستثنیٰ منہ بھی اسم نہیں ہوتا ہے کیونکہ وہ ایسے اسم سے عبارت ہے جسکے حکم افراد یا اجزا سے مستثنیٰ کو خارج کیا جاتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ (مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ استثنائیہ ہوا) اس ارشاد کو از قبیل (کر لے اور نیب چڑھے) سمجھئے کہ یہاں پر (الّا) کے جملہ ماقبل اور جملہ مابعد کو مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ قرار دینا ہی درست نہ تھا۔ اسپر مزید یہ کہ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ کو ملا کر جملہ بنا دیا جو غلط بر غلط کا مصداق بن گیا۔ کیونکہ جملہ بغیر اسناد متحقق نہیں ہوتا۔ اور مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ میں اسناد مفقود پھر دونوں ملکر جملہ کیسے ہو جائیں گے۔

(۱۸۰) صفحہ ۶ پر (قد یکون معمولها منصوبا علی التشبیه بالمفعول فی المعرفة وعلی التمییز فی النکرة) کی ترکیب میں (فی المعرفة) کو (التشبیه) سے متعلق قرار دیا ہے اور (فی النکرة) کو (التمییز) سے۔ **اقول** - یہ غلط ہے اور عدم فہم معنی پر مبنی کیونکہ (فی) صلہ تشبیہ و جہ شبہ پر داخل ہوتی ہے۔ اور (المعرفة) یہاں پر وجہ شبہ نہیں نیز (النکرة) تمیز کیلئے ظرف نہیں بلکہ خود تمیز ہے تو (فی النکرة) کو (التمییز) سے متعلق قرار دینے پر ظرفیة الشئ لنفسه لازم آئے گی۔ صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھئے۔

(۱۸۱) صفحہ ۷ پر (لاجل الاضافة) کو ترکیب میں (فجر) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے۔ بلکہ (فجر دا) کا ظرف لغو ہے۔

(۱۸۲) صفحہ ۸ پر (وان تکون فی آخره الخ) کی ترکیب میں (تکون فی آخره) کو جملہ بنا کر معطوف علیہ قرار دیا اور (او تکون فی آخره مضاف الیه) کو جملہ بنا کر معطوف پھر فرماتے ہیں۔ (معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور) **اقول** - یہ غلط ہے بلکہ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر صلہ ہوگا۔ کیونکہ اول (تکون) سے پیشتر (ان) موصول حرفی موجود ہے۔

(۱۸۳) اسی صفحہ پر (علی انها تمییز له) کی ترکیب میں (له) کو (تمییز) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے بلکہ ظرف مستقر ہو کر اس کیلئے صفت ہے۔

(۱۸۴) صفحہ ۹ پر (فیفرغ منه الاهتمام) کی ترکیب میں (یفرغ) کی ضمیر فاعل (هو) کا مرجع (النکرة) قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ راجع کی مرجع کیساتھ تانیث میں مطابقت نہیں بلکہ اس کا مرجع (تمییز) ہے جو بہ نسبت (النکرة) اقرب بھی ہے۔

(۱۸۵) صفحہ ۱۰ پر (احدهما العامل فی المبتداء والخبر وهو الابتداء) کی ترکیب میں (العامل فی المبتدأ والخبر) کو معطوف علیہ قرار دیا ہے اور (وهو الابتداء) جملہ کو معطوف۔ **اقول** - یہ غلط ہے۔ بلکہ یہاں پر عطف جملہ بر جملہ ہے یعنی (هو الابتداء) جملہ (احدهما العامل) جملہ پر معطوف ہے۔

(۱۸۶) اسی صفحہ پر (وهو الابتداء ای خلو الاسم عن العوامل اللفظیة) کی ترکیب میں (الابتداء) کو مفسر اور (خلو الاسم الخ) کو مفسر قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے کہ یہ لغوی تخویوں کی نہیں تو ایسی عبارتوں میں (ای) کے ماقبل کو معطوف علیہ یا بدل ۱ قرار دیتے ہیں اور مابعد کو عطف بیان یا بدل الکل۔ کما مر عن صفی اللبیب فتذکر۔

(۱۸۷) صفحہ ۱۱ پر جو کتاب کا آخری صفحہ ہے (اذ یصح ان یقال الخ) کی ترکیب میں (یقال) کو جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیکر فرماتے ہیں (تاویل مفرد ہو کر فاعل ہوا) **اقول** یہ غلط ہے کہ تعبیرات کے مطابق نہیں وہ تو یوں کہتے ہیں کہ (یقال الخ) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ (ان) موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہو کر فاعل)۔

ناظرین مقام غور ہے کہ صفحہ ۶ سے ترکیب نحوی شروع ہو کر صفحہ ۱۱ پر ختم ہوئی۔ تو کتاب کے کل صفحات ترکیب صفحہ ۵ ہوئے جن میں (۱۸۷) غلطیاں ہیں اور وہ بھی موٹی موٹی جن کو دیکھکر مبتدی بھی انگشت بدنداں رہجائیں۔ کتاب کا کوئی صفحہ غلطی سے خالی نہیں۔ ہم نے کل اغلاط بالاستیعاب بیان نہیں کئے۔ ورنہ اغلاط کی تعداد کہیں سنتوں تک اور پہونچتی۔ یہ ہے دار العلوم دیوبند میں درجہ علیا کے مدرس مولانا ظہور احمد صاحب کی نحو دانی۔ اسی دار العلوم کے تین صدر مدرس مولانا محمود حسن صاحب مولانا انور شاہ صاحب مولانا حسین احمد صاحب کی حدیث دانی کا نمونہ ہم اپنی کتاب بشیر القاری لشرح صحیح البخاری میں پیش کر چکے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایں خانہ ہمہ آفتاب است۔ اسی پر بعض ناعاقبت اندیش دیوبندی صاحبان بغلیں بجا بجا کر فرماتے ہیں کہ ہمنے علمی خدمات انجام دی ہیں۔ شروح لکھیں حواشی لکھے۔ ناظرین پر منکشف ہو گیا۔ کہ ان حضرات کے حواشی اور شروح کا یہ حال ہے کہ اسلاف و اخلاف سب کے سب بدترین اغلاط میں گرفتار ہیں۔ انہیں بخاری شریف پڑھنے اور برسہا برس تک پڑھانے کے باوجود اسکے پہلے باب کا سمجھنا نصیب نہ ہوا۔ اور ان ذات شریف کو نحو کی ابتدائی کتاب شرح مائة عامل کی ترکیب آئی

آخر وجہ کیا

وہی ہے جو ہمنے بشیر القاری میں بیان کی ہے کہ دیوبندی کا بر اپنے مرشد برحق حقیقت آگاہ ولایت پناہ حضرت حاجی امداد اللہ شاہ قدس سرہ کی جناب میں بے ادبی اور گستاخی کیساتھ پیش آئے۔ اور اصاغر تا ایں دم اس بے ادبی اور گستاخی کو نظر استحسان دیکھتے ہیں۔ نظر بریں دونوں پر راہ حق مسدود کر دی گئی

کہ مرشد برحق کی بارگاہ میں اسارت لوب کا یہی انجام ہوتا ہے جیسے اسلاف یہود نے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بے ادبیاں کیں اور اخلاف اُنپر راضی رہے لہذا دونوں کا انجام ضلال بعید ہوا۔ کہ ہر روٹھے تو گرو ملائے گرو روٹھے نا ہٹو۔ بھپکا وہ نرکوڑ ہے جو گرو کو سمجھے اور۔

ہدایات برائے اساتذہ

(۱) طلبہ کو جب تک نحو میر کے مسائل زبانی یاد نہوں بشرح مائۃ عامل ہرگز شروع نہ کرائیں۔ (۲) عبارت کا تجزیہ کرکے ہر ہر کلمہ کے متعلق سوال کریں کہ یہ اسم ہے یا فعل یا حرف۔ اگر اسم ہے تو اُس کی علامتوں میں سے کونسی علامت پائی جاتی ہے۔ اور اگر فعل ہے تو اُسکی علامتوں میں سے کونسی علامت پائی جاتی ہے۔ اور اگر حرف ہے تو اُسکی علامت بتاؤ۔ (۳) اگر اسم ہے تو معرب ہے یا مبنی۔ اگر معرب ہے تو باعتبار وجوہ اعراب معرب کی سولہ قسموں میں سے کونسی قسم ہے۔ نیز معرب ہونے کی تقدیر پر منصرف ہے یا غیر منصرف۔ اگر غیر منصرف ہے تو اسباب منع صرف میں سے کون کون سے سبب پائے جاتے ہیں نیز مفرد ہے یا مثنیٰ یا جمع اگر جمع ہے تو قلت یا کثرت۔ اور اگر مبنی ہے تو اسم غیر متمکن کی آٹھ قسموں میں سے کونسی قسم ہے۔ نیز مبنی کس چیز پر ہے حرف پر یا حرکت پر یا سکون پر۔ ملفوظ پر یا مقدر پر۔ نیز اگر اسم ہے تو عامل ہے یا غیر عامل۔ اگر عامل ہے تو گیارہ قسموں میں سے کونسا ہے۔ اور اُسکے شرائط عمل پائے جاتے ہیں یا نہیں۔ نیز مرفوع ہے یا منصوب یا مجرور۔ اگر مرفوع ہے تو مرفوعات میں سے کونسا مرفوع ہے۔ اور اگر منصوب ہے تو منصوبات میں سے کونسا منصوب۔ اور اگر مجرور ہے تو مجرورات میں سے کونسا مجرور۔ (۴) اور اگر فعل ہے تو معرب ہے یا مبنی اگر معرب ہے تو باعتبار وجوہ اعراب کونسی قسم ہے اور اگر مبنی ہے تو مبنی اصل ہے یا غیر اصل۔ اور کس پر مبنی ہے نیز عامل ہے تو کیا عمل کرتا ہے۔ نیز لازم ہے یا متعدی۔ اگر متعدی ہے تو بیک مفعول یا بدو مفعول یا بسہ مفعول۔ اور اگر کوئی اسم یا فعل معمول ہے تو اُس کا عامل لفظی ہے یا معنوی۔ (۵) اور اگر حرف ہے تو عامل ہے یا غیر عامل۔ اگر عامل ہے تو حروف عاملہ کی کونسی قسم ہے اور کیا عمل کرتا ہے اور اگر غیر عامل ہے تو حروف غیر عاملہ کی کونسی قسم۔ نیز مبنی ہے تو کس پر

اسم منسوب

(۶) اُس اسم کو کہتے ہیں جسکے آخر یائے نسبت ہو۔ یہ بھی عمل کرتا ہے بعض نحوی اسم مفعول کی طرح عامل قرار دیتے ہیں اور بعض اسم فاعل کی طرح۔ بر تقدیر اول اس کا مرفوع نائب فاعل ہوتا ہے اور بر تقدیر دوم فاعل ملفوائد الشافیہ صفحہ ۴۴ پر زیر تعریف عدل لفظ (الاصلیۃ) کی ترکیب میں فرمایا اسم منسوب ومفرد مؤنثہ نائب للفاعل فیھا ھی راجع الی الصیغۃ) اس سے معلوم ہوا کہ اسم منسوب کا مرفوع نائب فاعل ہوتا ہے تو یہ حضرات اسم منسوب کو بتاویل (منسوب) لیتے ہیں جو صیغۂ اسم مفعول ہے۔ اور ھمع الھوامع صفحہ ۱۹۲ ج ۲ میں اسم منسوب الیہ کی تغیر لفظی اور معنوی بیان کرنیکے بعد تغیر حکمی بایں طور بیان فرمائی۔ (وحکمی وھو رفعہ لما یعمل علی الفاعلیۃ۔ کالصفۃ المشبھۃ نحو مررت برجل قرشی ابوہ کانک قلت منتسب الی قریش ابوہ ویطرد ذلک فیہ وان لم یکن مشتقا وان لم یرفع الظاھر رفع الضمیر المستکن فیہ کما یرفعہ اسم الفاعل المشتق۔ اس سے ظاہر ہوا کہ یہ حضرات اسم منسوب کو بتاویل (منتسب) لیتے ہیں جو صیغۂ اسم فاعل ہے تو اُس کا مرفوع انکے نزدیک فاعل ہوتا ہے۔ بروقت ترکیب اسم منسوب کے عمل کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ کہ یہ خطائے فاحش ہے جسمیں آجکل طلبہ درکنار اساتذہ بھی مبتلا ہیں۔

صفات

(۷) جیسے اسم فاعل۔ اسم مفعول صفت مشبہ۔ اسم تفضیل کے عمل کو بروقت ترکیب نظر انداز نہ کریں۔ (۸) اسم فاعل اور اسم مفعول پر الف لام بمعنی اسم موصول اسوقت ہوتا ہے جبکہ یہ بمعنی حدوث ہوں۔ اور اگر بمعنی ثبوت ہیں تو بالاتفاق حرف تعریف ہوتا ہے۔ جب انکے معنی تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقید ہو کر ملحوظ ہوں تو بمعنی حدوث ہوتے ہیں۔ اور اگر تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ انکے معنی کی تقید ملحوظ نہیں تو بمعنی ثبوت ہوتے ہیں۔ یہ چیز دریافت کرنے کیلئے مزید توجہ درکار ہوتی ہے کہ کہاں پر بمعنی حدوث ہیں اور کہاں پر بمعنی ثبوت (۹) تسمیہ میں واقع صفت مشبہ الرحمٰن اور الرحیم عامل ہیں اور یہ کتب نحو میں صفت مشبہ کی بیان کردہ اٹھارہ ۱۸ قسموں سے خارج جن میں بعض حسن اور بعض قبیح ہیں کیونکہ یہ اٹھارہ ۱۸ قسمیں اسوقت ہیں جبکہ صفت مشبہ اسم ظاہر میں عامل ہو۔ (۱۰) اسم تفضیل کا استعمال بوجوہ ثلثہ معرفہ اسوقت واجب ہے جبکہ معنی تفضیل پر باقی ہو ورنہ واجب نہیں جیسے لفظ (آخر) کہ نوع رابع میں بوجوہ ثلثہ سے معرّی کے استعمال کیا گیا ہے

اور تیرہویں نوع میں معرف باللام عمل بہر صورت کرے گا تلک عشرۃ کاملۃ

اصلاح ضروری

(نحو مررت بزید ای التصق مرورى بمكان يقرب منه زيد) اور یہ چوتھی قسم آئندہ مقامات کی ترکیب میں قدرے فروگذاشت واقع ہوگئی ہے کہ یاں لپیٹے پر جم جانے کے باعث درستگی نہ ہوسکی۔ فروگذاشت یہ ہے کہ مررت بزید کو مراد اللفظ قرار دیکر مضاف الیہ بنا دیا۔ اور التصق مروری الخ کو جملہ مفسرہ صحیح ترکیب یوں کیجائیگی کہ نحو مضاف (مررت بزید) مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ (ای حرف تفسیر التصق مروری بمكان يقرب منه زيد) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل۔ معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے ملکر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے ملکر مضاف الیہ (نحو) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی۔ باقی معلوم پھر مررت بزید۔ اور التصق مروری الخ کی بہ تقدیر ارادہ معنی وہی ترکیب کیجائے جو کتاب میں مذکور ہے۔ وجہ یہ کہ (مررت بزید) نحو کا مضاف الیہ ہونے کے باعث مراد اللفظ ہو مراد المعنی نہیں ہوسکتا اور نہ جملہ ہوگا اور نقط نحو جملہ کی طرف مضاف نہیں ہوتا۔ اور جب مراد اللفظ ہے تو مفرد ہوا۔ اور جملہ مفرد کی تفسیر نہیں ہوتا۔ لہذا (التصق مروری الخ) بھی مراد اللفظ ہے تو یہ بھی مفرد ہوا۔ نظر برآں (ای) تفسیر المفرد بالمفرد کیلئے ہے۔ اور ایسی صورت میں (ای) کا ماقبل معطوف علیہ یا مبدل منہ وما بعد عطف بیان یا بدل الکل ہوتا ہے۔ کما مرّ عن معنی اللبیب وغیرہ۔ اساتذہ کرام بروقت درس اس چیز کا خیال رکھیں۔

مائۃ عامل کے مصنف

شیخ عبد القاہر جرجانی ہیں جو از روئے اعتقاد معتزلی تھے اور فقہ میں امام شافعی علیہ الرحمۃ کے مقلد کتاب جمل انہیں کی تالیف ہے جسکو مجموعہ نحو میر میں شامل کردیا گیا ہے ابو علی فارسی کی کتاب الایضاح کی شرح لکھی جو بیس جلدوں میں مکمل ہوئی ۴۷۱ھ میں وفات پائی۔

اور اُس کے شارح

عارف باللہ شیخ عبد الرحمن جامی قدس سرہ السامی ہیں کما فی الدر المکنون محمد نام بن محمد انور آپکا اصلی لقب عماد الدین اور مشہور نور الدین ہے۔ نہ اشعار میں تخلص (جامی) بتاریخ ۲۳ شعبان المعظم ۸۱۷ھ خراسان کے ایک قصبہ میں پیدا ہوئے جس کا نام (جام) تھا اسکی طرف نسبت سے اور اپنے والد ماجد شیخ الاسلام احمد جامی قدس سرہ السامی (جام) بمعنی پیالہ کی طرف نسبت سے آپکا تخلص (جامی) ہے قصبہ جام کی طرف نسبت کرنے پر (جامی) کے معنی ہونگے قصبہ جام کے رہنے والے اور جام شیخ الاسلام کی طرف نسبت کرنے پر (جامی) کے معنی ہونگے شیخ الاسلام کے جام سے فیض حاصل کرنیوالے چنانچہ خود آپنے ان دونوں نسبتوں کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ؎ مولدم جام و شہرۂ قلم + جنتم جام شیخ الاسلامی ست + لاجرم در جریدۂ اشعار + بدو معنی تخلص جامی ست۔

نسب شریف اور تحصیل علم

آپکے والدین کریمین دونوں امام محمد علیہ الرحمۃ کے نسل پاک سے ہیں جو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلمیذ خاص تھے آپنے والد ماجد شیخ الاسلام احمد جامی قدس سرہ السامی سے صرف و نحو کی تحصیل فرمائی پھر ہرات ہو کر علامہ جنید علیہ الرحمۃ سے شرح مفتاح اور مطول پڑھی پھر خواجہ علی سمرقندی علیہ الرحمۃ کے حلقہ درس میں حاضر ہوئے جو سید شریف جرجانی قدس سرہ النورانی کے باکمال شاگرد تھے پھر شیخ محمد جاجرمی علیہ الرحمۃ کے درس میں شریک ہوئے جو علامہ سعد الدین تفتازانی کے سلسلۂ تلامذہ سے تھے پھر قاضی روم وغیرہ فضلائے روزگار سے استفادہ کیا شرح مائۃ عامل کے علاوہ تصانیف کی تعداد ۴۵ ہے بعض تصانیف فارسی زبان میں ہیں اور بعض عربی زبان میں۔

سلسلۂ بیعت

مخدوم الملۃ حضرت سعد الدین کاشغری قدس سرہ سے سلسلۂ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے اور خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ سے بھی استفاضہ کیا۔

وفات

جب عمر شریف اکیاسی ۸۱ سال کو پہونچی تو بتاریخ ۱۸ محرم الحرام ۸۹۸ھ بمقام ہرات وصال فرمایا۔ آیت کریمہ ومن دخلہ کان آمنا سے سن وفات نکلتا ہے جسکو بعض اد با نے بایں طور نظم کیا ؎ جامی کہ بود بلبل جنت بشوق رفت ۔ فی روضۃ مخلدۃ ارضہا السماء ۔ ملک قناؤشت بدروازۂ بہشت۔ تاریخ ومن دخلہ کان آمنا۔ اور مولنا آسی مدراسی علیہ الرحمۃ نے اس تاریخ کو خالص عربی زبان میں فرمایا۔ جامی الذی ھو راح بجامنا ۔ کالروح کان فی جسد القبر کامنا ۔ قد مات بالھرات وقد حل بالحرم ۔ ارختہ ومن دخلہ کان آمنا ۔

بارگاہ نبوی میں مقبولیت

مخدوم معظم جناب خان بہادر شیخ بشیر الدین صاحب مرحوم نے اپنے استاد معظم حضرت مولنا عبد السمیع صاحب (بیدل) قدس سرہ سے نقل کرکے بیان فرمایا کہ ایک قصیدۂ نعتیہ تالیف کرکے بایں خیال روانہ ہوئے۔ کہ مدینہ منورہ حاضر ہوکر مواجہ شریف میں عرض کرینگے جھومتے ہوئے جارہے تھے۔ عالم مستی طاری تھا جب مدینہ منورہ سے قریب پہونچے تو محبوب خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صاحب سے خواب میں ارشاد فرمایا کہ جامی آرہا ہے اُس سے کہدو کہ قصیدہ کا یہ شعر یہاں پر نہ پڑھے۔ خواہم از شوق دست بوس تو بُرد ۔ دست ہیروں کن از یمانی برد ۔ ورنہ اُسکی خاطر ہاتھ قبر سے باہر نکالنا پڑے گا۔ جس سے فتنہ عظیم برپا ہونے کا خطرہ ہے۔ اللہ اکبر کبیرا۔ ایسی مقبولیت ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ وہ قصیدہ تمام یہ ہے۔

یا نبی اللہ السلام علیک ۔ انما الفوز والفلاح لدیک ۔ بس بود جاہ واحترام مرا ۔ یک علیک لے از تو صد سلام مرا
بسلام آمدم جوابم دہ ۔ مرہمے بر دل خرابم نہ ۔ خواہم از شوق دست بوس تو بُرد ۔ دست ہیروں کن از یمانی برد
مہر روئے تو بُرد ہوش از من ۔ بنمار روئے خود زیرد یمن ۔ سویم افگن زرحمتے نظرے ۔ باز کن بر رخم ز لطف دوے
زاری من شنو تکلم کن ۔ گریۂ من نگر تبسم کن ۔ لب بجنبباں پئے شفاعت من ۔ منگر در گناہ وطاعت من
گرنہ رفتم طریق سنت تو ۔ ہستم از عاصیاں امت تو ۔ رحم کن بر من وفقیری من ۔ دست دہ بہر دستگیری من
اے دل ودیدہ خاک نعلینت ۔ رشتۂ جاں شراک نعلینت ۔ روئے مجنوں برآں زمیں مالی ۔ کہ بود پائے ناقۂ لیلیٰ
اے خوشا آں سرے کہ منزل تست ۔ یابرآں جا گذار محمل تست ۔ ہر گیا ہے کز آں زمیں خیزد ۔ ناقۂ حبیب یا سمیں بیزد
پیش آں بارگاہ نورانی ۔ شود بر خاک راہ پیشانی ۔ رود آں بارگاہ حشمت وناز ۔ پیش سینہ نہادہ دست نیاز
دمبدم در معنیٔ سفتہ ۔ خالی باز لاف ودعوی گفتہ ۔ کے بود کہ میاں ممبر وقبر ۔ کردہ صد چاک جیب وخرقہ صبر
یارسول اللہ السلام علیک ۔ انما الفوز والفلاح لدیک ۔ کے بود بادلے زغم رستہ ۔ جامی احرام آں حرم بستہ

ادب

ہمارے استاذ معظم حضرت مولنا عبد الحی صاحب افغانی قدس سرہ النورانی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نے واقعہ ذیل بیان فرمایا جو دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف میں درجہ معقولات کے مدرس اعلیٰ تھے۔ کہ ایکبار مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو کھانا پینا بایں خیال ترک کردیا کہ کھانے پینے سے پاخانے پیشاب کی حاجت ہوگی مبادا جس مقام پر قضائے حاجت کی جائے وہاں پر پائے اقدس پڑا ہو کہ یہ نظر عشاق میں بے ادبی ہے۔ لیکن شرعی حکم نہیں بلکہ اپنے اپنے ظرف کے مطابق امکانی ادب ہے جیسے پڑھے کے ایک مشہور درس محترم جناب منشی صادق حسین صاحب عرف چاند میاں مرحوم نے بیان فرمایا کہ ہمارے والد ماجد نے ہمیں ہدایت کی تھی کہ شکار کو جاؤ تو گدھ کو نہ مارنا کیونکہ اسکی عمر ہزار سال سے بھی زائد ہوتی ہے جس گدھ کو تم مارو شاید اُس نے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہو ایسے گدھ کو مارنا شان ادب سے بعید ہے۔ الغرض کچھ دن قیام کرنیکے بعد مزار اقدس پر حاضر ہوکر طالب اجازت ہوتے ہوئے عرض کیا بسفر روم چہ فرمائی۔ تو قبر انور سے جواب آیا بسلامت روی وباز آئی۔ یہ جواب سنکر سراپا مسرت بن گئے کہ اس جواب میں دوبارہ حاضری نصیب ہونے کا مژدہ ہے چنانچہ دوبارہ حاضر ہوئے اور حسب معمول سابق قیام کیا پھر کچھ عرصہ کے بعد سلام رخصت کیلئے حاضر ہوئے اور سابق کی طرح عرض کیا بسفر روم چہ فرمائی اس مرتبہ قبر انور سے جواب آیا تو اشکبار ہوگئے کہ جواب آنا اس بات کی دلیل ہے کہ آئندہ حاضری نصیب نہ ہوگی چنانچہ واپسی پر واصل بحق ہوگئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ وافاض علینا من فیوضہ الساطعۃ فی الدنیا والآخرۃ۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ ونور عرشہ سیدنا ومولانا ومولانا وملجانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

فقیر سید غلام جیلانی صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی اندرکوٹ میرٹھ ۔ ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ چہارشنبہ ۵۵ء

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی عکس طبع قدیم